## دہلی-این سی آر میں سوائن فلو کے بڑھتے کیسز پر تشویش

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی اور این سی آر میں اینچ 1 این 1 یعنی سوائن فلو کے بڑھتے معاملات کے پیش نظر دہلی میڈیکل ایسوسی ایشن (ڈی ایم اے) نے لوگوں کو محتاط رہنے اور انفیکشن سے بچاؤ کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق ملک میں مانسون کے دوران اینچ 1 این 1 کے معاملات میں موسمی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) کی طبی ایڈوائزری کے مطابق ہندوستانی طبی تحقیق کونسل (آئی سی ایم آر) کی نگرانی میں فی الحال پھیل رہا وائرس عام موسمی اینچ 1 این 1 ہی ہے اور اس میں کسی نئے جینیاتی تغیر کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے۔ زیادہ تر مریضوں میں انفیکشن کی شدت معمولی رہتی ہے اور وہ مناسب علاج کے بعد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ڈی ایم اے کے مطابق این سی آر میں اب تک 2000 سے زیادہ معاملات سامنے آنے کی اطلاعات ہیں۔

## ٹی ایم سی کے 20 باغی اراکینِ پارلیمنٹ کو نوٹس جاری، نااہلی کی عرضیوں پر مانگا گیا جواب

نئی دہلی، (یو این آئی) لوک سبھا سکریٹریٹ نے دل بدل مخالف قانون کے تحت نااہلی کی عرضیوں پر ترنمول کانگریس کے 20 باغی اراکینِ پارلیمنٹ کو باضابطہ نوٹس جاری کیے ہیں ذرائع کے مطابق سکریٹریٹ نے اراکینِ پارلیمنٹ سے سات دنوں کے اندر جواب طلب کیا ہے 25 اگست کو جاری کیے گئے یہ نوٹس ترنمول کانگریس اور اس کے لوک سبھا اراکینِ پارلیمنٹ کے باغی دھڑے کے درمیان جاری سیاسی وقانونی تنازع میں کافی اہم ہیں۔ باغی اراکینِ پارلیمنٹ پارٹی سے الگ ہو کر برسرِ اقتدار قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) سے جڑ گئے ہیں۔ یہ پیش رفت ترنمول کانگریس کے لیڈر اور پارٹی کے جنرل سکریٹری ابھشیک بنرجی کی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے۔ مسٹر بنرجی نے باغی اراکینِ پارلیمنٹ کے خلاف 18 جون کو دی گئی نااہلی کی عرضیوں پر لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کی جانب سے ہو رہی تاخیر اور سستی کو چیلنج کیا تھا۔

e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

# اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
# avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 325 Thursday , August 27 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۲۵) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۷-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۳-ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

## سہراب الدین انکاؤنٹر کیس سپریم کورٹ پہنچا
### بھائی نے ممبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کو کیا چیلنج

اجین (ایجنسی): تقریباً دو دہائی پرانے سہراب الدین شیخ انکاؤنٹر کیس میں ایک بار پھر 23 اگست 2026 کو سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا ہے۔ اجین کے رہائشی اور سہراب الدین کے چھوٹے بھائی شاہنواز الدین نے ممبئی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا ہے، جس میں سال 2005 کے اس معاملے میں 21 پولیس اہلکاروں سمیت کل 22 ملزمین کو بری کرنے کے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا گیا تھا۔ سپریم کورٹ میں دائر درخواست میں ہائی کورٹ کے 7 مئی 2026 کے فیصلے پر نظرِ ثانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں گجرات، راجستھان اور آندھرا پردیش سے تعلق رکھنے والے 21 پولیس اہلکار اور ایک دیگر ملزم شامل تھے۔ بھائی شاہنواز الدین کے مطابق، سال 2005 میں سہراب الدین شیخ، ان کی اہلیہ کوثر بی اور ان کے ساتھی تلسی رام پرجاپتی کو حیدرآباد سے مہاراشٹر جاتے ہوئے پولیس ٹیم کی جانب سے مبینہ طور پر بس سے اتار کر حراست میں لیا گیا تھا۔ اس کے بعد سہراب الدین کی احمد آباد کے قریب ایک مبینہ مقابلے (انکاؤنٹر) میں موت ہو گئی تھی۔ تین دن بعد کوثر بی کی بھی موت ہو گئی تھی۔ تلسی رام پرجاپتی کی 2006 میں گجرات راجستھان سرحد کے پاس ایک اور انکاؤنٹر میں موت ہوئی تھی۔ اس معاملے کی تحقیقات پہلے گجرات سی آئی ڈی (CID) کے پاس تھی۔ بعد میں سپریم کورٹ کی ہدایت پر تفتیش سی بی آئی (CBI) کو سونپی گئی اور مقدمے کی سماعت کو گجرات سے ممبئی منتقل کیا گیا۔ تلسی رام پرجاپتی کی موت سے جڑے معاملے کو بھی اسی کیس کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ شاہنواز الدین نے بتایا کہ مقدمے کی سماعت کے دوران وکیل نے مجموعی طور پر 210 گواہ پیش کیے، لیکن ان میں سے 92 گواہ اپنے پہلے بیان سے پھر گئے تھے۔

# عید میلاد النبی ﷺ پر عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبا لکھنؤ
## شاہراہوں پر عقیدت مندوں کا سیلاب، شان و شوکت سے نکلے جلوس، امن و بھائی چارے کا پیغام عام کیا گیا

لکھنؤ۔ عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر شہر میں جلوسِ محمدی ﷺ اور جلوسِ مدحِ صحابہؓ شان و شوکت، عقیدت اور نظم و ضبط کے ساتھ نکالے گئے۔ مختلف علاقوں سے نکلنے والے جلوسوں میں بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول ﷺ نے شرکت کی۔ راستے بھر درود و سلام، نعتیہ کلام اور رسولِ اکرم ﷺ و صحابۂ کرامؓ کی عقیدت میں نعرے بلند ہوتے رہے۔ درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ سے نکالا گیا جلوسِ محمدی ﷺ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا جھولے پارک پہنچا، جہاں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔ جلوس کی سرپرستی مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی، صدارت سید اقبال ہاشمی اور قیادت شیخ اعجاز علی مینائی نے کی۔

جشن کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ علما اور نعت خواں حضرات نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

اس موقع پر مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ 12 ربیع الاول ہمارے لیے انتہائی بابرکت دن ہے۔ ہمیں میلاد النبی ﷺ کے ذریعے نئی نسل کو اسلامی تعلیمات اور عملی زندگی کا طریقہ سکھانا چاہیے اور محبت و ادب کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ سید اقبال ہاشمی نے جلوس میں بڑی تعداد میں شرکت کرنے والی انجمنوں، علما، ائمہ اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

دوسری جانب امین آباد پارک سے جلوسِ مدحِ صحابہؓ نکالا گیا، جس میں تقریباً دو سو انجمنوں نے شرکت کی۔ جلوس مختلف علاقوں سے ہوتا ہوا عیدگاہ عیش باغ پہنچا، جہاں ''سیرت النبی ﷺ اور سیرتِ صحابہؓ'' کے عنوان سے جلسہ منعقد ہوا۔ جلوس کی قیادت مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا عبدالعظیم فاروقی، مولانا عبدالباری فاروقی اور مولانا محمد مشتاق نے کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے انسانیت، امن اور بھائی چارے کے پیغام کو گھر گھر پہنچانا چاہیے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ قاری عبدالحی نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے ذریعے اسلام کے پیغام کو سمجھ کر اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

جلوس کے دوران کئی مقامات پر ہندوؤں سمیت مختلف طبقات کی جانب سے سبیلیں لگا کر استقبال کیا گیا، جس سے لکھنؤ کی گنگا جمنی تہذیب کی خوبصورت تصویر نظر آئی۔ ضلع انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے وسیع سکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے۔ دونوں پروگراموں کے اختتام پر ملک و ریاست میں امن، بھائی چارے، خوشحالی اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

## کرناٹک میں مکمل 'وندے ماترم' نہیں گایا جائے گا

بنگلورو (ایجنسی): کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے بدھ کو کہا کہ ریاست کے سرکاری پروگراموں میں اب قومی گیت 'وندے ماترم' کے صرف ابتدائی دو بند گائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 15 اگست کے پروگرام میں ان کی معلومات کے بغیر مکمل 'وندے ماترم' گایا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنی پارٹی کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں اور پارٹی کے فیصلے پر قائم رہیں گے۔ دراصل کانگریس ورکنگ کمیٹی (CWC) نے 19 اگست کو اعلان کیا تھا کہ پارٹی اپنے تمام پروگراموں میں 'وندے ماترم' کے چھ بندوں میں سے صرف ابتدائی دو بند گائے گی۔ یہ فیصلہ 15 اگست کو کانگریس ہیڈکوارٹر میں 'وندے ماترم' گائے جانے کو لے کر پیدا ہونے والے تنازع کے بعد کیا گیا تھا۔ بی جے پی نے کانگریس پر 'وندے ماترم' کی توہین کا الزام لگایا تھا۔ 'وندے ماترم' کو لے کر بی جے پی اور کانگریس کے درمیان تنازع 15 اگست کو شروع ہوا۔ بی جے پی نے الزام لگایا تھا کہ کانگریس ہیڈکوارٹر میں یوم آزادی کی تقریب کے دوران مکمل 'وندے ماترم' گائے جانے پر سونیا گاندھی نے اسے روکنے کی کوشش کی۔

بی جے پی نے اس کا ویڈیو بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ راہل گاندھی بھی مکمل گیت کے دوران پریشان نظر آئے۔ بی جے پی کے الزامات پر کانگریس نے وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ کانگریس ہیڈکوارٹر میں مکمل 'وندے ماترم' گایا گیا تھا اور اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا تھا کہ سونیا گاندھی کا اشارہ گیت روکنے کے لیے نہیں تھا بلکہ وہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کے لیے کرسی مانگ رہی تھیں، کیونکہ وہ کافی دیر سے کھڑے تھے۔

# نیپال-تبت سرحد پر سیلاب سے تباہی، 100 اموات
## ایک ہزار سے زائد لاپتہ، 133 ہندوستانی بھی لاپتہ، پاور پلانٹ اور پل بہہ گئے، اموات میں اضافہ کا اندیشہ، دوبارہ سیلاب کا خطرہ

کٹھمنڈو (ایجنسی) نیپال میں تبت کی سرحد سے متصل علاقے میں اچانک آنے والے سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی ہے۔ صبح تقریباً 9 بجے تبت کی جانب سے بھوٹے کوشی ندی میں اچانک پانی کا تیز بہاؤ آیا، جس کی زد میں کئی علاقے آ گئے۔ نیپال پولیس کے مطابق اب تک تقریباً 100 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ اموات میں اضافہ کا اندیشہ، نیپال کے محکمۂ سیاحت کے مطابق ایک ہزار سے زائد افراد کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ لاپتہ افراد میں 133 ہندوستانی شہریوں سمیت 300 سے زائد غیر ملکی سیاح بھی شامل ہیں۔ نیپالی حکام نے ایک بار پھر سیلاب کے خطرے سے خبردار کیا ہے۔ ایک افسر کے مطابق جس گلیشیائی جھیل کے پھٹنے سے اچانک سیلاب آیا تھا، وہاں اب بھی تقریباً 7 میٹر بلند پانی کا بند بنا ہوا ہے، جو کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے اور دوبارہ تباہ کن سیلاب کا سبب بن سکتا ہے۔

اچانک آنے والے سیلاب کے دوران مٹی اور پانی کا تیز بہاؤ آبادیوں میں داخل ہوتا دکھائی دیا۔ ویڈیو مناظر میں پانی کو امیگریشن کمپلیکس کے اوپر سے گزرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ ابتدائی سائنسی جائزے کے مطابق لھینڈے ندی میں برف اور پتھروں کا ایک بڑا حصہ گرنے سے ندی کا راستہ بند ہو گیا، جس کے نتیجے میں پانی جمع ہونے لگا۔ بعد میں یہ رکاوٹ ٹوٹ گئی اور جمع شدہ پانی انتہائی تیزی سے نیچے کی جانب بہہ نکلا، جس سے اچانک سیلاب آ گیا۔ حکام گلیشیائی جھیل کے پھٹنے (GLOF) کے امکان کی بھی تحقیقات کر رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس وقت رسوا میں شدید بارش نہیں ہوئی تھی۔

تاہم سیلاب کی وجہ زلزلے کو بھی قرار دیے جانے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ بدھ کی صبح 8 بج کر 37 منٹ پر 4.4 شدت کا زلزلہ آیا تھا۔ چونکہ سیلاب بھی تقریباً اسی وقت آیا، اس لیے دونوں واقعات کے درمیان ممکنہ تعلق کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

سیلاب کا اثر رسوا سے آگے نوواکوٹ، دھادنگ اور چتوان تک دیکھا گیا۔ رسوا میں ٹمرے، سیافروبیسی، ہاکوبیسی، میلنگ، سلیبار، شانتی بازار، پیری بیسی، کھالٹی بستی اور بیتراوتی سمیت تقریباً ایک درجن بستیاں متاثر ہوئی ہیں۔ سیلاب دھادنگ کے گلچھی تک پہنچ گیا ہے، جبکہ مزید آگے مُگلن کی جانب بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ بیتراوتی سے رسوا گڑھی-تبت سرحد تک تقریباً 42 کلومیٹر طویل سڑک مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ سیافروبیسی سے سرحد تک تقریباً 16 کلومیٹر سڑک کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔

واضح رہے کہ شمالی راسوا میں ایک بارڈر آؤٹ پوسٹ پر تعینات اے پی ایف کے 4 جوان اچانک آئے سیلاب کی وجہ سے لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اے پی ایف کے ترجمان ڈپٹی انسپکٹر جنرل نیتر بہادر کارکی نے کہا کہ نیپال-چین کے سرحدی علاقے میں سیلاب آنے کے بعد سے ہی ان چاروں جوانوں سے رابطہ نہیں ہو پایا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بارڈر پوسٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے اور افسران کو یہ بھی پتہ لگانا ہے کہ کیا لاپتہ جوان سیلاب سے متاثر ہوئے تھے یا نہیں۔

اس کے علاوہ مقامی میڈیا میں آئی غیر مصدقہ خبروں کے مطابق راسوا کسٹمس آفس کے 14 ملازمین سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ 'کانتی پور' ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق نیپال پولیس کے ایک ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ 32 جوان بھی رابطے سے باہر ہیں۔ 'دی ہمالین ٹائمز' کی رپورٹ ہے سیلاب کی وجہ سے نوواکوٹ میں تریشولی بازار کے پاس تقریباً 60 گھر بہہ گئے اور 2 پلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ سیلاب کی سنگین صورتحال کو دیکھتے ہوئے نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ نے راسوا، نوواکوٹ، دھاڈنگ، گورکھا اور چتون سمیت متاثرہ علاقوں کے وفاقی اراکین پارلیمنٹ سے بات کی ہے۔ بات چیت بنیادی طور پر سیلاب سے ہوئے نقصان ساحلی بستیوں کی صورتحال اور ریسکیو آپریشن پر مرکوز تھیں۔

دوسری جانب نیپال میں سیلاب کے باعث مچی تباہی کے بعد بہار میں خاص احتیاط برتی جا رہی ہے۔ چیف سکریٹری پرتیے امرت کی صدارت میں اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں سیلاب کے بعد کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے تمام متعلقہ اضلاع کو چوکس رہنے اور ضروری بچاؤ و راحت کی تیاریاں مکمل رکھنے کی ہدایات دی گئیں۔

### سیلابی بحران پر پی ایم مودی، راہل اور پرینکا کا اظہارِ تشویش

وزیر اعظم نریندر مودی، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے نیپال میں آئے تباہ کن سیلاب پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا ہے، جنہوں نے اس سانحے میں اپنے عزیزوں کو کھو دیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''میں نے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے بات کی اور نیپال میں آئے سیلاب کے باعث جان گنوانے والوں کے لیے تعزیت کا اظہار کیا۔ اس مشکل وقت میں ہندوستانی عوام نیپال میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہندوستان نیپال کو ہر ممکن انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ ہماری ٹیمیں بچاؤ اور راحت کی کارروائیوں کے لیے قریبی تال میل کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔'' کانگریس رہنما راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''نیپال میں اچانک آئے تباہ کن سیلاب کے باعث میں گہری تشویش میں مبتلا ہوں، جہاں ہندوستانی مسافروں سمیت سینکڑوں افراد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ جان گنوانے والوں کے سوگوار خاندانوں سے میری دلی تعزیت ہے۔ میری ہمدردیاں ان خاندانوں کے ساتھ ہیں جو اپنے عزیزوں کی خبر کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''میں ہندوستانی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ نیپالی حکام کے ساتھ قریبی تال میل کے ساتھ لاپتہ ہندوستانی شہریوں کا پتہ لگانے اور ان کی بحفاظت واپسی یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔

## رکشابندھن پر خواتین کو یوگی حکومت کا تحفہ، تین دن مفت بس سفر کی سہولت
### 'لوک ماتا اہلیہ بائی ماتر شکتی یاترا یوجنا' کا آغاز

لکھنؤ۔ رکشابندھن کے موقع پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو ایک بڑا تحفہ دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے 27 اگست کی صبح چھ بجے سے 29 اگست کی آدھی رات تک اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور سٹی بسوں میں خواتین کے لیے مفت سفر کا اعلان کیا ہے۔ خاتون مسافر اپنے ساتھ ایک ساتھی کو بھی مفت سفر کرا سکیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے بدھ کے روز اندرا گاندھی پرتشٹھان میں 'لوک ماتا اہلیابائی ماترِ شکتی یاترا' کا افتتاح کیا اور خاص بسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس اسکیم کے تحت 60 سال سے زیادہ عمر کی خواتین کے لیے خاص بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ بارش کے دوران منعقدہ پروگرام میں بسوں میں سوار خواتین نے ہاتھ جوڑ کر وزیر اعلیٰ کا استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ نے بھی ہاتھ ہلا کر ان کا سلام قبول کیا اور خواتین کے ساتھ بس میں سیلفی لی۔ پروگرام کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 'لوک ماتا اہلیابائی ماترِ شکتی یاترا' اسکیم کے تحت 60 سال یا اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو اسمارٹ کارڈ تقسیم کیے۔ اس کے ساتھ ہی خواتین کو تحفے کے طور پر ساڑی، بیگ اور مٹھائی بھی دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے خواتین سے بات چیت کر کے ان کی خیریت دریافت کی اور انہیں رکشابندھن کی مبارکباد دی۔ وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں سرفراز ہونے والی خواتین میں راج رانی، گنیش دیوی، کلاوتی، پربھو دیئی، شانتی دیوی، منجولتا، شوکلی، دروپدی اور میرا سمیت دیگر خواتین شامل تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رکشابندھن کے موقع پر خواتین کو آمد و رفت کی سہولت فراہم کرنے اور انہیں سرفراز کرنے کی یہ کوشش خواتین کے تئیں حکومت کے عزم کو ظاہر کرتی ہے۔ مفت بس سفر کی سہولت سے بڑی تعداد میں خواتین اپنے میکے اور دیگر مقامات تک آسانی سے آ جا سکیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس اسکیم کا نام لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر کے نام پر رکھا گیا ہے، جو خواتین کی خود کفالت، بہتر حکمرانی، انصاف اور ہندوستانی روحانی و ثقافتی ورثے کے تحفظ کی عظیم علامت تھیں۔ انہوں نے کاشی وشوناتھ، سومناتھ سمیت ملک کے متعدد مندروں کی تعمیرِ نو میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

### موہن بھاگوت کے دورۂ امریکہ پر تنازع
## ہزاروں افراد کی مخالفت، پروگرام منسوخی کا مطالبہ
### ظہران ممدانی سے ویزا منسوخی کی اپیل کی، نیویارک میں 29 اگست کے پروگرام کے خلاف سینکڑوں درخواستیں

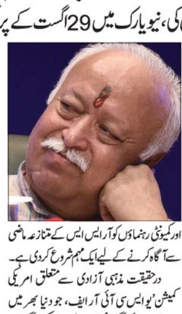

نیویارک (ایجنسی) آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت، جو اس تنظیم کی صد سالہ تقریب کے سلسلے میں عالمی رابطہ مہم کے لیے اپنے 3 ملکی دورے کے پہلے مرحلے میں نیویارک پہنچ چکے ہیں، کو ان کے دورے کی مخالفت کرنے والی ایک مضبوط مہم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بھاگوت کناڈا اور برطانیہ کا بھی دورہ کرنے والے ہیں، جو عوامی رابطہ مہم کا حصہ ہے۔ بھاگوت کے امریکہ پہنچنے سے قبل 1000 سے زائد امریکیوں نے بھاگوت کا امریکہ ویزا منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ سینکڑوں اپیلیں نیویارک کے میئر ظہران ممدانی سے کی گئی ہیں کہ وہ 29 اگست کو میڈیسن اسکوائر گارڈن میں بھاگوت کی ریلی منسوخ کریں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ میں ہندوستانی تارکین وطن کے ایک طبقہ، انڈین امریکن مسلم کونسل، ہندوز فار ہیومن رائٹس اور انڈین اوورسیز کانگریس، یو ایس اے کے علاوہ دیگر تنظیموں نے بھی امریکی پالیسی سازوں، کاروباری اور کمیونٹی رہنماؤں کو آر ایس ایس کے متنازعہ ماضی سے آگاہ کرنے کے لیے ایک مہم شروع کر دی ہے۔

درحقیقت مذہبی آزادی سے متعلق امریکی کمیشن 'یو ایس سی آئی آر ایف'، جو دنیا بھر میں مذہبی آزادی کی نگرانی کے لیے امریکی کانگریس کے ذریعہ قائم کیا گیا ایک آزاد 2 جماعتی کمیشن ہے، نے اپنی 2026 کی سالانہ رپورٹ میں آر ایس ایس کے خلاف ہدف بنا کر پابندیاں عائد کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس نے امریکہ میں موجود اثاثے منجمد کرنے اور ذمہ دار افراد کے امریکہ میں داخلے پر پابندی لگانے کی سفارش کی تھی۔ انڈین اوورسیز کانگریس نے ایک بیان میں کہا کہ ''امریکی اداروں کو یہ سوال کرنا چاہیے کہ جس تنظیم کے خلاف یو ایس سی آئی آر ایف کی جانب سے ایسی غیر معمولی سفارش کی گئی ہے، اسے بیک وقت امریکہ میں پلیٹ فارم، سیاسی رسائی اور قانونی حیثیت کیوں فراہم کی جا رہی ہے۔''

امریکی کانگریس کے لیے ڈیموکریٹک سوشلسٹ کی حیثیت سے انتخاب لڑنے والی کشاما ساونت نے ہفتہ کے روز بھاگوت کے پروگرام کو منسوخ کرنے میں نیویارک کے میئر ظہران ممدانی کی ناکامی پر مایوسی کا اظہار کیا۔ ممدانی نے کہا تھا کہ اگرچہ انہیں ایک سیکولر اور جامع ہندوستان پر فخر ہے، جہاں ان کی والدہ کا خاندان اب بھی رہتا ہے، لیکن ان کے پاس کسی پرائیویٹ ریلی کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

### ایم پی ایس سی ڈرگ انسپکٹر بھرتی منسوخ ہونے پر راہل گاندھی کا ردعمل
## 'یہ طلبہ کی جیت ہے، انصاف نہیں'

نئی دہلی/ممبئی: کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کی جانب سے ڈرگ انسپکٹر (گروپ بی) کی پوری بھرتی کا عمل منسوخ کیے جانے کو طلبہ کی جدوجہد کی جیت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کی مہربانی نہیں بلکہ ان طلبہ کی کامیابی ہے جو مارچ میں ڈرگ انسپکٹر امتحان کا پرچہ لیک ہونے کے بعد سے مسلسل آواز اٹھا رہے تھے۔ راہل گاندھی نے بدھ کو ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ مہاراشٹر کے طلبہ نے ایک لڑائی جیت لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ نے دباؤ برداشت کیا، طعنے سنے اور مہینوں انتظار کیا، لیکن اپنی آواز اٹھانا نہیں چھوڑا۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ان سب پر فخر ہے۔ تاہم، راہل گاندھی نے امتحان اور بھرتی کا عمل منسوخ کیے جانے کو مکمل انصاف ماننے سے انکار کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ''ایک امتحان کا منسوخ ہونا جیت ہے، انصاف نہیں''۔ ان کے مطابق جب تک پرچہ لیک کرانے والوں کو سزا نہیں ملتی، طلبہ کی یہ لڑائی ادھوری رہے گی۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ طلبہ کے لیے ابھی مزید لڑائیاں باقی ہیں اور وہ ہر لڑائی میں ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ انہوں نے زور دیا کہ پورے نظام کو درست کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر بچے کو بہتر تعلیم مل سکے اور ہر محنت کرنے والے کو اس کی محنت کا مناسب صلہ ملے۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ کے ساتھ پونے میں منعقدہ اپنے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کی ویڈیو بھی شیئر کی، جس میں طالبات نے ڈرگ انسپکٹر بھرتی امتحان میں پرچہ لیک کے معاملے پر اپنے مسائل بیان کیے تھے۔ ویڈیو میں ایک طالبہ نے کہا کہ اس معاملے نے ان کا دل توڑ دیا ہے اور ان پر گھر والوں، خود اور معاشرے کی جانب سے مسلسل دباؤ رہتا ہے۔

## 'حکومت بننے پر خواتین کو 'استری سمان سمردھی یوجنا' کے تحت دیے جائیں گے سالانہ 40 ہزار روپے'، سماجوادی پارٹی کا بڑا اعلان

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران سماجوادی پارٹی سربراہ اکھلیش یادو کی موجودگی میں مین پوری سے رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے 'استری سمان سمردھی یوجنا' کا اعلان کیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہا کہ اگر ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو 'استری سمان سمردھی یوجنا' شروع کی جائے گی۔ اس منصوبہ کے تحت خواتین کو سالانہ 40 ہزار روپے دینے کا التزام کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کا مقصد خواتین کو معاشی طور پر مضبوط اور خود کفیل بنانا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے اس موقع پر کہا کہ ملک اور سماج کی ترقی نصف آبادی کی ترقی کے بغیر ادھوری ہے۔ خواتین کے احترام، تحفظ اور معاشی خودمختاری کے لیے ان کی حکومت کے فیصلے ہمیشہ اہم رہے ہیں۔ انہوں نے 'استری سمان سمردھی یوجان' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ نصف آبادی کو مکمل آزادی دلانے کا عزم ہے۔ اس منصوبہ کے تحت خواتین کو ہر سال 40 ہزار روپے دیے جائیں گے اور مستقبل میں اس رقم میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔ اکھلیش یادو کا یہ بھی کہنا ہے کہ سماجوادی حکومت طلبہ وطالبات کو لیپ ٹاپ دے کر ٹیکنالوجی سے جوڑنے کا کام کیا تھا۔ مستقبل میں انٹر پاس کرنے والی بیٹیوں کو بھی لیپ ٹاپ دینے کا منصوبہ ہے۔ ساتھ ہی خواتین کی سیکورٹی سے کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے لیے خواتین صرف ایک سیاسی نعرہ بن کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے آئندہ انتخاب میں خواتین ریزرویشن نافذ کرنے اور خواتین کے لیے بہتر سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ کے مطابق اتر پردیش میں نصف آبادی کے ساتھ سب سے زیادہ ناانصافی ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپنی حکومت کے دوران شروع کی گئی 102 ایمبولنس خدمات کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ نظام پر بھی سوال اٹھایا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی خواتین کے عدم تحفظ کے احساس کو دور کرنے اور نصف آبادی کو مکمل آزادی دلانے کے لیے کام کرے گی۔ اکھلیش یادو کا کہنا ہے کہ خواتین کو آزاد اور بے باک بننا چاہیے۔ خواتین کی آمدورفت کی سہولیات کو بہتر بنایا جائے گا۔ طالبات کے لیے کارڈ کے ذریعہ میٹرو میں مفت سفر جیسی سہولیات دستیاب ہوں۔

# ایران، عمان آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے قریب

## تہران کا امریکہ سے بحری ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ

تہران، 26 اگست (یواین آئی) ایران اور عمان آبنائے ہرمز کو عارضی طور پر دوبارہ کھولنے کے لیے ایک معاہدے کے قریب پہنچ گئے ہیں دونوں ممالک اس اہم آبی گزرگاہ میں عارضی بحری راہداری قائم کرنے اور سمندری بارودی سرنگیں صاف کرنے کے لیے ایک "مرحلہ وار فریم ورک" پر بات چیت کر رہے ہیں اس تجویز کے ذریعے مستقل بحری راستے اور آبنائے ہرمز کے مستقبل کے انتظام سے متعلق مذاکرات کی بنیاد بھی تیار کی جائے گی۔تہران نے امریکہ کے سامنے ایک شرط رکھی ہے اور اصرار کیا ہے کہ جہاز رانی کی بحالی سے قبل واشنگٹن کو ایرانی بندرگاہوں اور بحری جہازوں کے خلاف اپنی بحری ناکہ بندی ختم کرنے کے ساتھ ساتھ جنگ بھی ختم کرنا ہوگی۔عمان کے وزیر خارجہ بدر البوسعیدی نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ دونوں ممالک جلد ہی عارضی بحری راہداری اور محفوظ جہاز رانی کی بحالی کے انتظامات کا اعلان کریں گے۔انہوں نے کہا کہ آبنائے کے مستقبل کے انتظام اور مستقل حل پر بعد میں بات کی جائے گی، جبکہ علاقائی شراکت داروں کے ساتھ مذاکرات امن و تعاون، استحکام اور آزادئ جہاز رانی کے فروغ میں معاون ہوں گے۔ایران کے نائب وزیر خارجہ برائے قانونی و بین الاقوامی امور کاظم غریب آبادی نے آبنائے ہرمز سے متعلق ایران اور عمان کے درمیان مجوزہ عارضی انتظامات کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے کا انحصار تہران کے مطالبات پورے ہونے پر ہے۔غریب آبادی نے بدھ کو کہا کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے امریکہ کو اپنی ناکہ بندی ختم کرنا ہوگی۔انہوں نے ایران اور عمان کے درمیان مجوزہ انتظام کو عارضی قرار دیا اور کہا کہ مستقل راستہ قائم کرنے کے لیے مزید مذاکرات ہوں گے، جن میں 30 سے 60 دن لگنے کی توقع ہے۔ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق غریب آبادی نے کہا، "آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے امریکہ کو ان تمام وعدوں پر مکمل عمل درآمد کرنا ہوگا جن کی اس نے خلاف ورزی کی ہے۔" انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صرف ناکہ بندی ختم کرنا کافی نہیں ہوگا۔غریب آبادی نے کہا، "آبنائے ہرمز کے بدلے میں صرف ناکہ بندی ختم کرنا ہی واحد شرط نہیں ہے۔ ایک اور مسئلہ جنگ کا خاتمہ ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جنگ کا تمام محاذوں، بشمول لبنان، پر مستقل اور پائیدار انداز میں خاتمہ ضروری ہے۔غریب آبادی کے مطابق ایران اور عمان کے مجوزہ انتظام میں عمانی ساحل کے ساتھ موجود جنوب کی جانب اقوام متحدہ سے مجاز بحری راستے کو بند کرنا بھی شامل ہوسکتا ہے، جس کی تہران مخالفت کرتا ہے۔تاہم عمان کے ابتدائی بیان میں ایسے کسی راستے کو بند کرنے کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ایران نے 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ملک کے خلاف تازہ جارحیت شروع کیے جانے کے بعد اس اہم آبی گزرگاہ کو بند کر دیا تھا۔

اسلامی جمہوریہ ایران اور امریکہ نے جون میں پاکستان کی ثالثی میں طے پانے والی مفاہمت کی یادداشت کے تحت آبنائے کو 60 دن کے لیے دوبارہ کھولنے پر اتفاق کیا تھا، تاہم تہران کے مطابق امریکی خلاف ورزیوں کے باعث اسے دوبارہ بند کرنا پڑا۔تہران نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے متعدد شرائط رکھی ہیں، جن میں علاقائی بحری آمدورفت میں امریکی مداخلت کا خاتمہ بھی شامل ہے۔غریب آبادی کے مطابق ایران اور عمان کے درمیان مجوزہ انتظام کے تحت آبنائے ہرمز کا جنوبی راستہ بند کر دیا جائے گا۔ ایران کا الزام ہے کہ مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزیوں کے تحت امریکہ عمانی ساحل کے ساتھ واقع جنوبی راستے سے بحری جہازوں کو غیر قانونی طور پر لے جانے کی کوشش کرے گا۔ایران سے وابستہ پریس ٹی وی کے مطابق متبادل انتظام کے تحت بحری جہاز دونوں سمتوں میں ایرانی پانیوں سے گزریں گے۔یہ تجویز تہران اور مسقط کے درمیان کئی ہفتوں سے جاری مذاکرات کے بعد سامنے آئی ہے۔آبنائے ہرمز سے جہاز رانی کا معاملہ تعطل کا شکار امریکہ-ایران مذاکرات میں ایک اہم سودے بازی کا نقطہ بن گیا ہے۔امریکہ کا مؤقف ہے کہ آبنائے ہرمز بین الاقوامی پانیوں پر مشتمل ہے اور اس نے علاقے میں بحری کارروائیاں جاری رکھی ہوئی ہیں۔صدر ڈونلڈ ٹرمپ بارہا کہہ چکے ہیں کہ سمندری بارودی سرنگیں ہٹا دی گئی ہیں یا انہیں تباہ کر دیا گیا ہے، جبکہ انہوں نے نئی بارودی سرنگیں بچھانے کی کوشش کرنے والی کشتیوں کو تباہ کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ٹرمپ نے کہا، "ہم آبنائے کے ایک ایک انچ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔" دریں اثنا، واشنگٹن نے تہران پر اقتصادی دباؤ مزید بڑھا دیا ہے۔امریکی محکمہ خزانہ نے ہوابازی، جہاز رانی، ٹیکنالوجی، سونے اور ڈیجیٹل اثاثوں سمیت مختلف شعبوں کو نشانہ بناتے ہوئے نئی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے اس حکمت عملی کو "اقتصادی دم گھونٹنے" سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ مقصد ایران کی حکومت کو سہارا دینے والی ہر اقتصادی زندگی کی لکیر کاٹنا ہے۔نئی پابندیوں نے پہلے ہی کئی برسوں سے اقتصادی پابندیوں کا سامنا کرنے والے بعض ایرانیوں میں تشویش پیدا کر دی ہے۔تہران کے ایک شہری نے کہا کہ "یہ پابندیاں 47 سال سے نافذ ہیں" اور الزام لگایا کہ واشنگٹن اضافی اقتصادی دباؤ کے ذریعے ملک کے کسی حصے یا پورے ملک میں بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔امریکی پابندیوں کے تازہ اعلان کے بعد تہران کے پٹرول پمپس پر طویل قطاریں بھی دیکھنے میں آئیں۔قطر نے بھی آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران اور عمان کے درمیان معاہدے کی کوششوں کی حمایت کی ہے۔قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بن جاسم آل ثانی نے منگل کو ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے فون پر مجوزہ عارضی بحری راہداری کے بارے میں بات کی۔عراقچی نے کہا کہ مذاکرات اس بات کا ثبوت ہیں کہ "امن اور استحکام کے لیے ایران کے عزم کے ساتھ اپنے ہمسایوں کے ساتھ مستقل سفارت کاری بھی جاری ہے۔" یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے بعد اپنی فوجی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی کوششیں بھی تیز کر رہا ہے۔ایرانی فوج کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل علی رضا الہامی نے کہا کہ ملک نے تنازعے سے سبق سیکھا ہے اور وہ "نئے نظام اور ساز وسامان تیار کر رہا ہے، جو مکمل طور پر ایرانی علم اور مہارت پر مبنی ہوں گے۔"

# سعودی عرب کے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے بدلے شہری جوہری ٹیکنالوجی معاہدہ: وائٹ ہاؤس

واشنگٹن، 26 اگست (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سعودی عرب کے ساتھ 30 سالہ شہری جوہری تعاون کے مجوزہ معاہدے کو کانگریس بھیج دیا ہے، تاہم انہوں نے واضح کیا ہے کہ یہ معاہدہ اسی صورت میں آگے بڑھے گا جب ریاض اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے پر رضامند ہوگا۔جولائی میں طے پانے والے اس معاہدے کو پیر کے روز کانگریس میں پیش کیا گیا۔اس کے تحت امریکی کمپنیاں سعودی عرب کو شہری جوہری ٹیکنالوجی برآمد کر سکیں گی، جس میں اے پی 1000 ری ایکٹرز کی تعمیر کے منصوبے بھی شامل ہیں۔یہ منصوبہ دسیوں ارب ڈالر مالیت کا ہوسکتا ہے اور اس سے ویسٹنگ ہاؤس کو فائدہ پہنچے گا، جو کینیڈا میں قائم کیمیکو اور بروک فیلڈ اثاثہ جاتی انتظامیہ کی مشترکہ ملکیت ہے۔امریکی انتظامیہ کے ایک عہدیدار نے دی ٹائمز آف اسرائیل کو بتایا کہ "صدر کا مؤقف تبدیل نہیں ہوا کہ یہ معاہدہ اسی صورت میں آگے بڑھے گا جب سعودی عرب ابراہیم معاہدوں میں شامل ہوگا۔" ابراہیم معاہدوں سے مراد امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے وہ معاہدے ہیں جن کے نتیجے میں متحدہ عرب امارات، بحرین اور مراکش نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لائے تھے۔یہ شرط اس وقت عائد کی گئی جب جولائی میں ابتدائی طور پر معاہدہ سعودی-اسرائیلی تعلقات کو معمول پر لانے کی واضح شرط کے بغیر طے کیا گیا تھا۔اس پر اسرائیل اور اس کے حامیوں کی جانب سے شدید تنقید کی گئی، جو ایسی کسی بھی جوہری ڈیل کی پیش رفت کے سخت مخالف تھے جس میں اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی شرط شامل نہ ہو۔اب یہ معاہدہ کانگریس کے 90 قانون ساز اجلاسوں کے دنوں پر مشتمل جائزے کے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔تاہم یہ واضح نہیں کہ معاہدے کو کانگریس بھیجنے سے ٹرمپ کے وسیع تر مقصد، یعنی ریاض سے اسرائیل کو باضابطہ طور پر تسلیم کروانے میں کس حد تک پیش رفت ہوگی۔اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کا معاملہ خاص طور پر پیچیدہ ہے، کیونکہ سعودی عرب نے اسرائیل کو تسلیم کرنے سے قبل فلسطینی ریاست کے قیام کی جانب ناقابل واپسی راستے کی ضمانت کا مطالبہ کر رکھا ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور ان کی حکومت نے اس شرط کو واضح طور پر مسترد کر دیا ہے۔سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کی ابتدائی کوششوں میں 2023 میں نمایاں پیش رفت ہوئی تھی، تاہم 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے اور اس کے بعد غزہ میں شروع ہونے والی جنگ نے اس پیش رفت کو تیزی سے متاثر کر دیا، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے امکانات مزید کم ہوگئے۔اس جوہری معاہدے کو جوہری عدم پھیلاؤ کے حفاظتی اقدامات کے حوالے سے بھی تنقید کا سامنا ہے۔واشنگٹن اور متحدہ عرب امارات کے درمیان 2009 کے شہری جوہری معاہدے کے برعکس سعودی معاہدے میں واضح طور پر ریاض کو یورینیم افزودگی یا استعمال شدہ جوہری ایندھن کی دوبارہ پروسیسنگ کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے سے نہیں روکا گیا، حالانکہ ان ٹیکنالوجیز کو ممکنہ طور پر جوہری ہتھیار بنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ٹرمپ انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ معاہدے میں امریکی قانون کے تحت مطلوبہ جوہری عدم پھیلاؤ کے حفاظتی اقدامات شامل ہیں۔ تاہم نان پرولیفریشن پالیسی ایجوکیشن سینٹر کے ہنری سوکولسکی نے مؤقف اختیار کیا کہ کانگریس کے جائزے کے نتیجے میں معاہدہ مزید سخت یورینیم افزودگی کی پابندیوں یا اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی شرط کے بغیر بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔سوکولسکی نے کہا، "اس عمل کا آغاز کر کے ٹرمپ نے یہ امکان پیدا کر دیا ہے کہ کانگریس معاہدے کو معمول پر لانے اور جوہری پھیلاؤ سے متعلق شرائط کے بغیر آگے بڑھنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اگر آپ واقعی یورینیم افزودگی نہ ہونے اور اسرائیل کو تسلیم کیے جانے کے معاملے میں سنجیدہ ہیں تو یہ یقیناً مثالی صورتحال نہیں ہے۔"

# چین-نیپال سرحد پر ہولناک لینڈ سلائیڈنگ، سیکڑوں افراد لاپتہ

## غیر ملکی سیاحوں کی بڑی تعداد بھی متاثر، امدادی و بچاؤ کارروائیاں تیز

گیرونگ، 26 اگست (یواین آئی) چین اور نیپال کے درمیان سرحدی علاقے میں بڑے پیمانے پر لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں بدھ کی شب سینکڑوں افراد، جن میں بڑی تعداد میں غیر ملکی سیاح بھی شامل ہیں، لاپتہ رہے۔چینی سرکاری میڈیا کے مطابق، لینڈ سلائیڈنگ صبح تقریباً 9 بجے نیپال میں شروع ہوئی اور بعد میں تبت کے گیرونگ کاؤنٹی تک پھیل گئی۔ یہ آفت شیگاتسے شہر کے زیر انتظام ایک سرحدی چیک پوسٹ سے ٹکرائی، جہاں حکام نے "بڑے پیمانے پر جانی نقصان اور افراد کے لاپتہ ہونے" کی اطلاع دی ہے۔ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کے مطابق، آن لائن گردش کرنے والی ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ لینڈ سلائیڈنگ چند ہی سیکنڈ میں چیک پوسٹ کی جانب بڑھی، جس پر لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنے لگے، جبکہ اس کے بعد کیچڑ اور ملبے نے پورے علاقے کو ڈھانپ لیا۔نیپال میں ٹورزم بورڈ نے بتایا کہ 384 سیاح اور مسافر لاپتہ ہیں، جن میں 93 نیپالی شہری اور 291 غیر ملکی شامل ہیں۔ لاپتہ غیر ملکیوں میں ہندوستان، آسٹریلیا، امریکہ، برطانیہ اور نیدرلینڈز کے شہری شامل ہیں، جبکہ مزید 111 افراد کی قومیت کی ابھی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔چین کے صدر شی جن پنگ نے مقامی حکام کو لاپتہ افراد کی تلاش اور انہیں بچانے، متاثرہ آبادی کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے، زخمیوں کے علاج اور جانی نقصان کو کم سے کم رکھنے کے لیے "ہر ممکن کوشش" کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے نگرانی اور پیشگی انتباہ کے نظام کو مزید مضبوط بنانے اور ثانوی آفات سے بچاؤ کے لیے اقدامات کرنے پر بھی زور دیا چینی فوج اور پیپلز آرمڈ پولیس کے اہلکاروں کو امدادی اور بچاؤ کی کارروائیوں میں مدد کے لیے متاثرہ علاقے میں تعینات کیا گیا ہے۔ حکام نے گیرونگ چیک پوسٹ کی جانب جانے والی سڑک کو سات روز کے لیے بند کر دیا ہے۔سرکاری تعمیراتی اور ہنگامی امدادی کمپنی چائنا اینینگ کنسٹرکشن گروپ نے 200 امدادی کارکنوں، ماہرین ارضیات اور انجینئرز کو جائے حادثہ پر بھیجا ہے، جبکہ مزید 100 اہلکاروں کو تیار رکھا گیا ہے۔ژنہوا کے مطابق امدادی ٹیمیں بھاری مشینری اور جدید آلات، جن میں نگرانی کرنے والے ڈرون، تھری ڈی لیزر اسکینرز اور زندگی کا سراغ لگانے والے آلات شامل ہیں، ساتھ لے گئی ہیں۔لینڈ سلائیڈنگ سے ایک اہم تجارتی سرحدی گزرگاہ بھی متاثر ہوئی ہے۔ گیرونگ پورٹ تبت کی اہم ترین غیر ملکی تجارتی بندرگاہ ہے اور چین اور نیپال کے درمیان زیادہ تر تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے۔ 2022 میں کورونا وبا کے بعد دوطرفہ مسافروں اور مال بردار گاڑیوں کی آمدورفت دوبارہ شروع ہونے کے بعد اس بندرگاہ سے گزرنے والی ٹریفک میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس میں نیپال کو چینی الیکٹرک گاڑیوں کی برآمد بھی شامل ہے۔نیپال میں چینی سفارتخانے نے کہا ہے کہ اس نے ہنگامی ردعمل کا نظام فعال کر دیا ہے اور متاثرہ علاقے میں موجود چینی شہریوں اور کمپنیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔سفارتخانے نے نیپالی حکومت پر بھی زور دیا ہے کہ وہ متاثرہ علاقے میں بڑے پیمانے پر امدادی اور بچاؤ کی کارروائیاں انجام دے۔

# روہنگیا مسلمانوں کا میانمار واپسی کے حق کیلئے بڑا احتجاج

## ظلم و ستم کی نویں برسی پر عالمی برادری سے محفوظ واپسی یقینی بنانے کا مطالبہ

ڈھاکہ، 26 اگست (یواین آئی) بنگلہ دیش کے کیمپوں میں مقیم ہزاروں کی تعداد میں روہنگیا مسلمانوں نے، نو سال قبل ظلم و ستم سے فرار ہو کر آنے والے میانمار کی جانب محفوظ واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔میانمار میں آراکان مسلمانوں کے خلاف تشدد، ظلم و ستم کے آغاز کی نویں برسی کے موقع پر بنگلہ دیش کے کیمپوں میں مقیم ہزاروں افراد نے کوکس بازار کے علاقے میں احتجاج کیا۔مظاہرین نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ ان کے لیے میانمار کے آرکان صوبے کو محفوظ طریقے سے واپس جانے کا اہتمام کیا جائے۔دوسری طرف، برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، آئرلینڈ، اٹلی، جاپان، کوسوو، ہالینڈ، ناروے، اسپین، سویڈن اور سوئٹزرلینڈ کے بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں موجود سفارت خانوں نے روہنگیا مسلمانوں کی صورتِ حال کے بارے میں مشترکہ بیان جاری کیا۔بیان میں کہا گیا کہ آراکان میں انسانی امداد کی ضرورت بڑھ گئی ہے، شہری بنیادی ڈھانچے پر فضائی حملے جاری ہیں اور صورتحال تشویشناک ہے، نیز اس بات پر زور دیا گیا کہ آرکان کے مسلمانوں کو میانمار واپس جانے کا حق حاصل ہے۔ملیشیائی وزیرِ اعظم انور ابراہیم نے جولائی میں کہا تھا کہ میانمار پہلے روہنگیا مسلمانوں کو قبول کرنے میں رغبت نہیں رکھتا تھا، مگر دونوں ممالک کے درمیان "اچھے تعلقات" کی بدولت اس معاملے پر اتفاق ہو گیا ہے۔انور نے بتایا کہ میپیدو انتظامیہ ابتدائی مرحلے میں ملائشیا میں موجود تقریباً پانچ ہزار روہنگیا مسلمانوں کی واپسی قبول کرے گی، تاہم یہ واضح نہیں کہ یہ کب عمل میں آئے گا۔میانمار کی وزارتِ خارجہ نے 17 اگست کو ایک بیان میں کہا تھا کہ بنگلہ دیش کے کیمپوں میں مقیم 3 لاکھ سے زائد روہنگیا مسلمانوں کو "سیکورٹی حالات بہتر ہونے پر" وطن واپس آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔بیان میں روہنگیا مسلمانوں کو "بنگلہ دیشی" کہا جانا بھی تنقید کا باعث بنا۔میانمار کے آراکان صوبے میں 2012 میں بدھ متوں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والے تصادم میں، جہاں متاثرین میں اکثریت مسلمان تھی، ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے اور سینکڑوں گھر اور کاروبار نذرِ آتش کر دیے گئے۔آراکان کے سرحدی چوکیوں پر 25 اگست 2017 کو کیے گئے ہمہ وقت حملوں کو بہانہ بنا کر میانمار کی فوج اور بدھ نسلی قوم پرستوں نے وسیع پیمانے پر تشدد کا آغاز کیا۔اقوام متحدہ کے مطابق، اگست 2017 کے بعد آراکان میں ظلم و ستم سے بچ کر بنگلہ دیش پناہ لانے والوں کی تعداد 9 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں نے شائع کردہ سیٹلائٹ تصاویر کے ذریعے سینکڑوں گاؤں کی تباہی کے شواہد پیش کیے۔اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق تنظیمیں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ہونے والے تشدد کو "نسلی صفائی" یا نسل کشی قرار دیتی ہیں۔

# پاکستان کے اسپتال کی نرسری میں آتشزدگی، کم از کم 15 نومولود بچے جاں بحق

اسلام آباد، 26 اگست (یواین آئی) پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے ایک سرکاری اسپتال کی نرسری میں آگ لگنے سے کم از کم 14 نومولود بچے جاں بحق ہو گئے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے واقعے پر تحقیقات کا حکم دیا ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق آگ بدھ کی صبح پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پی آئی ایم ایس) اسپتال کے مدر اینڈ چائلڈ سینٹر کی تیسری منزل پر لگی۔مقامی نشریاتی ادارے جیوٹی وی نے اسپتال ذرائع کے حوالے سے ہلاکتوں کی تعداد 15 بتائی ہے۔رپورٹ کے مطابق آگ مقامی وقت کے مطابق صبح 7 بجے سے کچھ دیر پہلے لگی اور اب اس پر قابو پا لیا گیا ہے۔جیوٹی وی نے بتایا کہ صرف ایک نومولود بچے کو زندہ بچایا جاسکا۔وزیر اعظم شہباز شریف نے ایکس پر جاری بیان میں جاں بحق بچوں کے اہل خانہ سے "گہری تعزیت" کا اظہار کرتے ہوئے حکام کو "فوری تحقیقات" کی ہدایت کی۔انہوں نے یقین دلایا کہ واقعے کے ذمہ دار افراد کے خلاف "سخت ترین کارروائی" کی جائے گی۔جیوٹی وی نے امدادی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ ابتدائی طور پر آگ لگنے کی وجہ خراب ایئر کنڈیشننگ یونٹ میں شارٹ سرکٹ کو قرار دیا جا رہا ہے۔پاکستان میں عمارتوں میں آتشزدگی کے واقعات عام ہیں، جہاں حفاظتی ضوابط اور تعمیراتی قوانین پر اکثر عمل نہیں کیا جاتا یا ان کا نفاذ موثر نہیں ہوتا۔جنوری میں جنوبی بندرگاہی شہر کراچی کے ایک گنجان تجارتی مرکز میں شدید آتشزدگی سے کم از کم 65 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔بدھ کا واقعہ پاکستان کی تاریخ میں اسپتالوں میں پیش آنے والے ہلاکت خیز آتشزدگی کے واقعات میں سے ایک ہے۔حکومت سرکاری اسپتالوں کے ذریعے رعایتی طبی سہولیات فراہم کرتی ہے، تاہم سرکاری شعبہ صحت شدید مالی قلت، ناقص انتظام اور گنجائش سے زیادہ مریضوں کے باعث مشکلات کا شکار ہے۔

# اسپیس ایکس دنیا کی سب سے بڑی خلائی بندرگاہ تعمیر کرے گی

سان فرانسسکو، 26 اگست (یواین آئی) حکام نے اعلان کیا ہے کہ اسپیس ایکس امریکہ کی ریاست لوزیانا میں دنیا کی سب سے بڑی خلائی بندرگاہ کی تعمیر کے لیے 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔لوزیانا اکنامک ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے منگل کے روز جاری کیے گئے بیان کے مطابق، یہ تنصیب ورمیلیون پیرش میں تعمیر کی جائے گی اور اسے سالانہ ہزاروں خلائی پروازوں کی مدد کے لیے ڈیزائن کیا جائے گا۔توقع ہے کہ یہ منصوبہ اگلے 10 سالوں میں براہ راست 3,000 ملازمتیں پیدا کرے گا اور یہاں اوسط سالانہ تنخواہ 92,600 ڈالر ہوگی۔گورنر جیف لینڈری نے کہا کہ آج لوزیانا کے لیے ایک انتہائی اہم لمحہ ہے، اور انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ ریاست کو خلائی پروازوں کی اگلی سرحد کے مرکز میں لا کھڑا کرے گا۔یہ پیش رفت اسپیس ایکس کا چوتھا اور سب سے بڑا لانچ سینٹر ہوگی، اور یہ کمپنی کے مکمل طور پر دوبارہ استعمال کے قابل اگلی نسل کے لانچ سسٹم اسٹارشپ پر مشتمل مشنز کی توسیع میں مرکزی کردار ادا کرے گی۔پوری صلاحیت پر پہنچنے کے بعد اس سائٹ پر پانچ لانچ کمپلیکس ہونے کی توقع ہے، جن میں سے ہر ایک میں دو لانچ پیڈ اور ایک پروپیلنٹ فیلڈ شامل ہوگی۔

# ایرانی حملوں سے امریکی جاسوسی نیٹ ورک کو اربوں ڈالر کا نقصان: رپورٹ

نیویارک، 26 اگست (اسپوتنک) ایران کے میزائل اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں مغربی ایشیا میں امریکی خفیہ اداروں کے ٹھکانوں اور نگرانی کے آلات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے، جبکہ ان کی مرمت پر اربوں ڈالر خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔این بی سی نیوز نے یہ اطلاع دی ہے۔رپورٹ کے مطابق، ایرانی حملوں میں سی آئی اے سے منسلک ٹھکانوں، نگرانی کے آلات اور امریکی فوج کے ساتھ شیئر کیے جانے والے انٹیلی جنس آلات کو نشانہ بنایا گیا۔اس کے نتیجے میں امریکی کانگریس کو متاثرہ ٹھکانوں کی مرمت کے لیے اضافی فنڈز کا انتظام کرنا پڑ رہا ہے۔ان حملوں نے امریکی فوجی تیاریوں کی سنگین خامیوں کو بھی بے نقاب کیا ہے۔رپورٹ کے مطابق، امریکی ادارے ایران کے خلاف جنگ میں شامل تو ہوئے، لیکن انہوں نے ایران کے میزائل اور ڈرون ہتھیاروں سے اپنے فوجی اڈوں اور انٹیلی جنس ڈھانچے کے تحفظ کے لیے مناسب تیاری نہیں کی تھی۔سینٹر فار اسٹریٹیجک اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز (سی ایس آئی ایس) کے سیٹھ جونز نے این بی سی نیوز سے کہا، "امریکہ اس جنگ میں شامل ہوا اور اس نے کسی بھی طرح اپنے ٹھکانوں کے تحفظ پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی تھی۔" انہوں نے کہا، "اور ہمیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔" رپورٹ کے مطابق، ایران کے خلاف امریکی جنگ نے تباہ شدہ فوجی اور خفیہ تنصیبات کی مرمت کے لیے بھاری مالی بوجھ کا اضافہ کر دیا ہے۔

# پاکستان نے افغان طالبان کا بدخشاں میں پاکستانی فورسز کی موجودگی کا دعویٰ مسترد کر دیا

افغانستان (ایجنسی) پاکستان کی وزارت اطلاعات نے افغان طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کے اس دعوے کو "بے بنیاد" قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے کہ حالیہ دنوں میں افغانستان کے صوبے بدخشاں میں ہونے والی جھڑپوں میں پاکستانی فوجی اہلکار ملوث تھے۔پاکستان کا یہ ردعمل اس پس منظر میں سامنے آیا کہ کابل میں طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے گزشتہ ہفتے ایک انٹرویو میں دعویٰ کیا تھا کہ طالبان مخالف عناصر پاکستان کے علاقے چترال کے راستے صوبے بدخشاں میں داخل ہوئے اور بعض پاکستانی فوجی اہلکار بھی مبینہ طور پر ان کے ہمراہ تھے۔افغان خبر رساں ادارے آماج نیوز نے ذبیح اللہ مجاہد کا ایک ویڈیو انٹرویو اپنے ایکس اکاؤنٹ سے شیئر کیا ہے جو انہوں نے جرمن میڈیا ادارے ڈی ڈبلیو کو دیا تھا۔آماج نیوز کی پوسٹ کے مطابق افغان طالبان کے ترجمان نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی فورسز بدخشاں میں طالبان مخالف مسلح گروہوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔اس پوسٹ کے مطابق ڈی ڈبلیو کو دیے گئے انٹرویو میں ذبیح اللہ مجاہد نے دعویٰ کیا کہ طالبان مخالف مسلح گروہوں کو پاکستان کی حمایت حاصل ہے اور یہ کہ کچھ عرصہ قبل بدخشاں میں مسلح اپوزیشن کے ارکان نے پاکستانی فورسز کے ساتھ کام بھی کیا تھا۔یہ مواد اس متن کا حصہ ہے، جسے آپ پڑھ رہے ہیں۔ یہ مواد Twitter / X نے فراہم کیا ہے اور جب آپ "مواد دکھائیں" پر کلک کریں گے تو وہ ممکنہ طور پر براہ راست آپ کے استعمال کا ڈیٹا جمع کر سکتے ہیں۔پاکستان کی وزارت اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان دعووں کے حق میں کوئی قابل اعتماد ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔وزارت نے واضح کیا کہ بدخشاں میں بدامنی اور وہاں جاری لڑائی افغانستان کے اندرونی مسائل کا نتیجہ ہے اور اس کا پاکستان کی طرف سے کسی بھی مبینہ مداخلت سے کوئی تعلق نہیں۔اسلام آباد نے مزید کہا کہ دستیاب آزاد ذرائع کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بدخشاں کی جھڑپ طالبان اور ان کے مخالف مقامی مسلح گروہوں کے درمیان تصادم کا نتیجہ ہے۔پاکستانی وزارت اطلاعات نے طالبان پر زور دیا کہ وہ دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانے کے بجائے اپنے سکیورٹی مسائل اور داخلی چیلنجز سے نمٹنے پر توجہ دیں۔وزارت اطلاعات نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ پاکستانی حکومت مسلسل ایک پرامن اور مستحکم افغانستان کی حمایت کرتی رہی ہے اور اسے اپنے ہمسایہ ملک کو غیر مستحکم کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔اس بیان میں مزید کہا گیا، "طالبان حکومت کو افغانستان کے اندرونی مسائل کا الزام پاکستان پر دھرنے کے بجائے اپنی حکمرانی میں پائی جانے والی ناکامیوں سے پیدا شدہ اور بڑھتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنا چاہیے۔بغیر ثبوتوں کے کیے جانے والے دعوے حقائق کا متبادل نہیں ہوسکتے۔"

# کیوبا-امریکہ مذاکرات جمود کا شکار ہیں: ڈیاز کانیل

ہوانا، 26 اگست (یواین آئی) برازیل کے اخبار فولہا ڈی ایس پاؤلو کی رپورٹ کے مطابق، کیوبا کے صدر میگوئل ڈیاز کانیل نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات جمود کا شکار ہیں اور اس کے لیے کوئی ایجنڈا طے نہیں ہے جبکہ انہوں نے کیوبا کے معاشی تباہی کے دہانے پر ہونے کے دعووں کو مسترد کر دیا۔ڈیاز کانیل نے کہا کہ بات چیت کی خواہش موجود ہے اور ہماری حکومت کے حکام نے امریکی حکومت سے ملاقاتیں کی ہیں لیکن ابھی تک آگے بڑھنا ممکن نہیں ہوسکا ہے۔انہوں نے کہا کہ کیوبا واشنگٹن کے ساتھ بات چیت کا راستہ قائم کرنے کا خواہاں ہے لیکن وہ دباؤ کے حالات میں مذاکرات کو مسترد کرتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ دباؤ کے تحت بات چیت نہیں ہوسکتی، ہمیں بغیر کسی پیشگی شرط کے بات چیت کا راستہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ڈیاز کانیل نے ٹرمپ انتظامیہ پر الزام لگایا کہ وہ کیوبا کا معاشی طور پر گلا گھونٹنے اور ایک ایسے سماجی بحران کو ہوا دینے کی کوشش کر رہی ہے جو کیوبا کے انقلاب کی تباہی کا سبب بنے۔انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ واشنگٹن کیوبا کے بچ نکلنے کے تمام راستے بند کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے بیانات کا حوالہ دیا۔ایندھن، بجلی، خوراک اور ادویات کی قلت کے باوجود انہوں نے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ ملک تباہی کے قریب ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم خود کو ایک پیچیدہ صورتحال میں پاتے ہیں، لیکن یہ صورتحال کیوبا کے عوام کی زبردست تخلیقی صلاحیتوں اور تاریخی ثابت قدمی کی عکاس ہے۔ڈیاز کانیل نے حکومتی بیوروکریسی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل اور اصلاحات کے نفاذ میں تاخیر کا اعتراف کیا لیکن انہوں نے ملک کے معاشی بحران کی بنیادی وجہ امریکہ کی ناکہ بندی کو قرار دیا۔فولہا ڈی ایس پالو میں نقل کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق، ڈیاز کانیل کے عہدہ سنبھالنے کے بعد سے کیوبا کی معیشت میں 15 فیصد کی کمی آئی ہے۔گہرے ہوتے ہوئے بحران کے ماحول میں ملک کو بجلی کی طویل بندش اور ایندھن کی قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ڈیاز کانیل نے جون میں کیوبا کی پارلیمان کی جانب سے منظور کردہ 176 معاشی اقدامات کے پیکیج کا دفاع کیا اور کہا کہ ان اصلاحات کا مقصد ملک کے سوشلسٹ معاشی ماڈل کو مضبوط بنانا ہے۔

# 60سال سے زائد عمر کی خواتین کو مفت بس سفر کی سہولت

## ’لوک ماتا اہلیہ بائی ماتری شکتی یاترا‘ خواتین کے احترام، تحفظ اور بااختیار بنانے کی سمت تاریخی پہل: اوم پرکاش راج بھر

لکھنؤ: 26 اگست۔ اتر پردیش حکومت کی جانب سے خواتین کو محفوظ، آسان اور باعزت سفری سہولت فراہم کرنے کی سمت ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھنؤ سے ’لوک ماتا اہلیہ بائی ماتری شکتی یاترا‘ کا افتتاح اور خصوصی بسوں کو فلیگ آف کیا۔ اس اسکیم کے تحت 60 سال اور اس سے زائد عمر کی خواتین کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ رکشا بندھن کے مقدس موقع پر ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لیے خصوصی طور پر مفت بس سفر کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جبکہ خاتون مسافر کے ساتھ ایک معاون مسافر کو بھی مفت سفر کی سہولت دی گئی ہے۔ غازی پور کے رائفل کلب آڈیٹوریم میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے پنچایتی راج و اقلیتی بہبود کے وزیر جناب اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ رکشا بندھن کے مقدس تہوار پر وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے ریاست کی ماؤں اور بہنوں کو دیا گیا یہ تحفہ خواتین کے احترام اور بااختیار بنانے کے لیے حکومت کے عزم کا ثبوت ہے۔ 60 سال سے زائد عمر کی خواتین کو مسلسل مفت بس سفر کی سہولت فراہم کرنا ایک تاریخی اور حساس پہل ہے۔ اس سے بزرگ خواتین کو اپنے خاندانی، سماجی اور ضروری کاموں کے لیے آمد و رفت میں معاشی راحت ملے گی اور ان کی زندگی مزید آسان ہوگی۔ جناب اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ ریاستی حکومت خواتین کی تعلیم، تحفظ، احترام، خود انحصاری اور بااختیاری کو اولین ترجیح دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں خواتین اور بیٹیوں کے لیے متعدد اسکیمیں چلائی جارہی ہیں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ ریاست کی نصف آبادی کو ہر شعبے میں آگے بڑھنے کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ انہوں نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ اپنی بیٹیوں کو تعلیم یافتہ بنائیں اور انہیں خود کفیل اور بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کریں۔ پنچایتی راج کے وزیر جناب اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر کی زندگی خواتین کی طاقت، عوامی خدمت اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔ ان کے نام سے شروع کی گئی یہ یاترا بزرگ خواتین کے احترام اور سہولت کے لیے وقف ایک بامعنی پہل ہے۔ یہ صرف مفت سفر کی اسکیم نہیں بلکہ ریاست کی ماتری شکتی کے تئیں حکومت کی حساسیت اور احترام کی علامت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رکشا بندھن کے موقع پر بھی تین دن تک خواتین کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت ملنے سے بہنوں کو اپنے مائکے جانے اور دیگر مقامات تک آمد و رفت میں معاشی راحت ملے گی۔ خاتون مسافر کے ساتھ ایک معاون مسافر کو بھی مفت سفر کی سہولت دیے جانے سے یہ پہل مزید مفید ہو گئی ہے۔ پروگرام میں راجیہ سبھا کی رکن پارلیمنٹ محترمہ سنگیتا بلونت، جکھنیاں کے رکن اسمبلی جناب بیدی رام، ضلع پنچایت کی صدر محترمہ سپنا سنگھ، نگر پالیکا کی صدر محترمہ سرتا اگروال سمیت دیگر عوامی نمائندوں نے بھی اس موقع پر وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی اس پہل کی ستائش کی۔ اس دوران ضلع مجسٹریٹ جناب انوپم شکلا، ضلع صدر سبھا سپا جناب سریندر راج بھر، پروجیکٹ ڈائریکٹر، ضلع ترقیاتی افسر، ڈی سی این آر ایل ایم، اے آر ایم روڈویز سمیت دیگر افسران و ملازمین اور بڑی تعداد میں خواتین موجود رہیں۔

# رکشا بندھن کے تہوار پر بزرگ خواتین کو مفت بس سفر کا تحفہ

## تمام خواتین 27 سے 29 اگست تک کر سکیں گی مفت سفر، اتھان آڈیٹوریم میں وزیر اعلیٰ کے پروگرام کا براہ راست نشریہ

بہرائچ۔ ضلع میں اندرا گاندھی پرتشٹھان، لکھنؤ کے جوپیٹر ہال میں منعقد تقریب میں ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے رکشا بندھن کے مقدس تہوار کے موقع پر خواتین کو مفت بس سفر کی سہولت فراہم کرنے اور 60 سال اور اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو مفت بس سفر کی خدمت فراہم کرنے کے مقصد سے ”لوک ماتا اہلیہ بائی ماتر شکتی یاترا“ کا آغاز کرتے ہوئے خصوصی بسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ رکشا بندھن کے تہوار پر خواتین کو مفت بس سفر کی سہولت فراہم کرنے اور 60 سال اور اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو مفت بس سفر کی خدمت فراہم کرنے کے مقصد سے ”لوک ماتا اہلیہ بائی ماتر شکتی یاترا“ کے آغاز کے موقع پر اتھان آڈیٹوریم میں منعقد تقریب میں مہمان خصوصی وزیر مملکت، شہری ترقی، بہرائچ شہری ہمہ گیر ترقی، شہری روزگار اور غربت کے خاتمے کے محکمہ، حکومت اتر پردیش راکیش کمار راٹھور ’گرو جی‘، ضلع پنچایت صدر منجو سنگھ، ایم ایل سی ڈاکٹر پرگیا ترپاٹھی، رکن اسمبلی صدر انوپما جیسوال کے نمائندے اشوک جیسوال، بی جے پی کارکن راگھویندر پرتاپ سنگھ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنونتا اور دیگر عوامی نمائندوں، افسران، خواتین اور عام لوگوں کی موجودگی میں وزیر اعلیٰ کے پروگرام کا براہ راست نشریہ دکھایا گیا۔ وزیر مملکت جناب راٹھور نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ مفت بسوں کا آپریشن بحسن و خوبی یقینی بنایا جائے اور سفر کے دوران خواتین کی حفاظت اور سہولیات کا خصوصی خیال رکھا جائے۔ پروگرام میں بتایا گیا کہ معزز وزیر اعلیٰ جی کی جانب سے 60 سال اور اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو بھی مفت بس سفر کی سہولت فراہم کیے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے سینئر خاتون مسافروں کو آمد ورفت میں سہولت کے ساتھ اقتصادی راحت بھی حاصل ہوگی۔ رکشا بندھن کے موقع پر 27، 28 اور 29 اگست 2026 کو ریاست کی تمام خواتین کے لیے اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کی سہولت دستیاب رہے گی۔ تقریب کے دوران عوامی نمائندوں اور افسران نے اس عوامی فلاحی پہل کی ستائش کرتے ہوئے اسے خواتین کے لیے محفوظ، آسان اور سہولت بخش نقل وحمل کی سمت میں اہم قدم قرار دیا۔ ریاست میں یہ منفرد پہل خواتین کے احترام، تحفظ اور بااختیار بنانے کی سمت میں ریاستی حکومت کا اہم قدم ہے۔ مفت بس سفر سے خواتین رکشا بندھن کے موقع پر اپنے میکے اور رشتہ داروں کے پاس آسانی سے پہنچ سکیں گی اور تہوار کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں گی۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی نے دیگر عوامی نمائندوں، مہمانوں اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنونتا کے ساتھ موجود خواتین میں ساڑیاں اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہوئے رکشا بندھن کے تہوار کی مبارکباد دی۔ پروگرام کی نظامت استاد شاعر سنتوش سنگھ نے کی۔ اس موقع پر ضلع ترقیاتی افسر راج کمار، پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈی آر ڈی اے منیش کمار، اے آر ایم گیان چندر، دیگر افسران، ٹرانسپورٹ محکمہ کے نمائندے اور بڑی تعداد میں خواتین موجود رہیں۔

# محمد کمال ندوی سماج وادی پارٹی اقلیتی سبھا کے صوبائی سکریٹری نامزد

## ممتاز کالج کے سابق جنرل سکریٹری اور کرامت پبلک اسکول مہپت مئو کے بانی محمد کمال ندوی کو اہم تنظیمی ذمہ داری سونپی گئی

لکھنؤ، 26 اگست (پریس ریلیز): ممتاز کالج کے سابق جنرل سکریٹری اور کرامت پبلک اسکول، مہپت مئو کے بانی و نوجوان سماجی کارکن محمد کمال ندوی کو سماج وادی پارٹی اقلیتی سبھا، اتر پردیش کی صوبائی مجلسِ عاملہ میں صوبائی سکریٹری نامزد کیا گیا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کی منظوری اور صوبائی صدر شیام لال سنگھ کی رضامندی سے یہ نامزدگی عمل میں آئی ہے۔ اس سلسلے میں سماج وادی پارٹی اقلیتی سبھا، اتر پردیش کے صوبائی صدر و سابق وزیر مملکت محمد شکیل ندوی کی جانب سے باقاعدہ نامزدگی مکتوب جاری کیا گیا ہے۔ محمد کمال ندوی کی سماجی، تعلیمی اور تنظیمی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ان کی نامزدگی پر سماجی، تعلیمی اور سیاسی حلقوں سے وابستہ افراد نے مبارکباد پیش کی ہے۔ امید ظاہر کی گئی کہ محمد کمال ندوی نئی ذمہ داری کو محنت، اخلاص اور عزم کے ساتھ نبھاتے ہوئے سماج وادی پارٹی کی پالیسیوں اور پروگراموں کو عوام تک پہنچانے اور تنظیم کو مزید مضبوط و متحرک بنانے میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔

# رکشا بندھن کے موقع پر ریاست کی ماؤں اور بہنوں کو مفت بس سفر کی سوغات

## عمر رسیدہ خواتین (یوپی ایس آر ٹی سی) کی بسوں میں زندگی بھر مفت سفر کرسکیں گی: ببیتا چوہان

بلند شہر 26/اگست (پریس ریلیز) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھنؤ واقع جوپیٹر ہال اندرا گاندھی پرتشٹھان میں 60 سال اور اس سے زائد عمر کی خواتین کے لیے اتر پردیش اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (یوپی ایس آر ٹی سی) کی بسوں میں زندگی بھر مفت سفر فراہم کرنے والی ”لوک ماتا اہلیا بائی ماتر شکتی“ یوجنا کا آغاز کیا۔ جس کو بلند شہر کے نمائش گراؤنڈ واقع نکنج ہال میں براہ راست نشر کیا گیا۔ مہمانان خصوصی میں ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن، ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش، ایم ایل اے سنجے شرما، بلند شہر میونسپلٹی کی چیئرپرسن دپتی متل، خورجہ میونسپلٹی کی چیئرپرسن انجنا، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نشا گریوال، اے ڈی ایم فائنانس، اسسٹنٹ ریجنل منیجر سمیت دیگر افسران اور دیگر لوگ موجود تھے۔ مہمان خصوصی ببیتا چوہان اور ایم ایل اے سنجے شرما نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت نے رکشا بندھن سے پہلے ریاست کی ماؤں اور بہنوں کو ایک اہم تحفہ پیش کیا ہے۔ لوک ماتا اہلیا بائی ماتر شکتی یوجنا کے تحت 60 سال اور اس سے زیادہ عمر کی خواتین کو ریاستی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں زندگی بھر مفت سفر کرنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس اسکیم سے ریاست کی ایک کروڑ سے زائد خواتین مستفید ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ عمر رسیدہ مائیں اب سفری اخراجات کی فکر کیے بغیر مفت سفر کر کے اپنے اہل خانہ سے ملنے جاسکیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ رکشا بندھن کے موقع پر ریاست کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں ایک ساتھی سمیت مفت سفر کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ یہ سہولت 27 اگست کی صبح 6 بجے سے 29 اگست کی رات 12 بجے تک دستیاب رہے گی۔ ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن ببیتا چوہان نے کہا کہ لوک ماتا اہلیا بائی ماتر شکتی یاترا یوجنا کے تحت 60 سال اور اس سے زیادہ عمر کی ماؤں کے لیے زندگی بھر مفت بس سفر خواتین کو اہم راحت فراہم کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عام خاندانوں کی بزرگ خواتین کو سفر کے دوران مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب وہ اخراجات کی فکر کیے بغیر آسانی سے سفر کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت خواتین کی عزت، تحفظ اور خود انحصاری کے ساتھ ساتھ ہر شعبے میں ان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

# پرجاپیتا برہما کماری ایشوری ودیالیہ کی جانب سے خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

دیوبند، 26/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) پرجاپیتا برہما کماری ایشوری ودیالیہ کی شیو چوک کا یستھواڑا شاخ کے زیر اہتمام عالمی یوم بھائی چارہ اور راجیوگینی دادی پرکاشمنی کی 19 ویں برسی کے موقع پر خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پینتیس عطیہ دہندگان نے خون کا عطیہ دیا۔ اس موقع پر ادارہ کی ڈائریکٹر پارول نے عطیہ دہندگان کو اسناد سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ خون کا عطیہ ایک عظیم عطیہ ہے۔ یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ایک شخص کے خون کا عطیہ کسی ضرورت مند کی زندگی بچا سکتا ہے۔ ہمیں خون کا عطیہ دیتے رہنا چاہئے۔ 18 سال سے 65 سال تک کا کوئی بھی فرد ہر 3 ماہ بعد خون کا عطیہ دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیمتی انسانی جانوں کو بچانے کے لئے بیداری مہم کا چلایا جانا نہایت ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد انسانی خدمت کے لئے متحرک ہوں، اس موقع پر دنیش کمار، رام کمار، سچن، گووردھن سنگھ، شیو کمار وغیرہ موجود تھے۔

# تمام بلاک ایجوکیشن آفیسرز باقاعدگی سے اسکولوں کے معائنہ کو یقینی بنائیں: ڈی ایم

بلند شہر 26/اگست (پریس ریلیز) ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش کی صدارت میں ضلع نگرانی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں میں جاری تعلیمی سیشن، بچوں کے لیے بنیادی سہولیات اور معیار کو بہتر بنانے کی اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ طلباء کو مفت نصابی کتب کی فراہمی، بچوں کے لیے معیاری تعلیم، مڈ ڈے میل، از سر نو تشکیل، ڈیجیٹل کلاس رومز اور بیت الخلاء کا جائزہ لیتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ تمام متعلقہ افسران اور اساتذہ ضلع میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے تندہی سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں میں طلباء کی حاضری، تدریسی معیار، مڈ ڈے میل کے انتظامات، اسمارٹ کلاسز، لائبریری، بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولیات کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے۔ تمام اے بی ایس اے کو چاہئے کہ وہ ضلعی سطح کے افسروں کے ذریعہ تیار کردہ معائنہ رپورٹس کو پڑھیں اور کسی بھی کمی کی نشاندہی کی جائے تو اسے فوری طور پر دور کریں۔ اس سلسلے میں غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام بلاک ایجوکیشن آفیسرز کو چاہئے کہ وہ باقاعدگی سے اسکولوں کے معائنہ کو یقینی بنائیں۔ اگر کوئی بے ضابطگی پائی جاتی ہے تو سخت ایکشن لیا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بچوں کو مڈ ڈے میل میں اچھا معیاری کھانا ملے۔ تمام افسران تعلیمی میدان میں بہتری کے لیے شفافیت، لگن اور حساسیت کے ساتھ کام کریں، تاکہ تعلیمی معیار میں مسلسل بہتری کو یقینی بنایا جا سکے۔ میٹنگ میں سی ڈی او نشا گریوال، سی ایم او ڈاکٹر سنیل کمار دوہرے، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

# مظفر نگر میں 14 لاکھ روپے کی چوری نکلی جھوٹی

## کولر سے 4.40 لاکھ روپے برآمد و گرفتار

مظفر نگر:26 اگست (پی این ایس) پورقاضی تھانہ علاقے کے ہری نگر گاؤں میں 14 لاکھ روپے کی چوری اور ایک خاتون پر چاقو سے حملے کے معاملے میں پولیس نے سنسنی خیز انکشاف کیا ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ یہ چوری کسی باہری شخص نے نہیں کی بلکہ اس خاندان کی بہو نے کی ہے جس نے رقم چرا کر کولر میں چھپا دی تھی۔ پولیس نے ملزمہ خاتون کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے 440,000 روپے اور ایک بالی برآمد کرنے کا دعویٰ کیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سنجے کمار ورما نے بتایا کہ 24 اگست کو انعام نامی ایک نوجوان نے پورکاجی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی، جس میں بتایا گیا کہ نامعلوم چور گھر میں داخل ہوئے اور اناج کے ٹینک میں رکھے ہوئے تقریباً 14 لاکھ روپے چوری کر گئے۔ الزام یہ تھا کہ جب گھر کی خاتون نے جاگ کر مزاحمت کی تو چوروں نے اس پر چاقو سے حملہ کیا، اس کی بالیاں چھین کر فرار ہو گئے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ پولیس کے مطابق تفتیش کے دوران انہیں واقعے کے بارے میں کچھ مشکوک حقائق ملے۔ پوچھ گچھ اور تفتیش کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے اہل خانہ کی بہو کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق تفتیش کے دوران ملزمہ خاتون نے انکشاف کیا کہ اس کی ساس گھر کے تمام اخراجات اٹھاتی تھی اور اخراجات کے لیے رقم بھی فراہم نہیں کرتی تھی، بجائے اس کے کہ وہ رقم اناج کی ٹینک میں چھپا دیتی تھی۔ پولیس کے مطابق، خاتون نے رقم ادھار لی تھی اور ادا کرنے سے بچنے کے لیے اس نے رقم بڑھا دی۔ ان کا کہنا تھا کہ کچھ افراد کے نام سامنے آ رہے ہیں، ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ پولیس کے مطابق، 23/24 اگست کی رات، خاندان کے سونے کے بعد، خاتون نے ٹینک کا تالا توڑا، 440,000 روپے نکالے، اسے ایک بیگ میں ڈالا، اور کولر میں چھپا دیا۔ اس کے بعد اس نے شور مچایا اور چوری اور حملے کی جھوٹی اطلاع دی۔ اس کی اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے پوری رقم اور بالیاں برآمد کر لیں۔ کیس میں متعلقہ سیکشنز میں ترمیم کر کے مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

# ملک میں اصل جنگ دو نظریات کے درمیان، ایک قیادت راہل اور ایک کی کر رہے مودی: عمران مسعود

سہارنپور:26 اگست (پی این ایس) آنے والے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے سیٹوں کی تقسیم اور قیادت کو لے کر بیانات کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے۔ سہارنپور سے کانگریس کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ عمران مسعود کے تازہ بیان نے سماج وادی پارٹی-کانگریس اتحاد کے اندر سیاسی تناؤ بڑھا دیا ہے۔ دراصل ایک دن قبل سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا تھا کہ یوپی الیکشن بنیادی طور پر بی جے پی بمقابلہ ایس پی ہوگا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے عمران مسعود نے واضح طور پر کہا کہ ملک میں اصل جنگ دو نظریات کے درمیان ہے، ایک کی قیادت راہل گاندھی کر رہے ہیں اور دوسری کی قیادت وزیر اعظم نریندر مودی کر رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ تبدیلی کی اس لڑائی میں دیگر تمام پارٹیاں راہل گاندھی کی حلیف ہیں، اور یہ ساری جنگ ان کی قیادت میں لڑی جا رہی ہے۔ لکھنؤ میں واقع جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر (جے پی این آئی سی) کو نجی ہاتھوں میں دینے کے اکھلیش یادو کے الزامات کی حمایت کرتے ہوئے عمران مسعود نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت پچھلی حکومتوں کے بنائے ہوئے اثاثے بیچ رہی ہے اور ملک میں سب کچھ لیز پر چلایا جارہا ہے۔ مسعود نے الزام لگایا کہ حکومت تحفظات کی ضرورت سے بچنے کے لیے باقاعدہ ملازمتوں سے گریز کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ جوائنٹ سکریٹری سطح کے افسران کو بھی کنٹریکٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کس سمت جا رہا ہے۔ اتر پردیش حکومت کے جین-جی (نوجوانوں) کو ٹیبلٹ تقسیم کرنے کے فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ نوجوانوں کو فتنہ انگیز انتخابی وعدوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سنگین اعداد و شمار کا اشتراک کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ملک کے اہم اداروں (IITs) کے تقریباً 70 طلباء نے گزشتہ پانچ سالوں میں خودکشی کی ہے۔ اگر ملک کے اعلیٰ تکنیکی اداروں کے طلبہ ذہنی تناؤ اور بے روزگاری کی وجہ سے اپنی جانیں لے رہے ہیں تو ملک میں بگڑتی ہوئی صورتحال اور نوجوانوں کے غیر یقینی مستقبل کا تصور کرنا آسان ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے بارے میں کہ حجاب کو اسکول یونیفارم کا حصہ نہیں سمجھا جانا چاہیے، عمران مسعود نے کہا کہ کسی کے لباس کو مذہب کی عینک سے نہیں دیکھا جانا چاہیے، کیونکہ سر ڈھانپنا ہندوستانی ثقافت کا لازمی حصہ رہا ہے۔ مسعود نے اداکارہ اور بی جے پی ایم پی کنگنا رناوت کی کرپتی سینن کے رکھشا بندھن کے اشتہار پر تنقید پر بھی سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کنگنا کو دوسروں کے لباس پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنے لباس پر توجہ دینی چاہیے۔ وہ اکثر دوسروں کے لباس کے بارے میں غیر ضروری تبصرے کرتی ہے۔

# نوئیڈا میں سالگرہ کی دعوت کے بہانے نوجوان آیوش شکلا کو مبینہ طور پر کیا گیا قتل، ملزم اسد کی تلاش جاری

نوئیڈا:26 اگست (پی این ایس) نوئیڈا کے تھانہ 24 کے علاقے میں واقع چورا گاؤں میں آیوش شکلا نامی ایک نوجوان کو مبینہ طور پر چاقو سے حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ واردات کے بعد متاثرہ خاندان میں کہرام مچ گیا ہے، جبکہ پولیس نے مبینہ ملزم اسد کی گرفتاری کے لیے متعدد ٹیمیں تشکیل دے کر تلاش شروع کر دی ہے۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق، اسد نے مبینہ طور پر سالگرہ کی پارٹی میں شرکت کے بہانے آیوش کو گھر سے باہر بلایا۔ الزام ہے کہ گھر سے باہر لے جانے کے بعد اسد نے اس پر چاقو سے حملہ کر دیا، جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا اور بعد میں اس کی موت ہو گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ واقعے کے بعد اسد نے مبینہ طور پر اپنے دوستوں کو بتایا کہ اس نے آیوش کو قتل کر دیا ہے۔ تفتیش کے دوران یہ مبینہ اعتراف پولیس کے لیے ایک اہم پہلو بن گیا ہے۔ آیوش کی ماں بیٹے کی موت کے بعد غم سے نڈھال ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ واردات سے قبل اسد ان کے گھر آیا تھا۔ ماں کے مطابق، اسد نے ان سے کھانا تیار کرنے کو کہا اور بتایا کہ وہ آیوش کو ساتھ لے کر صرف دو منٹ میں واپس آ جائے گا۔ ماں کے مطابق، اسد اس کے بعد آیوش کو اپنے ساتھ گھر سے لے گیا۔ خاندان کا الزام ہے کہ بعد میں اسد نے آیوش پر چاقو سے حملہ کر کے اسے بے رحمی سے قتل کر دیا۔ پولیس نے مبینہ ملزم اسد کو گرفتار کرنے کے لیے ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ پولیس اہلکار اس کی تلاش کے ساتھ ساتھ واقعے سے جڑے تمام حالات کی بھی جانچ کر رہے ہیں۔ تفتیش کار یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ واقعے سے پہلے اور بعد میں کیا ہوا اور قتل کی اصل وجہ کیا تھی۔ پولیس مبینہ ملزم کے دوستوں اور دیگر متعلقہ افراد کے بیانات کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ واقعے کے بعد متاثرہ خاندان کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں میں بھی تشویش پائی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تحقیقات آگے بڑھنے کے ساتھ واقعے کی مکمل تفصیلات اور قتل کے محرکات سامنے آنے کی امید ہے۔ فی الحال پولیس کی توجہ مبینہ ملزم اسد کا سراغ لگانے اور اسے گرفتار کرنے پر ہے۔ معاملے میں مزید تفصیلات تفتیش مکمل ہونے کے بعد سامنے آنے کی توقع ہے۔

# چھینے اور رسگلے کی چاشنی میں تیرتی ملیں مکھیاں، دودھ ایسا کو بیمار کر دے

امروہہ:26 اگست (پی این ایس) رکھشا بندھن کے تہوار کے پیش نظر فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ ضلع میں ایک خصوصی مہم چلا رہا ہے۔ اس مہم کے ایک حصے کے طور پر فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم نے حسن پور تحصیل کے گاؤں دم گڑھی میں مٹھائی بنانے اور فروخت کرنے والے اداروں پر اچانک چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران تقریباً 4 کوئنٹل رسگلے اور 80 لیٹر دودھ تلف کر دیا گیا۔ تباہ شدہ اشیائے خورد و نوش کی تخمینہ مالیت تقریباً 64,800 روپے ہے۔ معلومات کے مطابق، 25 اگست 2026 کو فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، لکھنؤ کے کمشنر اور امروہہ کے ضلع مجسٹریٹ کی ہدایات پر فوڈ سیفٹی آفیسر مسز میرا سنگھ نے گاؤں دم گڑھی میں مٹھائی کی دکانوں کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران دونوں اداروں سے 400 کلوگرام رسگلے فروخت کے لیے ملے۔ محکمہ خوراک کے مطابق رسگلوں میں مردہ مکھیاں اور شہد کی مکھیاں تیرتی ہوئی پائی گئیں۔ مزید برآں، مٹھائیوں سے آنے والی بدبو، غیر صحت بخش حالات اور اسٹیبلشمنٹ کے اندر گندگی کی بھی اطلاع ملی۔ فوڈ سیفٹی ٹیم نے موقع پر کارروائی کرتے ہوئے آلودہ اشیائے خورد و نوش کو تلف کر دیا۔ م

# اگنی ویر امیدواروں کو ری میڈیکل میں پاس کرانے کا جھانسہ، فرضی حوالدار گرفتار

بریلی، 26 اگست (یو این آئی) بریلی میں ملٹری انٹیلی جنس اور کینٹ پولیس نے اگنی ویر امیدواروں سے دھوکہ دہی کرنے والے ایک گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے خود کو فوج کا حوالدار ظاہر کرنے والے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم ری میڈیکل میں ناکام امیدواروں کو پاس کرانے کا جھانسہ دے کر ان سے 40 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک وصول کرتا تھا۔ سٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ مانوش پاریک کے مطابق ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع ملی تھی کہ کینٹ تھانہ علاقے میں ملٹری اسپتال کے قریب ایک شخص خود کو فوج کا حوالدار بتا کر اگنی ویر امیدواروں سے رقم وصول کر رہا ہے۔ اس اطلاع پر کینٹ پولیس اور ملٹری انٹیلی جنس کی ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار شخص کی شناخت لکھنؤ کے سیر پور تھانہ علاقے کی کرشن وہار کالونی کے رہنے والے راجیش تیواری کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے اس کے قبضے سے جعلی مہر، جعلی خط، موبائل فون اور امیدواروں کی معلومات پر مشتمل رجسٹر برآمد کیا ہے۔ اس کا ساتھی گجیندر سنگھ فرار ہے۔ پولیس کے مطابق موبائل فون کی جانچ میں 21 اگست کو انکت سنگھ چوہان نامی امیدوار کی یو پی آئی سے راجیش تیواری کو 40 ہزار روپے بھیجے جانے کا ثبوت ملا ہے۔ انکت کا نام ملزم کے قبضے سے برآمد رجسٹر میں بھی درج تھا۔ پوچھ گچھ میں سامنے آیا کہ ملزم ری میڈیکل میں پاس کرانے کے نام پر امیدواروں سے 40 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک مانگتا تھا۔ پولیس کے مطابق راجیش پہلے جبل پور میں فوجی بھرتی کی تیاری کرانے والی اکیڈمی چلاتا تھا، جہاں اس کی ملاقات گجیندر سنگھ سے ہوئی۔ دونوں نے امیدواروں کو فوج میں بھرتی اور ری میڈیکل میں پاس کرانے کا جھانسہ دے کر رقم بٹورنے کی سازش کی۔ پولیس کو راجیش کے موبائل سے گجیندر سنگھ کے ساتھ واٹس ایپ چیٹ بھی ملی ہے، جس میں امیدواروں کے ریفرل فارم اور رقم کے لین دین سے متعلق بات چیت سامنے آئی ہے۔

پوروتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس نمبر 07 سال 2026-27

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے مہر بند کھلا ٹینڈر بس صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر (سگنل اینڈ ٹیلی کمیونکیشن)، شمال مشرقی ریلوے، عزت نگر کے ذریعہ طلب کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار۔ 1، کاموں کی تفصیلات: عزت نگر ڈویژن میں نکوہی، شہباز نگر، گال، شاہ گڑھ اور پورنپور اسٹیشنوں پر Modified calling On اور Modified Point Detection Circuit کیلئے نصب Electronic Interlocking میں ریپلیسمنٹ اور سہرامئو اسٹیشن پر تیسری لوپ لائن کی تجویز کیلئے سگنل اینڈ ٹیلی کمیونکیشن سے متعلق کام۔ تخمینی لاگت: ₹-4,06,67,490.38، بیعانہ رقم: ₹-8,13,400/-، کام کی مدت تکمیل: 12 ماہ۔

ای-ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: مورخہ 15-09-2026 کو 11:00 بجے۔

تفصیلی معلومات ویب سائٹ http://www.ireps.gov.in پر اپلوڈ کر دیئے گئے ہیں۔

سبھی ضروری دستاویزات ای-ٹینڈر میں حصہ لینے کے وقت میں اپلوڈ کئے جانے چاہئیں۔

سینئر ڈویژنل سگنل و ٹیلی کمیونکیشن انجینئر، عزت نگر

CPRO/Signal-108

ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان پر ہرگز سفر نہ کریں۔

# کیا ایسے بنے گا 2047 تک وکست بھارت؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

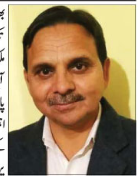

بھارت کو 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب آج ملکی سیاست اور پالیسی سازوں کا ایک اہم نعرہ ہے۔ آزادی کے سو سال مکمل ہونے پر بھارت کو ایک مضبوط، خوش حال، تعلیم یافتہ، خود کفیل اور روزگار سے بھرپور ملک دیکھنا یقیناً ہر ہندوستانی کی خواہش ہے۔ لیکن کسی ملک کی ترقی صرف بلند بانگ دعووں، تاریخی عظمت کے تذکروں یا مستقبل کے خوابوں سے نہیں ہوتی۔ ترقی کا راستہ آج کے مسائل کو حل کرنے سے نکلتا ہے۔ اگر موجودہ نسل کو معیاری تعلیم، مناسب روزگار، محفوظ مستقبل اور میرٹ پر آگے بڑھنے کے مواقع نہیں ملیں گے تو 2047 کا وکست بھارت محض ایک سیاسی نعرہ بن کر رہ جائے گا۔

نیتی آیوگ کی حالیہ رپورٹ Reimagining Skilling for Viksit Bharat @2047 اسی بنیادی سوال کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ترقی یافتہ بھارت کے لیے موجودہ تعلیم اور ہنرمندی کے نظام کو کس طرح تبدیل کیا جائے۔ رپورٹ میں اسکول کی سطح سے اسکل ڈیولپمنٹ، ڈیجیٹل اسکل پاسپورٹ، آئی ٹی آئی اور پولی ٹیکنک کو مقامی صنعتوں کی ضرورت کے مطابق بنانے اور خواتین کے لیے لچک دار تربیتی و روزگار کے مواقع پیدا کرنے جیسے اہم نکات پیش کیے گئے ہیں۔ مگر ان تجاویز کی کامیابی اس وقت ممکن ہے جب حکومت موجودہ تعلیمی، معاشی اور روزگار کے بحران کو سنجیدگی سے حل کرے۔

ترقی یافتہ ملک کی بنیاد مضبوط تعلیمی نظام ہوتا ہے۔ جس ملک کے اسکول کمزور ہوں، اس کے نوجوانوں کو معیاری تعلیم نہ ملے اور اعلیٰ تعلیم عام آدمی کی پہنچ سے دور ہوتی جائے، وہ ملک دیر پا ترقی نہیں کرسکتا۔ آج سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ہر بچے کو یکساں اور معیاری تعلیم مل رہی ہے؟ ایک طرف نجی اسکول جدید سہولتوں، ٹیکنالوجی اور بہتر تعلیمی ماحول کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، دوسری طرف بہت سے سرکاری اسکول بنیادی سہولتوں، اساتذہ اور طلبہ کی مناسب تعداد سے محروم ہیں۔ بعض مقامات پر اسکولوں کو بند یا ضم کیا جارہا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ نقصان غریب اور دیہی خاندانوں کے بچوں کو ہوتا ہے، کیونکہ ان کے لیے قریبی سرکاری اسکول ہی تعلیم کا سب سے اہم ذریعہ ہوتا ہے۔

تعلیم سے کوئی محروم نہ رہے اس کے لیے 2002 میں 86 ویں آئینی ترمیم کے ذریعہ دفعہ 21 اے جوڑ کر تعلیم کو بنیادی حق بنایا گیا تھا۔ یہ قانون یکم اپریل 2010 میں لاگو ہوا۔ جس کے بعد اسکولوں میں بچوں کا اندراج 98 فیصد پہنچا، لاکھوں بچے تعلیم کے دائرہ میں آئے۔ لیکن 'لرننگ ڈیفیسٹ' یعنی سیکھنے کی کمی بنی رہی۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے کے بجائے نجی اسکولوں پر توجہ دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں تعلیم دن بدن مہنگی ہوتی چلی گئی۔ نیتی آیوگ کے مطابق گزشتہ ایک دہائی میں 94000 اسکول یا تو بند ہوئے یا انہیں ضم کر دیا گیا۔ جس سے محروم طبقات کے لیے تعلیم تک پہنچ کا سوال اور سنگین ہوگیا ہے۔

ملک کے دور دراز علاقوں تک تعلیم کی پہنچ بڑھانے کی کوششیں پیچھے چھوٹتی جارہی ہیں۔ سرکاری اسکولوں کے داخلہ میں بھی چھ فیصد کی کمی آئی ہے۔ 2015-14 میں سرکاری اسکولوں کی تعداد 11.07 لاکھ تھی جو 2025-24 میں گھٹ کر 10.13 لاکھ رہ گئی ہے۔ پورے ملک میں چھوٹے بچے اپنے اسکول کو بند یا ضم کرنے کے خلاف اور اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے سڑک جام یا احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کی باتوں پر سنجیدگی سے توجہ دینے کے بجائے سرکاری کارندے اور بھکت میڈیا بچوں کو کسی کے ذریعہ بہکایا ہوا بتا رہے ہیں۔ اسکولوں کو بند کرنا یا کمزور کرنا دراصل غریب خاندانوں کے تعلیمی امکانات کو محدود کرنا ہے۔ اگر کہیں طلبہ کی تعداد کم ہے تو اسکول بند کرنے کے بجائے وہاں معیار بہتر بنانے کے ساتھ بچوں کو راغب کرنے کی پالیسی بنائی جائے۔ ہر اسکول میں تربیت یافتہ اساتذہ، لائبریری، لیبارٹری، کھیل کا میدان، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور مناسب تعلیمی ماحول دستیاب ہو۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک حکومت تعلیم پر خرچ کو بوجھ کے بجائے سرمایہ کاری نہ سمجھے۔ تعلیم محض امتحان پاس کرنے کا نام نہیں بلکہ سوچنے، سوال کرنے، تحقیق کرنے اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا عمل ہے۔

تعلیم کے ساتھ امتحان کے نظام کو بھی بہتر بنا ضروری ہے۔ بچے امتحان کی تیاری میں اپنا پورا جی جان لگا دیتے ہیں اگر ایسے میں پیپر لیک ہوجائے، امتحان منسوخ ہوجائے یا میرٹ کے بجائے سفارش اور دھاندلی کامیابی کا راستہ بن جائے تو صرف ایک امتحان متاثر نہیں ہوتا، ایک پوری نسل کا اعتماد ٹوٹ جاتا ہے۔ نیٹ و دیگر مقابلہ جاتی امتحانات اور سرکاری ملازمتوں سے متعلق امتحانی بے ضابطگیوں نے اس مسئلے کو قومی بحث کا موضوع بنا دیا ہے۔ طلبہ اور ان کے والدین کا احتجاج اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوان اب اپنے مستقبل کے بارے میں خاموش رہنے کو تیار نہیں۔

2047 کا بھارت بنانے کے لیے سب سے پہلے امتحانی نظام کو قابل اعتماد بنانا ہوگا۔ سوال ناموں کی حفاظت، امتحانی مراکز کی نگرانی، ڈیجیٹل سکیورٹی، شفاف نتائج، شکایات کے فوری ازالے اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی ضروری ہے۔ امتحان ایسا ہونا چاہیے جس میں طالب علم کو یقین ہو کہ اس کی محنت ہی اس کی کامیابی کا اصل ذریعہ بنے گی۔ تعلیم کے ساتھ روزگار کا سوال بھی اہم ہے 2014 میں ہر سال دو کروڑ روزگار پیدا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ آج روزگار کے اعداد وشمار اور نوجوانوں کی صورت حال اس وعدے کی کامیابی پر سوال اٹھاتے ہیں۔ نیتی آیوگ کی رپورٹ کے مطابق 15 سے 29 برس کی عمر کے تقریباً 8.7 کروڑ نوجوان نہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نہ روزگار میں ہیں اور نہ کسی تربیتی پروگرام کا حصہ ہیں۔ ان میں خواتین کی بڑی تعداد گھر کے کاموں میں مصروف ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح بھی تشویش ناک ہے۔

حکومت کو روزگار کے لیے صرف سرکاری نوکریوں پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ مینوفیکچرنگ، زراعت، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں، تعمیرات، خدمات، ٹیکنالوجی، سیاحت، صحت، تعلیم اور گرین اکانومی میں بڑے پیمانے پر روزگار پیدا کرنا ہوگا۔ کاروبار شروع کرنے والے نوجوانوں کے لیے آسان قرض، تربیت، مارکیٹ تک رسائی اور قانونی سہولتیں بھی ضروری ہیں۔ نیتی آیوگ کی رپورٹ کا ایک اہم پہلو اسکل ڈیولپمنٹ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آنے والی معیشت میں صرف ڈگری کافی نہیں ہوگی۔ نوجوانوں کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، سائبر سکیورٹی، جدید زراعت، صحت، تعمیرات اور مختلف صنعتی شعبوں کی عملی مہارتیں حاصل کرنا ہوں گی۔ لیکن ہنرمندی کے نام پر صرف سرٹیفکیٹ تقسیم کرنا مسئلے کا حل نہیں۔ تربیت ایسی ہونی چاہیے جو حقیقی روزگار سے جڑی ہو۔ آئی ٹی آئی اور پولی ٹیکنک ادارے مقامی صنعتوں کے ساتھ جوڑے جائیں۔ مثلاً جس علاقے میں ٹیکسٹائل صنعت ہے وہاں ٹیکسٹائل سے متعلق تربیت، جہاں آٹو موبائل صنعت ہے وہاں آٹو موبائل ٹیکنالوجی اور جہاں جدید زراعت کے امکانات ہیں وہاں زرعی ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ خواتین کو صرف قانون ساز اداروں میں ریزرویشن دینے سے کام نہیں چلے گا۔ ان کی ایسی تربیت ہونی چاہیے جو انہیں ملک کی معیشت میں حصہ دار بنا سکے۔ اگر بھارت اپنی نصف آبادی کی صلاحیت کو پوری طرح استعمال نہیں کرتا تو ترقی کا خواب ادھورا رہے گا۔

2047 کے بھارت کی تصویر صرف تیز رفتار ٹرینوں، ایکسپریس ویز، بلند عمارتوں اور ڈیجیٹل سہولتوں سے مکمل نہیں ہوگی۔ ترقی یافتہ ملک وہ ہے جہاں عام شہری کو معیاری تعلیم، صحت، روزگار، سماجی تحفظ، صاف پانی، محفوظ ماحول اور انصاف تک رسائی حاصل ہو۔ اگر ایک طرف جدید شہر ہوں اور دوسری طرف کروڑوں نوجوان روزگار کی تلاش میں بھٹک رہے ہوں، تو یہ متوازن ترقی نہیں۔ اگر مصنوعی ذہانت کے مراکز قائم ہوں لیکن سرکاری اسکول میں استاد نہ ہو، تو ترقی کا ماڈل سوال طلب ہوگا۔ اگر عالمی سطح پر بڑی معیشت بننے کا دعویٰ ہو لیکن ایک غریب خاندان اپنے بچے کی تعلیم کے اخراجات برداشت نہ کر سکے، تو ہمیں ترقی کے مفہوم پر دوبارہ غور کرنا ہوگا۔

2047 ابھی اکیس برس دور ہے، لیکن ایک نسل کی زندگی میں یہ مدت بہت طویل نہیں۔ آج اسکول میں پڑھنے والا بچہ 2047 میں ملک کی معیشت کا حصہ ہوگا۔ آج امتحان کی تیاری کرنے والا نوجوان اس وقت ملک کا ماہر، استاد، سائنس دان، صنعت کار یا سرکاری افسر ہوسکتا ہے۔ اس لیے 2047 کی بنیاد آج کے اسکول، آج کی یونیورسٹی، آج کے امتحان اور آج کے روزگار بازار میں رکھی جائے گی۔ حکومت کو مستقبل کے خواب دکھانے کے ساتھ حال کے سوالوں کا جواب بھی دینا ہوگا۔ پیپر لیک کو روکنے، مقابلہ جاتی امتحانات کو شفاف بنانے، سرکاری اسکولوں کو مضبوط کرنے اور بند کیے گئے اسکولوں کے فیصلوں کا از سر نو جائزہ لینا چاہیے، عام تک آدمی تعلیم کی پہنچ اور نوجوانوں کے لیے بڑے پیمانے پر باعزت روزگار پیدا کئے جائیں۔

2047 کا ترقی یافتہ بھارت نعروں سے نہیں، آج کے درست فیصلوں سے بنے گا۔ حکومت نوجوانوں کو صرف مستقبل کے خواب دکھانے کے بجائے ان کے موجودہ مسائل حل کر، تعلیم کو ترجیح دے، امتحانات کو شفاف بنائے، ہنرمندی کو حقیقی روزگار سے جوڑے اور سرکاری تعلیمی نظام کو مضبوط کرے تو 2047 تک بھارت کے ترقی یافتہ بننے کی امید کی جاسکتی ہے۔ ورنہ 2047 کا خواب کاغذ پر تو بہت خوب صورت ہوگا، مگر اس کے نیچے نوجوانوں کے سوالات لکھے رہیں گے۔

9810371907

# خوفزدہ سرکار کے کانپتے پینترے

ڈاکٹر سلیم خان

وزیر اعظم نے اپنی بگڑتی ہوئی شبیہ کو تباہ ہونے سے بچانے کے لیے جنتر منتر تحریک کے دوران از خود ایک ویڈیو بنا کر اپنا مذاق بنوالیا۔ اس ویڈیو میں وزیر اعظم کو احتجاج کرنے والے طلبہ و طالبات پر تشدد کا ذرہ برابر دکھ نہیں تھا۔ مودی جی نے خود کو اور آنجہانی والدہ کو دی جانے والی گالیوں پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم کا خود کو نان بایولوجیکل کہنا بذات خود والدہ کے وجود کا انکار یا توہین ہے۔ مودی مظاہرین کو معاف کر دیا جبکہ انہیں تشدد کا شکار طلبا سے معافی مانگنی چاہیے تھی۔ اس طرح ایک دیوہیکل کھوکھلی شبیہ کے پاش پاش ہونے کا جو آغاز چھپّن انچ کا چھوٹا بندر، بال نریندر بال نریندر پر اختتام پذیر ہوا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی معافی کے بعد بھی ان کے بھگتوں اور انتظامیہ کا دل نہیں پسیجا۔ انہوں نے وزیر اعظم کے معافی نامہ کو ماننے سے صاف انکار کر کے نعرہ لگانے والی 15 رسالہ طالبہ کے خاندان کو مسلسل ہراساں کرتے رہے یہاں تک کہ اس کی بیوہ ماں کو اپنی بیٹی کے ساتھ نوئیڈا کا کرائے کا گھر چھوڑنا پڑا۔ اس کی والدہ کا کہنا ہے کہ بیٹی اپنی غلطی تسلیم کر چکی ہے، لیکن پولیس کی آمدورفت اور لوگوں کے دباؤ نے ان کی معمول کی زندگی کو شدید متاثر کیا ہے اس لیے وہ نقل مکانی پر مجبور ہے۔ ان کے پاس فی الحال اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی بات اگر ان کی ناک نیچے بھگت اور انتظامیہ نہ مانے تو ان کا رعب داب کہاں رہا؟

دسویں جماعت میں زیر تعلیم ایک ایسی یتیم طالبہ کو پولیس اور نامعلوم افراد کے ذریعہ مسلسل ان کے گھر آ کر ڈرانا نہایت شرمناک ہے۔ خاص طور پر ایسے میں جبکہ وہ اپنی غلطی پر معذرت کر چکی ہو اور وزیر اعظم بھی اسے معاف کر چکے ہوں۔ اس لڑکی کے والد 2019ء کے اندر ایک حادثے میں انتقال کر گئے تھے۔ اب اس کی پرورش تنہا ماں ٹیوشن کر کے کرتی ہے۔ ان کا چھوٹا بیٹا اپنے دادا دادی کے ساتھ رہتا ہے۔ مودی بھگتوں نے دباؤ ڈال کر اس طالبہ کی ایک ویڈیو جاری کروائی جس میں اس لڑکی نے معافی مانگتے ہوئے کہا تھا کہ یہ اس کی "پہلی اور آخری غلطی" تھی اور وہ احتجاج میں موجود بعض گروہوں کے بہکاوے میں آگئی تھی۔ ویڈیو میں وہ کہتی ہے، "میں احتجاجی مقام پر موجود تھی، جہاں کئی گروہ وزیر اعظم مودی کے خلاف نازیبا زبان استعمال کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر اکسا رہے تھے۔ مجھے اپنے الفاظ پر اتنی شرمندگی ہے کہ میں کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھ سکتی۔ میں پورے ملک سے معافی مانگتی ہوں۔ یہ میری پہلی اور آخری غلطی ہے۔"

اس ویڈیو کے باوجود سیاہ گاڑیوں میں اتر پردیش پولیس اور دیگر بدمعاش اس کے گھر برابر چکر لگاتے رہے۔ اس معاملے میں جو زیرو ایف آئی آر درج کی گئی اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یوگی کی ڈبل انجن سرکار کیسے کام کرتی ہے؟ ایف آئی آر میں لڑکی کی پیدائش کا سال 1994ء درج کیا گیا جبکہ اس کی والدہ کے مطابق ان کی بیٹی صرف 15 ربرس کی ہے اور 2011ء میں پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، "میری شادی 2010ء میں ہوئی تھی۔ میری بیٹی 2011ء میں اور بیٹا 2014ء میں پیدا ہوا۔ وہ ابھی صرف ایک نابالغ بچی ہے۔ براہِ کرم اسے معاف کر دیں اور ہمیں بھی دوسرے لوگوں کی طرح سکون سے جینے دیں۔" والدہ نے مزید کہا، "اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی، لیکن وہ معافی مانگ چکی ہے۔ وزیر اعظم بھی اسے معاف کر چکے ہیں۔" سوال یہ ہے کہ اب اس مقدمہ کو ختم کرنے کے بجائے نوئیڈا سے دہلی کیوں منتقل کیا گیا؟ کہیں اس کا مقصد یوگی کے بجائے شاہ کی دہلی پولیس کو ہراساں کرنے کا موقع دینا تو نہیں ہے۔

مودی سرکار کا یہ ڈرانا دھمکانا اس بات کا کھلا ثبوت ہے جنتر منتر کا خوف سرکار کے اعصاب پر بری طرح سوار ہے اور ڈری ہوئی سرکار بیوہ ماں اور یتیم بچی کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ نوئیڈا پولیس نے اس طالبہ کے احتجاجی نعرے کو وزیر اعظم کی توہین سمیت عوامی فساد پھیلانے کا ذریعہ کیوں سمجھا یہ تو وہی بتا سکتی ہے یا یوگی بابا بتا سکتے ہیں کیونکہ ان کی بات کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا۔ اس لڑکی کے خلاف ہتکِ عزت سے متعلق دفعات بھی لگائی گئی ہیں جبکہ عوام کی نظر میں اس حکومت کی کوئی عزت و وقعت نہیں بچی ہے۔ دہلی پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے نہ تو باقاعدہ ایف آئی آر درج کی ہے اور نہ ہی زیرو ایف آئی آر کو معمول کی ایف آئی آر میں تبدیل کیا ہے۔ اس کے مطابق ممکن ہے اس مقدمے کو مزید آگے بڑھایا ہی نہ جائے کیونکہ لڑکی معافی مانگ چکی ہے، تاہم ابھی قانونی رائے حاصل کی جا رہی ہے۔ لوگ تو اس خوش فہمی کا شکار کر دیئے گئے تھے کہ فی الحال وزیر اعظم قانون سے بالاتر ہیں۔ ایوان پارلیمان کے اندر بی جے پی ارکان پارلیمان بے حیائی کے ساتھ اس کا اعلان بھی کرتے رہے ہیں مگر ایک یتیم بچی نے یہ راز کھول دیا کہ مودی اگر کسی کو معاف کر دیں تب بھی ماہرین قانون کی رائے لیے بغیر اس کی خلاصی ممکن نہیں ہے۔

یہ حکومت کی وعدہ خلافی ہے۔ احتجاج ختم کراتے وقت تو یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ کسی کے خلاف مقدمہ نہیں ہوگا مگر اب وہ اپنے عہد سے پھر گئی۔ سرکار کے اشارے پر احتجاج کے سلسلے میں دہلی پولیس اب تک تقریباً 13 رمقدمات درج کر چکی ہے۔ ان میں فساد، اقدامِ قتل اور سرکاری ملازمین پر ڈیوٹی کے دوران حملے جیسے الزامات شامل ہیں۔ اب دہلی حکومت یہ بہانہ بنا رہی ہے کہ جن طلبہ نے پرامن انداز میں احتجاج کیا اور کسی تشدد میں ملوث نہیں تھے، ان کے خلاف تو کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ البتہ ایسے افراد کے خلاف کارروائی ہوگی جن کا مجرمانہ ریکارڈ موجود ہے یا جو احتجاج کے دوران امن و امان خراب کرنے کے ارادے سے وہاں داخل ہوئے تھے یعنی تعذیب کا ایک چور دروازہ کھول دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق مختلف آئینی عہدوں پر فائز شخصیات کے خلاف مبینہ توہین آمیز مواد کی تحقیقات بدستور جاری ہیں۔ دہلی پولیس کے سائبر سیل نے وزیر اعظم اور دیگر آئینی عہدیداروں کے خلاف مختلف سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے کی گئی مبینہ توہین آمیز پوسٹوں کے سلسلے میں الگ مقدمہ درج کر رکھا ہے، جس کی تفتیش جاری ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مگر مچھ کے آنسو بہانے والوں کے دل میں بغض و عناد کی آگ اب بھی جل رہی ہے اور وہ انتقام لینے کے لیے موقع کی تاک میں ہیں۔

یوگی اور شاہ کی پولیس بے قصور لوگوں پر ایف آئی آر درج کرنے میں تو بہت تیز ہے مگر جب کسی مظلوم کی جانب شکایت درج کرنے کا موقع آتا ہے تو اس کی نانی مرجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساحل لوچپ اپنی ایف آئی آر درج کروانے کے لیے نہ صرف اپنے والد دیپک اور والدہ جیوتی بلکہ راہل گاندھی سمیت پرینکا گاندھی، جے رام رمیش، وویک تنکھا، سپریہ شرینیت اور پارٹی کے متعدد سینئر رہنماوں کو ساتھ لانا پڑا۔ اس کے باوجود پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس (نئی دہلی) کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس سچن شرما نے اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ بس پھر کیا تھا سارے کانگریسی پولیس اسٹیشن کے باہر دھرنے پر بیٹھ گئے۔ راہل گاندھی نے اعلان کر دیا کہ "۶ رمہینے بھی ایف آئی آر درج نہیں ہوگی تو میں ۶ رمہینے یہیں پولیس اسٹیشن کے باہر بیٹھا رہوں گا۔" یہ سن کر پولیس اور انتظامیہ کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ مودی سرکار کا پورا نظام ہل گیا اور وزیر داخلہ امیت شاہ کے ماتحت کام کرنے والی دہلی پولیس کو مجبوراً ساحل لوچپ کی انفرادی ایف آئی آر درج کرنا پڑا۔

سرکاری اسپتال کی رپورٹ میں 19 رسالہ ساحل کے بارے میں یہ تفصیل موجود ہے کہ پیلٹ گن کے چھروں سے اس نے اپنی ایک آنکھ کی بینائی گنوا دی ہے۔ ان کے دل سے انتہائی قریب۔ اور اب بھی کچھ ایسے چھرے پیوست ہیں کہ جنہیں نکالنے سے جان کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ ان ساری معلومات کے باوجود پولیس افسر کہہ رہے تھے کہ اوپر سے احکامات ہیں، اس لیے ایف آئی آر درج نہیں کی جاسکتی لیکن راہل اڑ گئے کہ جب تک ایف آئی آر درج نہیں ہوگی، ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے۔" انہوں نے کہا، "ہمارا واحد مطالبہ ایف آئی آر اور تفتیشی افسر کا نام ہے۔ ہم صرف انصاف مانگ رہے ہیں۔" راہل گاندھی نے حکومت پر الزام لگایا کہ ایک نوجوان پر گولی تو چلائی جاتی ہے، لیکن "امیت شاہ کی وزارت کے ماتحت دہلی پولیس متاثر کو انصاف نہیں دے رہی ہے۔" راہل گاندھی نے سوال کیا کہ "اسپتال کی رپورٹ کے باوجود اگر پولیس کہتی ہے کہ اس نے پیلٹ گن نہیں چلائی تو آخر کس نے چلائی؟ آئین اور آئینی حقوق کو پامال کیا جارہا ہے۔ امیت شاہ جی، آپ انصاف سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں؟ یہ خوف ظاہر کرتا ہے کہ آپ اپنے جرم کا اعتراف کر رہے ہیں۔" حزب اختلاف کے رہنما کا ۶ رگھنٹوں تک ایک ایف آئی آر کے لیے جدو جہد کرنا بتاتا ہے ملک میں قانون کی بالادستی ختم ہوچکی ہے۔ یہ واقعات مودی اور شاہ کے دور حکومت پر ایک ایسا بدنما کلنک ہیں جنہیں مٹانا ممکن نہیں ہے۔ ☆☆☆

## ماضی کبھی مستقبل سے نہیں لڑسکتا

ہندوستان کی اقتصادیات اور معاشیات پر گفتگو بہت ہوتی رہتی ہے اور گفتگو رنے والے اگر حزب اقتدار سے ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ ملک معاشی آسمنا کو چھو رہا ہے اور اگر حزب اختلاف سے ہوں تو ایسا لگا ہے کہ ملک پوری طرح سے کنگال ہو چکا ہے اور اب اسے کے پاس تن کے کپڑے بھی نہیں بچے ہیں۔ کچھ تجزیہ نگار ہیں جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی بھی کر دیتے ہیں دونوں طرح کی تجزیاتی رپورٹوں کا۔ ہم نے ب ھی اس پر بات بہت کی ہے اور آگے بھی جاری رہے گی لیکن آج جی چاہتا ہے کہ ابت تھوڑی سی بات موجودہ سیاست کی اسور اس کے رویوں کی بھی کی جائے اور دیکھا جائے کہ ہم سیاسیات کے اخلاقیات کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ آج کل ایک عام ڈھرا ہے کہ اپنی ناکامیوں کو سابقہ حکومتوں اور سابقہ لیڈروں کے سر منڈھ دیا جائے جبکہ موجودہ حکومت لگاتار اپنے تیسرے دورا قتدار سے گذر رہی ہے۔ دوسری طرف اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی کی مقبولیت کا گراف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ بڑھتا گراف مستقبل میں حکومت سازی میں کتنا معاون ہو سکے گا یہ کہا نہیں جاسکتا کہ انتخابات جی تتنے کی حکمت عملی اب پہلے بہت بدل چکی ہے۔ جس میں صرف آپ کی مقبولیت ہی سب کچھ نہیں ہوتی بلہ یہ دیکھا جات اہے کہ آپ چیزوں کو کیسے مینج کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب پارٹیاں اسیے دماغوں کو ہائر کرتی ہیں جو حکمت عملی بنانے اور اس کے نفاذ میں مہارت رکھتے ہیں/ پی کے اس کی روشن مثال ہیں۔

جہاں تک راہل گاندھی کا تعلق ہے تو ان کا سیاسی موقف بالکل واضح ہے۔ وہ خود کو ہندوستانی آئین کے محافظ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ 'بھارت جوڑو یاترا' کے دوران اپنی تقریروں میں وہ آئین کی کتاب ہمیشہ اپنے ہاتھ میں رکھتے، اس چیز کی علامت کے طور پر جس کے بارے میں وہ مانتے ہیں کہ وہ خطرے میں ہے۔ ان کا پیغام سیدھا لیکن مؤثر ہے ان کی س وچ ہے کہ مساوات، انصاف اور بھائی چارہ کی آئینی گارنٹیوں کو منصوبہ بند طریقے سے کمزور کیا جا رہا ہے، اور تمام شہریوں کو ان کے تحفظ کے لیے آگے آنا چاہیے۔ ان کی پوری سیاست اسی کے ارد گھومتی ہے۔ ان کی باتوں میں موجود ایمانداری نوجوانوں کو متاثر کرتی ہے۔ جب وہ نوجوانوں کے مسائل اٹھاتے ہیں، انہیں زور و شور سے پیش کرتے ہیں، تو نوجوانوں کو وہ اپنے جیسے لگتے ہیں، وہ انہیں اپنا ساتھی سمجھتے ہیں۔ حال ہی میں 'جین-زی' مظاہرین بھی اس کی تصدیق کریں گے۔ ناپ تول کر اور گھسی پٹی باتیں کرنے والے پرانے رہنماؤں کے برعکس راہل گاندھی نے کھل کر اور بار بار آر ایس ایس-بی جے پی کو نشانہ بنایا ہے اور ان پر جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کا الزام لگایا ہے۔ جبکہ اتر پردیش تک محدود رہنے والے اکھلیش اتنی کھل کر بات نہیں کرتے ان کے دل میں کہیں نہ کہیں یہ چور بیٹھا ہے کہ کہیں ہندوان کے مخالف نہ ہو جائیں۔ جب کہ طلبا سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "یہ آر ایس ایس، بی جے پی اور ان کے ذریعے مقرر کیے گئے لوگوں کی ملی بھگت ہے، اور ان پر ہندوستان کے تعلیمی نظام کو برباد کرنے کا الزام لگایا۔ اس نسل کے لیے جو مودی حکومت کے دور میں اقتدار کے مرکزیت اختیار کرنے کو دیکھتے ہوئے بڑی ہوئی ہے، ایسی صاف اور براہ راست بات سننا اچھا لگتا ہے۔

راہل گاندھی کے سیاسی سفر میں 'بھارت جوڑو یاترا' ایک اہم موڑ ثابت ہوئی۔ 7 ستمبر 2022 سے 30 جنوری 2023 تک، انہوں نے کنیا کماری سے سری نگر تک 4,000 کلومیٹر سے زیادہ کی پیدل یاترا کی، جس میں 12 ریاستیں اور 2 مرکز کے زیر انتظام خطے شامل تھے۔ یہ یاترا لوگوں سے براہ راست جڑنے کا ایک کھلا تجربہ تھا۔ اپنے سیاسی طرزِ عمل میں راہل گاندھی ہمیشہ مظلوم اور حاشیے پر پڑے لوگوں کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ کسانوں کے وہ کسانوں کے ساتھ کھڑے رہے۔ یہ اس تحریک کی بھرپور حمایت تھی جسے دبانے کی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔ منی پور کی بات کریں، تو راہل نے راحت کیمپوں کا دورہ کیا اور پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر کہا کہ "ہمارے وزیر اعظم وہاں نہیں گئے۔ وزیر اعظم منی پور کو ہندوستان کا حصہ نہیں مانتے۔ جب ہندوستانی پہلوان برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف احتجاج کر رہے تھے تب راہل نے پہلوانوں سے بات چیت کی اور انصاف کی ان کی لڑائی کے تئیں اپنی حمایت کا اظہار کیا۔ حال ہی میں، جب پورے ہندوستان میں طلبا نیٹ-یو جی پیپر لیک کو لے کر سڑکوں پر اترے تو وہ پھر ان کے ساتھ کھڑے نظر آئے۔

مودی کے دور میں بڑی ہوئی ہندوستان کے نوجوان ایسے ملک میں بڑے ہوئے ہیں جہاں بے روزگاری عروج پر ہے، پیپر لیک عام بات ہے اور بہتر مستقبل کی امید کم سے کم نظر آتی ہے۔ انہوں نے دیکھا ہے کہ نظام نے انہیں کس طرح مایوس کیا ہے اس لئے انہیں ایسے شخص کی تلاش ہے جو اس نظام کا حصہ بننے سے انکار کر دے۔ اور انھیں راہل گاندھی میں وہ شخص دکھائی دینے لگا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ان کی پارٹی کانگریس پر اکثر مضبوط تنظیمی ڈھانچہ نہ بنا پانے کا الزام لگتا رہا ہے، اور یہ بھی واضح نہیں ہے کہ راہل گاندھی کی ڈیجیٹل اور احتجاج پر مبنی مہم اپوزیشن کو جیت دلانے والی مضبوط طاقت کے طور پر تیار کر پائے گی یا نہیں۔ پھر بھی یہی وہ شخص ہے جو کہتا ہے "گزرا ہوا کل کبھی بھی آنے والے کل سے نہیں لڑسکتا۔" لاکھوں نوجوان ہندوستانیوں کے لیے، یہ صرف ایک نعرہ نہیں، بلکہ ان کے ارادے کا اظہار ہے۔

# غلط گنتی کی مہم: نئی مردم شماری پر سوالات کیوں اٹھ رہے ہیں؟

گنیش دیوی

اب سے تقریباً نو ماہ بعد طویل عرصے سے زیرِ التوا مردم شماری کا ملک گیر عمل مکمل ہو چکا ہوگا۔ یکم اکتوبر 2026 سے یہ مہم مغربی ہمالیائی علاقوں، جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ، سے شروع ہوگی اور فروری 2027 تک ملک کے باقی حصوں کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس مردم شماری کی مدت ہی نہیں، بلکہ اس کا پورا طریقۂ کار اور اس سے حاصل ہونے والے ممکنہ نتائج بھی کئی سنجیدہ سوالات پیدا کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اس کی مدت پر غور کرنا چاہیے۔ اقوام متحدہ کی سفارش ہے کہ مردم شماری ہر دہائی کے صفر والے سال، مثلاً 2020، میں مکمل کی جائے اور اس کے اعداد و شمار اگلے سال، یعنی 2021، میں دستیاب ہوں، تاکہ مختلف ملکوں اور ادوار کے اعداد و شمار کا باہمی تقابل آسان ہو سکے۔ ہندوستان میں 1871 سے 2011 تک مردم شماری باقاعدگی سے دہائی کے پہلے سال میں ہوتی رہی ہے۔ کووڈ-19 وبا کے باعث 2021 کی مردم شماری ملتوی ہوئی تو اصولی طور پر دو راستے موجود تھے: یا تو اسے کچھ تاخیر کے ساتھ 2023 تک مکمل کر کے 2021 کی مردم شماری ہی تصور کیا جاتا، یا پھر اگلی مردم شماری 2031 تک ملتوی کی جاتی۔ اس کے بجائے 2026 میں مردم شماری کرانے اور یکم مارچ 2027 کو اس کی حوالہ تاریخ مقرر کرنے کا فیصلہ اس قائم شدہ روایت سے انحراف ہے جس کے پیچھے مضبوط شماریاتی منطق موجود تھی۔ حکومت نے اس تبدیلی کی کوئی واضح وجہ نہیں بتائی ہے۔ تاہم اس کا ایک ممکنہ سبب سیاسی طور پر اہم ہے۔ قانون کے تحت پارلیمانی حلقوں کی از سر نو حد بندی اور لوک سبھا میں نشستوں کی تعداد میں ممکنہ تبدیلی مردم شماری کے اعداد و شمار سے جڑی ہوئی ہے۔ اس لیے نئی مردم شماری محض آبادی گننے کی مشق نہیں، بلکہ ملک کے مستقبل کے سیاسی نقشہ پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہے۔

آئین کی ساتویں فہرست میں وفاقی فہرست کی دفعہ 69 کے تحت مردم شماری مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ مردم شماری ایکٹ 1948 بھی اس عمل کے لیے قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگرچہ عملی سطح پر ریاستی حکومتیں اس پورے عمل میں انتظامی تعاون کرتی ہیں، لیکن مردم شماری کے بنیادی فیصلے مرکز کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس پورے عمل کی شفافیت، سوالنامہ کی ساخت اور اعداد و شمار کے معیار پر پہلے ہی سنجیدہ بحث ضروری ہے۔ سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ ذات کی گنتی کا ہے۔ حکومت نے مردم شماری میں ذات سے متعلق اعداد و شمار شامل کرنے کا اعلان کیا ہے، لیکن اگر سوال کا ڈھانچہ مناسب نہ ہو تو یہ پورا عمل اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام ہوسکتا ہے۔ ہندوستان میں آخری مکمل ذات پر مبنی مردم شماری 1931 میں ہوئی تھی۔ اب اگر ذات کی شناخت کے لیے پہلے ایس سی، ایس ٹی یا 'دیگر' جیسی وسیع کیٹیگری منتخب کرنے اور پھر اپنی ذات کا نام درج کرنے کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تو ہزاروں مختلف نام سامنے آسکتے ہیں۔ ان ناموں کی یکساں اور سائنسی درجہ بندی ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ایسا ڈیٹا تیار ہونے کا خدشہ ہے جس میں ذاتوں کے نام تو بے شمار ہوں، لیکن ان کا قابلِ اعتماد شماریاتی تجزیہ مشکل ہو جائے۔ ذات کی گنتی کا مقصد محض نام جمع کرنا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ایسا قابلِ استعمال ڈیٹا تیار کرنا ہونا چاہیے جو سماجی، تعلیمی اور معاشی پالیسی سازی میں مدد دے سکے۔

یہ مسئلہ ڈی نوٹیفائیڈ (مجرم قبائل کی فہرست سے آزاد کی گئی) اور خانہ بدوش برادریوں کے معاملے میں مزید سنگین ہو جاتا ہے۔ برطانوی حکومت نے 1871 کے 'کرمنل ٹرائبس ایکٹ' کے تحت متعدد برادریوں کو 'موروثی مجرم' قرار دے دیا تھا۔ انہیں نگرانی اور پابندیوں کے تحت رکھا گیا اور ان کی نقل و حرکت تک محدود کر دی گئی۔ آزادی کے بعد یہ نوآبادیاتی قانون ختم ہوا اور ان برادریوں کو آزاد قرار دیا گیا، لیکن قانونی داغ ختم ہونے کے باوجود سماجی اور ادارہ جاتی تعصبات پوری طرح ختم نہیں ہوئے۔ آج بھی ان برادریوں کی آبادی، تنوع اور سماجی صورت حال کے بارے میں قابلِ اعتماد اور تازہ اعداد و شمار کی کمی ہے۔ اگر نئی مردم شماری میں ان کی الگ اور واضح شناخت کے لیے مناسب سوال شامل نہ کیا گیا تو ایک تاریخی طور پر نظر انداز شدہ آبادی ایک بار پھر اعداد و شمار کے حاشیے پر چلی جائے گی۔

ذات کے دو مرحلوں والے سوال کے ذریعے ان سے پہلے ایس سی، ایس ٹی یا 'دیگر' میں سے ایک انتخاب کرایا جائے اور پھر نٹ، مداری، بنجارہ یا کسی دوسری شناخت کا نام درج کرنے کو کہا جائے تو اس سے ان برادریوں کی حقیقی آبادی اور اندرونی تنوع کی مکمل تصویر سامنے آنا مشکل ہوگا۔ اگر 2011 کی مردم شماری کے مقابلے میں سوالات کی تعداد بڑھا کر 40 کی جاسکتی ہے تو ایک ایسا سوال شامل کرنا بھی ممکن تھا جس کے ذریعے ڈی نوٹیفائیڈ برادریاں اور خانہ بدوش برادریوں کی شناخت زیادہ درست انداز میں درج کی جاسکتی۔ مذہب سے متعلق سوال بھی کم پیچیدہ نہیں ہے۔ ہندوستان کی سماجی حقیقت کئی سطحوں پر ایک دوسرے میں گھلی ہوئی ہے۔ خاص طور پر بعض قبائلی اور خانہ بدوش برادریوں میں ایک ہی خاندان کے افراد مختلف مذہبی شناختیں اختیار کر سکتے ہیں یا ایک سے زیادہ مذہبی روایات سے وابستہ ہو سکتے ہیں۔ کال بیلیا، مداری، گروڑی، بہروپیے اور گڈیا لوہار جیسی بعض برادریوں میں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ سرحدی علاقوں اور شمال مشرق کی بعض برادریوں میں بھی مذہبی شناخت ہمیشہ ایک واضح خانے میں فٹ نہیں بیٹھتی۔

اگر مردم شماری کا سوالنامہ ہر شخص کو صرف ایک مذہب منتخب کرنے پر مجبور کرتا ہے تو ایسی پیچیدہ سماجی حقیقت لازماً سادہ خانوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ مردم شماری ہندوستانی معاشرے کی حقیقی مذہبی گونا گونی کے بجائے انتظامی طور پر بنائے گئے زمروں کی تصویر پیش کرے گی۔ قبائلی معاشروں کا مسئلہ اس سے بھی آگے ہے۔ بہت سی قبائلی برادریوں کی مذہبی اور ثقافتی روایات نہ کسی ایک مذہبی کتاب پر مبنی ہیں اور نہ ہی انہیں روایتی مذہبی خانوں میں آسانی سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے باوجود مردم شماری میں انہیں عموماً بڑے مذہبی زمروں میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی فرد یا برادری کی اپنی مخصوص مذہبی شناخت موجود ہے تو مردم شماری کا کام اسے کسی پہلے سے موجود خانے میں زبردستی فٹ کرنا نہیں، بلکہ اس شناخت کو درست طور پر ریکارڈ کرنا ہونا چاہیے۔

زبان کے معاملے میں بھی صورت حال تشویش ناک ہے۔ 2011 کی مردم شماری میں شہریوں کی جانب سے درج کرائی گئی ہزاروں مادری زبانوں کو بعد میں محدود تعداد میں زبانوں کے زمروں میں سمیٹ دیا گیا۔ کسی بولی یا زبان کو الگ حیثیت دینے کے لیے بولنے والوں کی ایک مخصوص کم از کم تعداد مقرر کرنا بظاہر انتظامی طور پر آسان طریقہ ہے، لیکن زبان محض بولنے والوں کی تعداد کا نام نہیں۔ زبان شناخت، ثقافت، تاریخ اور اجتماعی حافظے کا بھی حصہ ہے۔ بھوجپوری اس کی نمایاں مثال ہے۔ کروڑوں افراد کے ذریعے بولی جانے والی بھوجپوری کو ہندی کے وسیع تر زمرے میں شامل کر دینا اس زبان کی اپنی لسانی شناخت اور ثقافتی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کی متعدد دوسری زبانوں اور بولیوں کو کسی بڑی زبان کے ذیلی گروپ کے طور پر دکھانے سے ملک کی حقیقی لسانی گونا گونی چھپ جاتی ہے۔

مردم شماری کا مقصد یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ملک کی پیچیدہ سماجی حقیقت کو سہولت کے لیے چند بڑے خانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کا بنیادی مقصد ہندوستان کے لوگوں کی زیادہ سے زیادہ درست، باریک اور قابلِ اعتماد تصویر پیش کرنا ہونا چاہیے۔ یہی سوال نئے سوالنامے کے بعض دیگر حصوں پر بھی اٹھتا ہے۔ بینک اکاؤنٹ، آدھار اور ٹیلی فون نمبر سے متعلق معلومات کا استعمال کس مقصد کے لیے ہوگا، جبکہ حکومت کے پاس ان میں سے بڑی مقدار میں ڈیٹا پہلے ہی موجود ہے؟ اسی طرح شوہر یا بیوی کا نام درج کرنے کی ضرورت اور اس سے پیدا ہونے والے ممکنہ ڈیٹا کے استعمال پر بھی وضاحت ضروری ہے۔ اگر ایسے اعداد و شمار کسی مخصوص سماجی رجحان، مثلاً بین المذاہب شادیوں، کے تجزیے کے لیے استعمال ہونے ہیں تو شہریوں کو اس کے مقصد اور تحفظات کے بارے میں واضح معلومات ملنی چاہئیں۔ اور کیا ہوگا اگر یہ ڈیٹا مذہبی اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیہ چلانے والے فرقہ پرستوں کے ہاتھ لگ جائے؟

(مضمون نگار، جی این دیوی معروف ثقافتی مفکر ہیں)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

# گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حُباب

رشید پروین سوپور

''اگلے سال میں ﷺ تمہارے درمیان موجود نہیں ہوں گا، لیکن آنے والے لوگ تم سے زیادہ محمد ﷺ کے قریب یا سمجھنے والے ہوں گے،، حجۃ الوداع'' یہ ایک حقیقت ہے کہ اس دور میں یا آنے والے کسی بھی دور میں صحابہ کرام جیسے عاشقِ رسول اور شمع رسالت کے پروانے کسی بھی پہلو سے پیدا نہیں ہوں گے، ظاہر ہے کہ یہ بات اس پس، منظر میں فرمادی گئی تھی کہ آنے والے لوگ علم وادب سائنس منطق اور دلیل کی بنیادوں پر مجھے ﷺ سمجھیں گے اور اپنے قریب پائیں گے، (اور ہم نے آپ کی اظہار شان کے لئے آپ کے ذکر کو بلند فرمایا۔) کُن میں جلوۂ حق تھا، تو فیکون میں جلوۂ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہوا، اس مقام پر حقیقت محمدی ﷺ خود حمد تھی اور جس کسی نے اس کی حمد اور تعریف کی، اسی حقیقت کا نام محمد ﷺ رکھ دیا گیا، اس حقیقت نے اللہ کی حمد کی تو اس کا نام احمد ہوا اور اس طرح ایک ہی ذات حمد، حامد محمود اور محمد واحمد ہوئی'' (ڈاکٹر قادری)۔ یہ کل کائنات اور اس کی تمام کہکشائیں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان موجود ہے ا ٓپ ﷺ کے محیط میں ایک بلبلے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیں، اور اسی ازلی نور محمدی سے وجود پا چکی ہیں جس سے سائنسی طور پر ''اکائی'' یا singulartiy سے پہچانا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ تمام موجودات کی اصل ہیں اس کا ثبوت قرآن کی آیت کریمہ سے ملتا ہے،، اللہ کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے کہتا ہے ''ہوجا۔ پس وہ ہوجاتی ہے،، اللہ ہر شئے کو امر ''کن'' سے خلعت وجود عطا کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے پہلا امر کن وجود مصطفیٰ کی صورت میں وقوع پذیر ہوا،'' اس پر لگ بھگ تمام مفسرین اور محدثین اتفاق کرتے ہیں اور یہ، حدیث قدسی کے الفاظ ہیں اَن عرف''، میں نے چاہا کہ پہچانا جاوں، اس سے مراد ہے میرے حسن و جمال اور عظمت وکمال کو سراہا جائے اور میری تعریف کی جائے'' یہ اللہ کا ارادہ ہوا اور ارادے کی تشکیل اور تعمیل کے لئے حکم، کُن' صادر ہوا تو نورِ من اللہ' سے ہی یہ ارادہ کن کی صورت متشکل ہو کر عالم وحدت میں وجود پا گیا، نور من اللہ سے اس لئے کہ اس میں منطق ہی یہ ہے کہ سوائے اللہ کے کچھ موجود ہی نہیں تھا جس سے اس اولین وجود'' کی تخلیق مکمل ہوجاتی ،، ، جب حقیقت محمدی ﷺ وجود میں آئی، کس صورت میں آئی اور کس شکل میں متشکل ہوئی اللہ کے بغیر حقیقت محمدی ﷺ کسی پر منکشف نہیں ہوئی جس طرح اللہ رب العالمین نے اپنے وجود باری کے بارے میں مختصر سی بات کہہ کر قصہ ہی ختم کر دیا، کہ دلیس کمثلہ' ''اللہ جیسی کوئی چیز نہیں اور اس جیسا کوئی نہیں'' ظاہر ہے اللہ کو کائناتوں کی کسی بھی شئے سے کوئی مشابہت نہیں اور صرف وہی باری تعا اللہ اپنے اور اپنے اولین شاہکار حقیقت محمدی ﷺ سے واقف ہے اور کوئی نہیں،، اور جو تخلیق ہی اس لے ہوئی تھی کہ اللہ کی حمد کرتا رہے، مختصر یہ کہ آپ ﷺ (اللہ اور اس کے فرشتے رسول محترم ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی درود وسلام بھیجا کرو'' (الاحزاب) رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا اور باقی ہر چیز میرے نور سے پیدا کی، آئیے ذرا دیکھیں کہ اس کائنات کی تخلیق میں سائنس کیا کہتی ہے اور کیا کہیں ان آیت کریمہ میں سائنسی حقائق بھی بیان ہوئے ہیں؟'' کیا وہ لوگ جنہوں نے نبی کی بات کا انکار کیا غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسماں اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور پانی کے ذریعے ہر زندہ چیز پیدا کی (الانبیا) ان آیات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ تمام آسمان اور زمین آپسمیں ملی ہوئیں تھیں ،، سائنسی طور پر کائنات کی تخلیق کو سب سے بہتر طور پر big bang یعنی عظیم دھما کہ سے سمجھا جا سکتا ہے، اس تھیوری کے لحاظ سے کائنات ایک ناقابل یقین کثیف دھویں دار نکتے یا مقام سے پھٹ کر وجود میں آئی ہے جس کے لئے قرآن میں لفظ دُخان استعمال ہوا ہے، اس مقام یا نکتے کو اکائی singulariTy سے جانا جاتا ہے جس کا مطلب ہے واحد، یا اکائی، آسمانوں اور زمینوں کا دھاکے سے علیحدہ ہونا (فتق) وقوع پزیر ہوا، کائنات کی تشکیل کے پہلے مرحلے میں یہ اکائی اتنی شدید گرم تھی کی اس کی حدت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور ایک سیکنڈ کے سولویں حصے میں یہ اکائی پھیل گئی، اس تھیوری کو تفصیل کے ساتھ اس مختصر مضمون میں نہیں سمویا جا سکتا، بس میں نے صرف یہ سائنسی حقائق اس لئے گوش گذار کئے ہیں کہ اللہ کے سوا صرف ایک نور تھا، ایک گیسی گولہ تھا، جس میں فتق ہوا، یہ کائناتیں اور اربوں کہکشائیں وجود پا گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس تمام عالم وجود کو وہ کمپیوٹرائز ڈ پروگرام بھی عطا ہوا یا اس کی تقدیر بھی اس کے حوالے ہوئی۔ جس پر اور جہاں ان ساری کائناتوں کا اپنے اپنے آسمانوں میں تیرنا، گردش کرنا اور اپنے محور پر گھومنا تھا، ایک دوسرے سے مناسب فاصلوں پر

نکنا اور نئی صورتوں میں متشکل ہونا تھا۔ سو اللہ رب العالمین، ہے اور جو کچھ بھی فتق سے وجود میں لایا گیا، اور اس کے اندر جو تقدیر انہیں تھامے ہوئے ہے یہ رحمت بن کر تمام عالمین پر محیط بھی ہے اور اس کی محتاج بھی ہیں، سو آپ ﷺ رحمت اللعالمین' ہیں۔ غور وفکر کی دعوت قرآن حکیم میں جابجا ملتی ہے تا کہ انسان سائنسی طور بھی اللہ کی عظمتوں کا ادراک کر سکے، سائنس ہمیں اللہ کے بہت سارے رازوں سے آشنا کرتی ہے اور آگے بھی کرتی رہے گی، ،، ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی حقیقی خلقت اس وقت وجود پا چکی تھی جب کسی بھی شئے کو اللہ نے تخلیق نہیں فرمایا تھا، حضور ر ﷺ نے اپنی حقیقت کے متعلق صدیق اکبرؓ سے فرمایا تھا کہ ' اے ابوبکر! میری حقیقت کا شناسا میرے رب کے سوا کوئی نہیں'' اور یہی حقیقت ہے اور حقیقت رہے گی،، آپ کی تشریف آوری پر سارے جہاں کے بت سر بسجود ہوئے، فارس کے آتش کدے بجھ گئے، ماہر نجوم نے اطلاعات دیں کہ نبی آخر الزماں تشریف لا چکے ہیں، بادشاہوں کے محلات گر گئے، پورا اہل عرب قحط سالی سے جھوج رہا تھا اس ولادت باسعادت سے کایا ہی پلٹ گئی، قحط سالی ختم ہوئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ عرب قبائل لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے تھے، سوا اپنے محبوب کی تشریف آوری میں رب نے اس برس پورے سال لڑکیوں کی پیدائش روک دی، 'آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے،، ''زمین وآسمان میں سب سے زیادہ تعریف، ثنا حضور ﷺ کے حصے میں آئی ہے، اسی لئے آپ کا اسم مبارک محمد ﷺ ہے، حضور ﷺ کے حسن ظاہری اور حسن باطنی میں دونوں میں کوئی ثانی نہیں تھا، اور'' آپ سے حسین تر چہرہ آج تک کسی نے نہیں دیکھا آپ تمام جسمانی وروحانی عیوب سے پاک اور آپ کو اللہ نے ایسے تخلیق فرمایا ہے جیسا آپ چاہتے تھے'' (حسان بن ثابت) (اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا) الانشرح' جبرئیل نے ایک دفعہ اس آیت کریمہ کے بارے میں رسول پاک ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے کہ ''جب میرا (اللہ) کا ذکر ہوگا تو آپ کا بھی ذکر ہوگا ، یہاں مضمون کے آخری حصے میں مختصراً معراج کا ذکر لازمی سمجھتا ہوں کیونکہ سفر معراج آپ کی انتہاوں، عظمتوں اور رفعتوں کی تحریر ہے اور آنے والے ادوار میں سائنس آسٹرو فیزکس کی روشنی میں غیر معمولی انکشافات سے اس معجزے کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوگی، پہلی بات وثوق کے ساتھ یہ کہ سفر معراج عالم بیداری میں تھا،،، مکہ سے بیت المقدس تک کا سفر آج ہم سائنسی انکشافات سے سمجھ سکتے ہیں ، (ہر نقص سے پاک ہے وہ رب جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے وقت سیر کرانے،،'' چونکہ یہ سفر براق پر طئے ہوا تھا اور براق برق سے نکلا ہے جس کا مطلب بجلی کی رفتار ہی سے لیا جا سکتا ہے،، دوسرا مرحلہ مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک ہے، یہ سفر ایک اور سواری رف رف پر طئے ہوا، جس کی ابھی انسانی ذہن میں کوئی توضیح نہیں، یہاں اس سفر کے دوران تمام فرشتوں نے آپ کا دیدار کیا، ( جب سایہ میں چھپالیا سدرہ کو جس نے چھپالیا ملائکہ کی کثرت نے، یہاں جبرئیل امین رک گئے اور کہا کہ اس مقام سے ذرہ بھر بھی آگے چلوں تو تجلیات الہیٰ سے جل جاوں ،، سدرہ سے آگے یکہ وتنہا آپ کا سفر شروع ہوا، یہاں سے ایک ملکوتی اور نورانی تخت آپ کی سواری تھی جس کا نام زخرف تھا اس کے بعد سوائے اللہ کی وحدانیت کے سوا کچھ نہ تھا ،، اور اس نور کی ماہیت اور کیفیت کیا تھی؟ صرف اللہ اور اللہ کا رسول جانتا ہے ،۔ اور یہ اس باکمال وجمال سفر کا تیسرا مرحلہ قاب قوسین اور اس سے بھی آگے کا ہے، ('' آپ قریب ہوئے، پھر یہاں تک بڑھے کہ صرف دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم'' پس وحی کی اپنے بندے کی طرف جو کہ اس نے وحی کی)،، (النجم)۔ معبود اور عبد کس قدر قریب ہوئے ،، لیکن معبودیت اور عبدیت موجود رہی، یہاں مائیکل ہاٹ کی شہرہ آفاق کتاب کا حوالہ اس لئے ناگزیر ہے کہ اس نے ہزاروں مختلف شعبوں سے چوبیس ہزار تاریخی شخصیات پر غور وفکر کے بعد صرف ایسی سو شخصیات کا انتخاب کیا جنہوں نے تاریخ انسانی پر اپنے گہرے اثرات کے ساتھ ساتھ اپنے ادوار کے معاشروں میں انقلابات پیدا کئے، اور جب ان سو میں سے اکمل ترین، عظیم ترین اور بلند ترین شخصیت کے چناؤ کی باری آئی تو مائیکل ہاٹ کی نگاہوں اور دل ودماغ نے حقائق، اثر پزیری، کامیاب معاشرے کی تشکیل اور دیرپا انقلابی اور انسانی تبدیلی کی بنیادوں پر نبی برحق ﷺ خاتم المرسلین ہی کا انتخاب کیا اور مدلل اس بات کی وضاحت بھی کی کہ کیوں یہی ایک شخصیت ہے جو ماضی، حال اور مستقبل تمام زمانوں کے رہبروں ، رہنماوں اور داعیوں اور دوسرے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والوں میں سب سے اول، کامل ترین اور آخری ہیں، اور اصل میں یہی درست تشریح اس بات کی ہے کہ'' آنے والے لوگ مجھے تم سے بہتر سمجھیں گے'' خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسروؔ، محمد شمع محفل بود شب جائیکہ م بودم،،،

☆☆☆☆☆

## مُسافِر

نیازؔ جیراجپوری

صدیوں پہلے اِس دُنیا میں ایک مُسافر آیا تھا
بھُولے بھٹکے لوگوں کو جِس نے رستہ دِکھلایا تھا
بنجر خشک زمینوں پر وہ رحمت بَن کر آیا تھا
ریت پہ جِس نے قدم قدم پر کوئی پھُول کِھلایا تھا
بادِ مُخالِف کے جھونکوں سے کبھی نہیں گھبرایا تھا
دِیے جلاتا رہتا تھا وہ دِیے جلانے آیا تھا
فضا معطّر ہو جاتی تھی جب وہ باتیں کرتا تھا
پھُول سے لہجے میں وہ ایسی خُوشبو لیکر آیا تھا
اُس نے ہی ساری دُنیا کو ایک نیا پیغام دِیا
اُس کی باتوں نے ہی دُنیا والوں کو چَونکایا تھا
اُس کا شیوہ صِدق وصداقت اِنسانیت اُنس وفا
درس ونصیحت فرمان اُس کا راس سبھی کو آیا تھا
رحمتِ مولیٰ ہم پہ نیازؔ اپنی قِسمت پر ناز ہمیں
ہم اُس پیڑ کے سائے میں ہیں اُس نے جِسے لگایا تھا

☆☆☆☆☆

## نعت

شوکت محمود شوکت

زمانے سے تعلق واجبی ہے
اثاثہ بس مرا عشقِ نبیؐ ہے
درودِ پاک ہے میری زباں پر
سکوں آمیز میری زندگی ہے
یہ معراجِ محمّد سے ہے ثابت
فرشتوں کی بھی حد بندی ہوئی ہے
نظر میں گنبدِ خضرا ہے ہر دم
تصور میں مدینے کی گلی ہے
نبیؐ کا ذکر ہے اپنا وتیرہ
فروغِ نعت اپنی شاعری ہے
وہاں پر بارشِ انوار دیکھو
جہاں میلاد کی محفل سجی ہے
محمد کی اطاعت جزوِ ایماں
رضامندی خدائے پاک کی ہے

# ممبئی میں جشنِ میلادالنبیؐ اور تاریخی جلوسِ محمدی کی داستان

## جامع مسجد سے خلافت ہاؤس تک ایک صدی پرانی روایت، تاریخ کے اوراق میں محفوظ یادیں اور کچھ تشنۂ جواب سوالات

دوسری اور آخری قسط

جاوید جمال الدین

### 1919ء کا معروف دعویٰ اور تاریخ کا سوال

ممبئی میں جلوسِ میلادالنبی ﷺ کے حوالے سے ایک معروف روایت یہ ہے کہ اس کا باقاعدہ آغاز 1919ء میں تحریکِ خلافت کے زمانے میں خلافت ہاؤس سے ہوا۔ اس روایت کو علی برادران، مہاتما گاندھی، تحریکِ خلافت اور ہندو مسلم اتحاد کی سرگرمیوں کے ساتھ جوڑا جاتا رہا ہے۔ یہ بیانیہ طویل عرصے سے مختلف حلقوں میں دہرایا جاتا رہا ہے، لیکن اس کے تاریخی شواہد کے بارے میں اب سوالات بھی سامنے آئے ہیں۔ تاریخ کی دیانت داری کا تقاضا یہی ہے کہ کسی بھی معروف روایت کو محض اس لیے حتمی نہ سمجھ لیا جائے کہ وہ طویل عرصے سے بیان کی جا رہی ہے۔ اس کے لیے اصل دستاویزات، اخبارات، سرکاری ریکارڈ اور دیگر تاریخی ذرائع کی جانچ ضروری ہے۔

### 1950ء کا ایک اہم دستاویزی ثبوت

اس تاریخی بحث کے درمیان ایک نہایت اہم دستاویزی حوالہ روزنامہ انقلاب کی 13 ربیع الاول 1369ھ، مطابق 2 جنوری 1950ء کی اشاعت میں ملتا ہے۔

واضح رہے کہ میں نے 2000ء کی دہائی میں تحقیقی کام کے دوران روزنامہ خلافت کی فائلیں خلافت ہاؤس میں دیکھی تھیں۔ ان قدیم ریکارڈوں میں خلافت کمیٹی کا پتہ جنوبی ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقے ڈونگری سے بھی منسلک درج تھا۔ اسی تحقیقی سلسلے میں سامنے آنے والے پرانے اخباری ریکارڈوں میں میلاد کے جلوس سے متعلق مواد بھی موجود تھا۔

دراصل 2 جنوری 1950ء کے روزنامہ انقلاب کے صفحۂ اول پر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کی جانب سے جشنِ میلادالنبی ﷺ کے جلوس کا باقاعدہ اعلان شائع ہوا۔ اس میں اسلامی جماعتوں، محفلوں، والنٹیئر کور، اکھاڑوں اور نعت خوانوں کو جلوس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ''سعلان کے مطابق خلافت ہاؤس میں رسمِ پرچم کشائی کے بعد سہ پہر تین بجے جلوس روانہ ہونا تھا۔ جلوس مقررہ اسلامی علاقوں سے گزرتا ہوا مستان تالاب پر اختتام پذیر ہونا تھا۔ اسی روز شام چھ بجے ایک جلسے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔''

جلسے کی صدارت یاسین نوری کے سپرد تھی، جبکہ اس میں اس وقت کے بمبئی صوبے کے وزیرِ اعظم بی جی کھیر، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیبؒ اور سکھ عالم گیانی مان سنگھ سمیت مختلف شخصیات کے خطاب کا اعلان کیا گیا تھا۔ شہر کے کانگریسی رہنماؤں کی شرکت کا بھی ذکر موجود تھا۔''

یہ دستاویز اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ کم از کم 1950ء تک خلافت ہاؤس سے جشنِ میلادالنبی ﷺ کے جلوس کی روایت منظم اور مضبوط شکل اختیار کر چکی تھی۔ یہ اس بات کا تاریخی ثبوت ضرور فراہم کرتی ہے کہ آزادی کے بعد کے ابتدائی برسوں میں خلافت ہاؤس جلوسِ میلاد کے انعقاد کا ایک اہم مرکز تھا۔

### ایک جلسہ، متعدد مذاہب اور مشترکہ تہذیب

اس تاریخی جلسے کی ایک نمایاں خصوصیت مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی شرکت تھی۔ دستیاب رپورٹ کے مطابق سردار بجیت سنگھ، پرنسپل خالصہ کالج، نے مسلمانوں کو جشنِ میلادالنبی ﷺ کی مبارک باد پیش کی اور اسلام کی تعلیمات، انسانی کردار اور اخلاقی اقدار پر گفتگو کی۔

اس کے بعد مولانا محمد طیبؒ نے خطاب کرتے ہوئے مذہبی اختلاف کے باوجود انسانی بھائی چارے، عدل اور انصاف کی اہمیت بیان کی۔ انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عدل وانصاف کی تعلیم کو واضح کیا۔

یہ منظر اس دور کے ممبئی کی مشترکہ تہذیبی فضا کی عکاسی کرتا ہے۔ مذہبی شناخت اپنی جگہ موجود تھی، مگر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے تہواروں اور مذہبی جذبات کا احترام بھی کرتے تھے۔ یہی وہ روایت ہے جو ممبئی کے جشنِ میلاد کو محض ایک مذہبی اجتماع سے آگے لے جاتی ہے۔

### جلوسِ محمدی: عقیدت سے سماجی روایت تک

وقت کے ساتھ جشنِ میلادالنبی ﷺ کا جلوس ممبئی کے مختلف علاقوں کی ایک بڑی عوامی روایت بن گیا۔ مختلف مکاتبِ فکر، مذہبی جماعتیں، محلے، سماجی تنظیمیں اور نوجوان اس میں شریک ہونے لگے۔ جلوس کے راستے میں لوگوں کی خدمت کے لیے پانی، شربت، مٹھائیاں اور کھانے پینے کی اشیا تقسیم کرنے کا سلسلہ بھی اس روایت کا حصہ بنتا گیا۔ سجی ہوئی گاڑیاں، ٹرک اور ٹیمپو جلوس کی ایک نمایاں شناخت بن گئے۔ ان پر نعتیہ اشعار، درود وسلام اور امن، محبت، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کے پیغامات درج ہوتے ہیں۔ اس روایت کا ایک اہم پہلو خدمتِ خلق بھی ہے۔ کسی مذہبی تہوار کا عوامی جشن جب ضرورت مندوں کی مدد، مسافروں کی خدمت اور شہریوں کے ساتھ حسنِ سلوک میں تبدیل ہوجائے تو اس کا دائرہ محض مذہبی تقریب سے کہیں وسیع ہوجاتا ہے۔

ممبئی جیسے کثیر الثقافتی شہر میں ایسے اجتماعات انتظامیہ اور مختلف برادریوں کے باہمی تعاون کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔ بعض برسوں میں جلوسوں کے راستوں اور تاریخوں کے سلسلے میں انتظامیہ کی جانب سے دیگر بڑے مذہبی تہواروں، کے منتظمین سے بھی مشاورت کی جاتی رہی ہے۔ شہری نظم وضبط کے ساتھ مذہبی آزادی اور باہمی احترام کا توازن قائم رکھنا ممبئی کی شہری روایت کا اہم حصہ رہا ہے۔

### خلافت کمیٹی: سیاسی تحریک سے سماجی خدمت تک

خلافت کمیٹی کی تاریخی اہمیت صرف اس کے سیاسی ماضی میں نہیں بلکہ اس تسلسل میں بھی ہے جس نے اسے بعد کے ادوار میں سماجی اور عوامی سرگرمیوں سے جوڑے رکھا۔ خلافت تحریک کا سیاسی باب ختم ہو گیا، مگر خلافت کمیٹی اور خلافت ہاؤس کی شناخت مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ مختلف ادوار میں قومی سطح کے رہنما اور سیاست دان اس ادارے سے وابستہ تقریبات میں شریک ہوتے رہے۔ خلافت کمیٹی کے چیئرمین مرحوم ڈاکٹر رفیق زکریا کے دور میں بھی اس ادارے نے قومی سطح پر اپنی سرگرمیوں کو برقرار رکھا۔ اندرا گاندھی کو مدعو کیے جانے اور 1978ء میں نئی عمارت کی بنیاد رکھے جانے کا حوالہ بھی اسی سلسلے میں آتا ہے۔ بعد کے برسوں میں راجیو گاندھی، ہیم وتی نندن بہوگنا، رام ولاس پاسوان اور مختلف علاقائی وقومی سیاسی شخصیات نے خلافت کمیٹی کی سرگرمیوں میں شرکت کی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے رہنما شرد پوار بھی مختلف مواقع پر اس ادارے کی تقریبات میں شریک رہے اور دوبار، جب وہ مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ تھے، قیادت بھی کر چکے ہیں۔ یہ سلسلہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ خلافت ہاؤس نے مختلف سیاسی ادوار میں بھی اپنی عوامی اور سماجی شناخت برقرار رکھی۔

### ماضی کے ورثے سے مستقبل کی تعمیر تک

آج خلافت ہاؤس ایک نئے مرحلے سے گزر رہا ہے۔ تقریباً 120 کروڑ روپے کی لاگت سے 17 منزلہ عمارت تعمیر کرنے کی تجویز، ہارٹ اسپیشلٹی اسپتال، بی ایڈ کالج، تعلیمی سہولتیں اور ممکنہ تاریخی ودستاویزی مرکز اس تعمیرِ نو کو ایک وسیع تر منصوبے میں تبدیل کرتے ہیں۔ اگر نئی عمارت میں تاریخی دستاویزات، پرانے اخبارات، تصاویر، خلافت کمیٹی کے ریکارڈ اور تحریکِ آزادی سے وابستہ مواد محفوظ کرنے کے لیے مستقل مرکز قائم کیا جائے تو یہ جگہ محققین، طلبہ، صحافیوں اور نئی نسل کے لیے ایک اہم علمی مقام بن سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ نئی تعمیر میں خلافت ہاؤس کی شناخت صرف عمارت کی صورت میں محفوظ نہ کی جائے بلکہ اس کی تاریخ کو بھی نمایاں کیا جائے۔ آنے والی نسل کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ جگہ کبھی ان لوگوں کی سرگرمیوں کا مرکز تھی جنہوں نے آزادی، سیاسی بیداری اور قومی اتحاد کے لیے جدوجہد کی تھی۔

### امجدی بانو بیگم کی قبر اور تاریخی احترام

تعمیرِ نو کے دوران ایک حساس معاملہ امجدی بانو بیگم سے منسوب قبر کا بھی ہے۔ امجدی بانو بیگم مولانا محمد علی جوہر کی شریکِ حیات تھیں اور تحریکِ خلافت کے دور میں انہوں نے اپنے شوہر کی جدوجہد میں بھرپور ساتھ دیا۔ وہ بی اماں کے ساتھ بھی آخری وقت تک وابستہ رہیں۔

خلافت ہاؤس کے احاطے میں موجود ایک قبر کو ان سے منسوب کیا جاتا ہے، تاہم سرفراز آرزو کے مطابق اس نسبت کی حتمی تاریخی تصدیق ابھی نہیں ہوئی ہے۔ ان کے مطابق اس سلسلے میں علما ومفتیانِ کرام سے مشورہ کیا جائے گا اور اگر قبر کے باقیات کی منتقلی ضروری قرار دی گئی تو انہیں مکمل احترام کے ساتھ قریبی قبرستان منتقل کر کے دوبارہ دفن کیا جائے گا۔

یہ معاملہ صرف تعمیراتی ضرورت کا نہیں بلکہ تاریخی اور مذہبی احترام کا بھی ہے۔ اس لیے تعمیرِ نو کے دوران کسی بھی فیصلے میں مستند تاریخی تحقیق، مذہبی رہنمائی اور قبر کے تقدس کو بنیادی اہمیت دی جانی چاہیے۔

### تاریخ کو محفوظ کرنے کا موقع

خلافت ہاؤس کی تعمیرِ نو دراصل ایک ایسا موقع ہے جس سے ماضی کی گم ہوتی ہوئی یادوں کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ خلافت کمیٹی کے پرانے ریکارڈ، روزنامہ خلافت کی فائلیں، اخباری اعلانات، تصاویر، خطوط، جلسوں کی تفصیلات اور مختلف قومی رہنماؤں کی شرکت سے متعلق دستاویزات اگر یکجا کر کے محفوظ کر لی جائیں تو یہ ممبئی ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی سیاسی اور سماجی تاریخ کا قیمتی سرمایہ بن سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں جامع مسجد کے ریکارڈ بھی اہم ہو سکتے ہیں۔ اگر جامع مسجد اور خلافت کمیٹی کے دستیاب ریکارڈ، پولیس کے پرانے ریکارڈ، اخبارات اور دیگر تاریخی ذرائع کو یکجا کیا جائے تو جلوسِ میلادالنبی ﷺ کے آغاز اور ارتقا سے متعلق بہت سے سوالات کے جواب مل سکتے ہیں۔ ممکن ہے تحقیق یہ ثابت کرے کہ اس روایت کے مختلف ادوار اور مختلف مراکز رہے ہوں۔ ممکن ہے جامع مسجد میں قدیم مذہبی روایت پہلے سے موجود رہی ہو اور بعد میں خلافت ہاؤس نے اسے ایک منظم عوامی اور سیاسی ماحول فراہم کیا ہو۔ تاریخ کے پیچیدہ سوالات کا جواب اکثر کسی ایک دعوے میں نہیں بلکہ متعدد شواہد کے باہمی مطالعے میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

### تاریخ کے دو بیانیے، تحقیق کا ایک راستہ

سینئر صحافی اور محقق سعید حمید نے اپنی تحقیقی کتاب The Untold Story of Khilafat House کی تیاری کے دوران تاریخی دستاویزات، پولیس ریکارڈ اور دیگر ذرائع کا جائزہ لینے کے بعد اس معروف روایت سے اختلاف کیا ہے۔ ان کے مطابق ممبئی میں عید میلادالنبی ﷺ کا اولین جلوس خلافت ہاؤس سے نہیں بلکہ جامع مسجد ممبئی سے نکلا تھا اور اسے 1919ء میں خلافت ہاؤس سے نکلنے والا پہلا جلوس قرار دینا تاریخی طور پر درست نہیں۔

### علی برادران اور گاندھی جی سے متعلق دعویٰ

سعید حمید کے مطابق یہ دعویٰ بھی قابلِ تحقیق ہے کہ خلافت ہاؤس سے نکلنے والے پہلے جلوس کی قیادت مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور مہاتما گاندھی نے کی تھی۔ ان کی تحقیق کے مطابق جس دور کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس وقت علی برادران جیل میں تھے، جبکہ مہاتما گاندھی کی جانب سے ممبئی میں اس نوعیت کے جلوس کی قیادت کا بھی مستند ثبوت سامنے نہیں آتا۔

ان کے مطابق دستیاب پولیس ریکارڈ سے کم از کم یہ اشارہ ضرور ملتا ہے کہ 1930ء میں جامع مسجد ممبئی سے عید میلادالنبی ﷺ کا جلوس نکالا گیا تھا۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہوں نے خلافت ہاؤس کی انتظامیہ سے قدیم ریکارڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی، تاہم انہیں بتایا گیا کہ جلوس سے متعلق پرانے ریکارڈ محفوظ نہیں رہے یا ضائع ہو چکے ہیں۔

یہاں تحقیق کا مقصد کسی شخصیت، ادارے یا روایت کی نفی کرنا نہیں ہونا چاہیے۔ اصل مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ تاریخی اعتبار سے جو کچھ ثابت کیا جا سکتا ہے، اسے اسی حیثیت سے پیش کیا جائے اور جو بات روایت یا امکان کے درجے میں ہے، اسے قطعی تاریخی حقیقت بنا کر پیش نہ کیا جائے۔ اس لیے 1919ء کے دعوے اور 1930ء کے پولیس ریکارڈ کو ایک دوسرے کی نفی کے طور پر دیکھنے کے بجائے تحقیق کے دو اہم دروازوں کے طور پر دیکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔

ایک طرف وہ روایت ہے جو خلافت ہاؤس، تحریکِ خلافت اور قومی تحریک کے عہد سے جلوسِ میلاد کو جوڑتی ہے؛ دوسری طرف سعید حمید کی تحقیق ہے جو جامع مسجد کو اولین مرکز قرار دیتی اور 1930ء کے پولیس ریکارڈ کو اہم ثبوت کے طور پر پیش کرتی ہے۔

حتمی فیصلہ اسی وقت ممکن ہوگا جب دستیاب تمام اصل دستاویزات سامنے آئیں۔ تاریخ کسی جذباتی دعوے سے نہیں بلکہ ثبوت، حوالہ اور تحقیق سے مضبوط ہوتی ہے۔ اگر کسی روایت کے حق میں مستند ثبوت موجود ہوں تو اسے محفوظ کیا جانا چاہیے، اور اگر کسی دعوے کی تصدیق نہ ہو سکے تو اسے روایت کے درجے میں بیان کرنا ہی علمی دیانت ہے۔

### ایک صدی بعد بھی زندہ روایت

بہرحال ایک حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ممبئی میں جشنِ میلادالنبی ﷺ کی روایت نئی نہیں۔ جامع مسجد سے وابستہ مذہبی وعلمی سرگرمیوں سے لے کر خلافت کمیٹی اور خلافت ہاؤس کی منظم سرگرمیوں تک، اس روایت نے شہر کی تاریخ میں ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ آج جب ربیع الاول میں جلوسِ محمدی ﷺ ممبئی کی سڑکوں سے گزرتا ہے، درود وسلام کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، نعت خواں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور شہری مختلف انداز میں اس میں شریک ہوتے ہیں تو دراصل ایک صدی سے زیادہ پرانی اجتماعی یاد بھی زندہ ہو جاتی ہے۔

یہ یاد صرف مذہبی عقیدت کی نہیں؛ اس میں تحریکِ خلافت کی سیاسی تاریخ، ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد، قومی رہنماؤں کی سرگرمیاں، صحافت کے محفوظ صفحات، جامع مسجد کی علمی روایت، خلافت ہاؤس کی سماجی شناخت اور ممبئی کی مشترکہ تہذیب کے کئی رنگ شامل ہیں۔ اور شاید یہی اس روایت کی سب سے بڑی اہمیت ہے کہ بدلتے ہوئے سیاسی اور سماجی حالات کے باوجود اس نے محبتِ رسول ﷺ کے اظہار کو امن، اخلاق، انسانیت، خدمت اور باہمی احترام کے پیغام سے جوڑنے کی گنجائش پیدا کی۔

### خلافت ہاؤس: ماضی کی امانت، مستقبل کی ذمہ داری

خلافت ہاؤس کی موجودہ تعمیرِ نو اس تاریخی سفر کا ایک نیا باب ہے۔ اگر 17 منزلہ نئی عمارت میں ہارٹ اسپیشلٹی اسپتال کے ذریعے صحت، بی ایڈ کالج کے ذریعے تعلیم، تاریخی مرکز کے ذریعے تحقیق اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے خدمتِ خلق کو فروغ دیا جاتا ہے تو یہ عمارت ماضی کی یادگار ہونے کے ساتھ مستقبل کی ضرورت بھی بن سکتی ہے۔ لیکن اس تعمیرِ نو کا اصل امتحان یہی ہوگا کہ جدید تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تاریخی شناخت کس حد تک محفوظ رہتی ہے۔ اگر صرف پرانی عمارت کی جگہ ایک بلند وبالا عمارت تعمیر کر دی گئی تو شاید خلافت ہاؤس کی اصل روح کہیں پیچھے رہ جائے۔ اس کے برعکس اگر نئی عمارت میں اس تاریخ کو زندہ رکھنے کی شعوری کوشش کی گئی تو یہ منصوبہ ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک مضبوط پل بن سکتا ہے۔

خلافت ہاؤس ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ قومی خدمت صرف سیاسی تحریکوں تک محدود نہیں۔ تعلیم، صحت، نوجوانوں کی تربیت، ضرورت مندوں کی مدد، علمی تحقیق اور تاریخی ورثے کا تحفظ بھی اسی خدمت کا حصہ ہیں۔ اس لیے خلافت ہاؤس کی تعمیرِ نو کو صرف ایک تعمیراتی منصوبہ سمجھنا اس کی تاریخی معنویت کو محدود کرنا ہوگا۔ یہ دراصل ایک ایسی امانت کی تجدید کا موقع ہے جو ایک صدی سے زیادہ عرصے سے ممبئی کی اجتماعی یادداشت کا حصہ ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جلوسِ محمدی ﷺ کی تاریخ کو بھی محفوظ کیا جائے، خلافت کمیٹی کے بکھرے ہوئے ریکارڈ کو یکجا کیا جائے، جامع مسجد کے قدیم تاریخی مواد کی حفاظت کی جائے اور خلافت ہاؤس کی نئی عمارت میں ایک ایسا دستاویزی مرکز قائم کیا جائے جہاں آنے والی نسلیں صرف یہ نہ پڑھیں کہ یہاں کبھی کیا ہوا تھا، بلکہ یہ بھی سمجھ سکیں کہ قومیں اپنی تاریخ، رواداری، اتحاد اور خدمت کی روایت سے کس طرح مستقبل تعمیر کرتی ہیں۔ ممبئی کے جلوسِ میلادالنبی ﷺ کی داستان اسی لیے محض ایک مذہبی جلوس کی داستان نہیں۔ یہ ایک شہر کی اجتماعی یادداشت، ایک قوم کی سیاسی بیداری، آزادی کی جدوجہد، مذہبی عقیدت، صحافت، سماجی خدمت اور مشترکہ تہذیب کی کہانی ہے۔ جامع مسجد سے خلافت ہاؤس تک اس روایت کے سفر میں اگر کچھ سوالات آج بھی تشنۂ جواب ہیں تو ان کا جواب جذبات میں نہیں، تاریخ کے اصل اوراق میں تلاش کرنا ہوگا۔ اور جب تاریخ کے یہ اوراق محفوظ ہو جائیں گے، تو خلافت ہاؤس کی نئی عمارت محض ایک جدید تعمیر نہیں رہے گی؛ وہ ایک ایسی زندہ علامت بن سکتی ہے جہاں ماضی کی یاد، حال کی خدمت اور مستقبل کی امید ایک ساتھ نظر آئے۔

javedjamaluddin@gmail.com

☆☆☆☆☆☆

# عید میلاد النبیؐ: ممبئی سمیت ملک بھر میں گونجی درود وسلام کی صدائیں

## ممبئی میں 107 واں تاریخی جلوس، مساجد، درگاہوں، خانقاہوں اور دیگر مذہبی مراکز پر خصوصی محافل میلاد، محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام عام، مختلف سیاسی وسماجی رہنماؤں اور علما کے خطابات

ممبئی۔ملک بھر میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ مذہبی جوش وجذبے، عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر گلیوں، محلوں، بازاروں، شاہراہوں اور نجی عمارتوں کو سبز جھنڈیوں، برقی قمقموں اور خوبصورت روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔جموں وکشمیر میں بھی عید میلاد النبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مذہبی عقیدت، احترام اور جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ وادی کشمیر کے مختلف اضلاع میں مساجد، درگاہوں، خانقاہوں اور دیگر مذہبی مراکز پر خصوصی محافل میلاد، وعظ وتبلیغ، نعت خوانی، درودواذکار اور دعائیہ مجالس منعقد ہوئیں، جبکہ متعدد علاقوں میں پُرامن جلوس بھی نکالے گئے۔

عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر آل انڈیا خلافت کمیٹی کے زیرِ اہتمام ممبئی میں 107 واں تاریخی وشاندار جلوسِ محمدی ﷺ بدھ کو نہایت عقیدت واحترام، مذہبی جوش وجذبے اور امن وبھائی چارے کے پیغام کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت جامعہ اشرفیہ کے حضرت علامہ خلیق اشرف نے کی، جبکہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور کانگریس اقلیتی محکمہ کے چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی، مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سچن اہیر، رکن اسمبلی امین پٹیل، سابق رکن اسمبلی وارث پٹھان، فرحان اعظمی، جامشید قریشی، این سی پی اقلیتی شعبہ کے رہنما رشید خان، مولانا فریدالزماں، ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر، نظام الدین رائین، اقبال میمن افسر سمیت مختلف سیاسی، سماجی اور ملی شخصیات نے شرکت کی۔جلوس سے قبل بائیکلہ کے تاریخی خلافت ہاؤس میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ رہنماؤں، علما، مشائخ اور سماجی شخصیات نے رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ، محبتِ رسول ﷺ، امن، انسانیت، قومی یکجہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر اظہارِ خیال کیا۔ جلسے میں خلافت کمیٹی کی جانب سے سرفراز آرزو نے مہمانوں اور شرکا کا استقبال کیا۔کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت، محبت اور امن کا پیغام ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر صرف خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ عہد بھی کرنا چاہیے کہ ہم اپنی پوری زندگی سیرتِ رسول ﷺ کے مطابق گزاریں گے۔ عمران پرتاپ گڑھی نے خلافت ہاؤس کی تاریخی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ مقام ہے جہاں سے تحریکِ خلافت کی آواز بلند ہوئی اور مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسی عظیم شخصیات نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کیا۔تحریکِ خلافت کو صرف مسلمانوں کی تحریک قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اس نے ہندوستان کی جنگِ آزادی کو نئی قوت فراہم کی اور ہندو مسلم اتحاد نے آزادی کی جدوجہد کو مضبوط بنایا۔انہوں نے کہا کہ آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں اور ملک میں محبت، امن، بھائی چارے اور انسانیت کو مضبوط کریں۔انہوں نے کہا کہ ہماری پہچان الگ الگ ہوسکتی ہے، ہماری عبادت کے طریقے مختلف ہوسکتے ہیں، لیکن ہمارا ملک، آئین اور انسانیت ہمیں ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں۔

انہوں نے خلافت کمیٹی کو مسلسل 107ویں برس تاریخی جلوس نکالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ محبت، امن اور بھائی چارے کا یہ پیغام پورے ہندوستان تک پہنچنا چاہیے۔

مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سچن اہیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پوری انسانیت کو امن، شانتی، بھائی چارے، رحم اور محبت کا عظیم پیغام دیا۔آپ ﷺ کسی ایک فرد یا مذہب کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں عید میلاد النبی ﷺ کا تاریخی جلوس ایسے علاقوں سے گزرتا ہے جہاں ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سمیت مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں، اور مختلف برادریوں کے لوگ اس جلوس کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے ممبئی کی گنگا جمنی تہذیب اور ہندوستان کی حقیقی خوبصورتی قرار دیا۔

سچن اہیر نے کہا کہ جلوس کی اصل روح اور اس کے پیچھے موجود امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام کسی صورت فراموش نہیں ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ آج ملک کو محبت کی ضرورت ہے، نفرت کو ختم کرنے کی ضرورت ہے، انسانیت کو مضبوط کرنے اور ملک کو متحد رکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے خلافت کمیٹی کے ذمہ داران کو اس تاریخی روایت کو برقرار رکھنے پر مبارکباد پیش کی۔

رکن اسمبلی امین پٹیل نے سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے انسانیت، عدل، رحم اور بھائی چارے کا درس دیا۔ انہوں نے جلوس کے پرامن اور منظم انعقاد کے لیے کی جانے والی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ منتظمین، عوامی نمائندوں اور متعلقہ اداروں نے کئی دنوں سے جلوس کے انتظامات کیے ہیں۔ انہوں نے شرکا سے اپیل کی کہ وہ نظم وضبط برقرار رکھیں اور جلوس کے دوران امن وبھائی چارے کی مثال قائم کریں۔سابق رکن اسمبلی وارث پٹھان نے خلافت ہاؤس کی تاریخی اہمیت اور تحریکِ خلافت کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مقام ہندوستان کی جنگِ آزادی کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔

جامعہ اشرفیہ کے حضرت علامہ خلیق اشرف نے اپنے خطاب میں کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک ایسے معاشرے میں انسانیت کو عزت اور کردار کی بلندی کا درس دیا جہاں جہالت اور ظلم عام تھا۔آپ ﷺ نے واضح کیا کہ بہترین مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اور کردار بہترین ہو۔ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کے رحمت اور شفقت سے متعلق واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صرف انسانوں کے لیے رحمت نہیں تھے بلکہ جانوروں اور تمام مخلوقات کے ساتھ بھی رحم و شفقت کا حکم دیا۔انہوں نے کہا کہ میلاد النبی ﷺ منانے کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے کردار کو سیرتِ رسول ﷺ کے مطابق بنائیں۔

# عید میلاد النبی ﷺ پر دہلی کے مختلف علاقوں میں جلسے وجلوس کا سماں

نئی دہلی: عید میلاد النبیؐ کے موقع پر دہلی کے مختلف علاقوں میں مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی انجمن عید میلاد النبیؐ کی جانب سے روایتی انداز میں دہلی کا بڑا جلوس نکالا گیا، جبکہ مشرقی، شمال مشرقی اور مغربی دہلی کے مختلف علاقوں میں بھی مساجد، مدارس اور مذہبی تنظیموں کی جانب سے جلوسِ محمدیؐ برآمد ہوئے۔ اس دوران نعت خوانی، صلوٰۃ وسلام، سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر خطابات اور لنگر و سبیل کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی انجمن عید میلاد النبیؐ کے جلوس سے قبل منعقدہ تقریب میں سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی اور رسول اکرم حضرت محمد مصطفیؐ کی سیرت و تعلیمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے، جو گزشتہ 25 برس سے اس جلوس میں شرکت کرتے آرہے ہیں، اپنے خطاب میں کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی ہی آپ کا پیغام ہے۔ لوگ آپؐ کی سچائی اور امانت داری کے قائل تھے اور آپ کے دشمن بھی اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھ جاتے تھے۔ آپؐ نے کمزوروں کے ساتھ کھڑے ہونے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تعلیم دی۔ انہوں نے صبر وعفو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جس شہر کے لوگوں نے آپؐ پر پتھر برسائے، آپؐ نے ان کے لیے بھی دعا کی، جبکہ فتح مکہ کے موقع پر جب آپؐ کے پاس مکمل اقتدار تھا تو آپ نے اپنے مخالفین کو معاف کردیا۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ نے صبر، سچائی اور انسانیت کی راہ دکھائی اور ہمیں بھی اسی راستے پر چلنا چاہیے۔ ان کے مطابق، شاید ہم دنیا تک پیغمبر اسلامؐ کے پیغام اور آپ کے عملی نمونے کو مطلوبہ انداز میں پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوسکے ہیں۔ دہلی کی گنگا جمنی تہذیب اور سماجی ہم آہنگی کا ذکر کرتے ہوئے وجیندر گپتا نے کہا کہ یہ دہلی کی حقیقی تصویر اور ہمارے شہر کا پیغام ہے۔ یہاں اذان سنی جاتی ہے اور نماز ادا کی جاتی ہے، وہیں قریب ہی مندر کی گھنٹیاں بھی گونجتی ہیں۔ عید کے موقع پر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں، جبکہ دیوالی کے موقع پر بھی اسی طرح کا جذبہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی ہماری ثقافت، ہمارے سنسکار اور ہماری تہذیب ہے۔

# مرکزی حکومت منی پور کے لوگوں کی خواہشات جلد پوری کرے گی: شاہ

امپھال، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بدھ کو منی پور کے وزیر اعلیٰ یومنم کھیم چند سنگھ کو یقین دلایا کہ مرکزی حکومت ریاست کے لوگوں کی خواہشات پوری کرے گی۔ منی پور حکومت کے ایک افسر کے مطابق، مسٹر سنگھ نے نئی دہلی میں وزیر داخلہ کی سرکاری رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی، جس کے دوران ریاست سے متعلق مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ افسر نے بتایا کہ مسٹر شاہ نے وزیر اعلیٰ کی جانب سے اٹھائے گئے ریاست سے متعلق تمام مسائل کو صبر سے سنا اور کہا کہ مرکزی حکومت منی پور کے لوگوں کی خواہشات پوری کرے گی۔ مرکزی وزیر داخلہ اس سال اکتوبر کے پہلے ہفتے میں منی پور کا دورہ بھی کریں گے۔ اپنے دورے کے دوران وہ سینی پتی میڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ریاست کے دیگر ترقیاتی منصوبوں کا بھی جائزہ لیں گے۔ وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ نے بتایا کہ مسٹر شاہ نے سینی پتی ضلع میں نئے میڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ ریاستی کابینہ نے حال ہی میں ناگا اکثریتی سینی پتی ضلع میں نئے میڈیکل کالج کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ مسٹر شاہ نے امپھال–دیما پور–گوہاٹی بس سروس دوبارہ شروع کرنے اور قومی شاہراہ-2 پر لوگوں کی بلا رکاوٹ آمد و رفت یقینی بنانے میں ریاستی حکومت کی کامیابی کی بھی ستائش کی۔ ریاستی حکومت کے ایک افسر کے مطابق، این ایچ-2 کے راستے امپھال–دیما پور–گوہاٹی روٹ پر عوامی ٹرانسپورٹ سروس بحال ہونے کے بعد بدھ کو پانچویں دن بھی روانی سے جاری رہی۔ بدھ کو 19 گاڑیوں کے قافلے میں 268 مسافروں نے امپھال سے سفر کیا۔ ان میں 5 بسیں، 5 وِنگر گاڑیاں اور 9 اسکارپیو اور بولیرو گاڑیاں شامل تھیں۔

## سی جے پی نے پانچ ستمبر کو انڈیا گیٹ پر مارچ نکالنے کی نہیں مانگی اجازت: دہلی پولیس

نئی دہلی، (یو این آئی) دہلی پولیس نے بدھ کے روز کہا کہ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے پانچ ستمبر کو ہونے والے پرامن احتجاجی مارچ کی اجازت کے لیے کوئی باضابطہ درخواست نہیں کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سی جے پی نے پیر کے روز پارٹی اجلاس کے بعد دارالحکومت میں ایک مارچ کا اعلان کیا، جو انڈیا گیٹ سے جے سنگھ روڈ پر واقع دہلی پولیس ہیڈ کوارٹر تک نکالا جانا ہے۔ خودکشی کرنے والے نیشنل ایلیجیبلٹی کم اینٹرنس ٹیسٹ (نیٹ) کے امیدواروں کے اہل خانہ اور پولیس کی مبینہ زیادتیوں کا شکار افراد اس 5.2 کلومیٹر طویل مارچ کی قیادت کریں گے اور اس میں بڑی تعداد میں طلباء اور نوجوان تنظیموں کے شامل ہونے کی امید ہے۔ دہلی پولیس کے سینئر حکام نے تصدیق کی کہ پرامن مارچ کی اجازت کے لیے ابھی تک کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی باضابطہ درخواست کا جائزہ موجودہ سیکورٹی اور امن وقانون کی صورتحال کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔ حکام نے بتایا کہ پچھلی تحریکوں کے مقابلے میں وہ اب سخت رخ اپنا رہے ہیں، جس میں ممکنہ بھیڑ کی تعداد، مظاہرین کی نقل وحرکت اور سیکورٹی ضروریات کا پہلے سے تخمینہ لگانا شامل ہے۔

# خاندانوں کا استحکام ملت کی مضبوطی کی بنیاد، اصلاحِ معاشرہ کو منظم تحریک بنایا جائے

## صوبائی نظمائے اصلاحِ معاشرہ کے تربیتی ورکشاپ سے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا خطاب

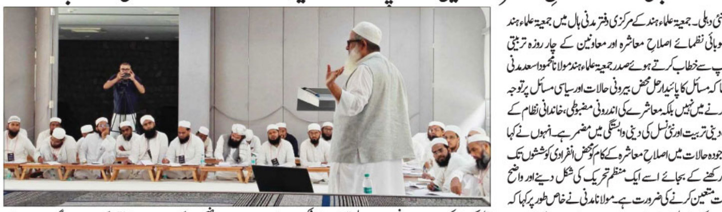

نئی دہلی۔ جمعیۃ علماء ہند کے مرکزی دفتر مدنی ہال میں جمعیۃ علماء ہند کے صوبائی نظمائے اصلاحِ معاشرہ اور معاونین کے چار روزہ تربیتی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ مسائل کا پائیدار حل محض بیرونی حالات اور سیاسی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے میں نہیں بلکہ معاشرے کی اندرونی مضبوطی، خاندانی نظام کے تحفظ، دینی تربیت اور نئی نسل کی دینی وابستگی میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں اصلاحِ معاشرہ کے کام کو محض انفرادی کوششوں تک محدود رکھنے کے بجائے اسے ایک منظم تحریک کی شکل دینے اور واضح ترجیحات متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا مدنی نے خاص طور پر کہا کہ معاشرے کی مضبوطی کا نقطۂ آغاز خاندان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا طویل مدتی ہدف یہ ہونا چاہیے کہ خاندان اور اہل وعیال کے لئے ایسا دینی ماحول پیدا کریں جہاں مکتب کا بنیادی نظام خود گھروں اور محلوں میں پروان چڑھے۔ مولانا مدنی نے کہ ایک وقت تھا جب مائیں، دادی اور نانیاں اپنے گھروں میں بچوں وبچیوں کو قرآن کریم اور قاعدہ پڑھایا کرتی تھیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس دینی ماحول کو نئے انداز میں دوبارہ زندہ کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اسی لیے اصلاحِ معاشرہ کے وسیع تر پروگرام میں خاندانی اصلاح کو بنیادی ترجیح حاصل ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں مولانا مفتی اشفاق قاضی، ممبئی کے ذریعہ فیملی کاؤنسلنگ کے موضوع پر پیش کردہ پریزنٹیشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میاں بیوی کے درمیان اختلاف کی صورت میں علماء اور ائمہ کے پاس اختلافات کو حکمت وبصیرت کے ساتھ حل کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ ہر بستی میں ایسے فکرمند اور تربیت یافتہ افراد موجود ہوں جو ٹوٹتے ہوئے خاندانوں کو سنبھال سکیں اور زوجین کی مؤثر رہنمائی کریں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ خاندان کو ٹوٹنے سے بچانا صرف ایک گھر کو بچانا نہیں بلکہ نسلوں کو بچانا ہے۔ اگر مقصد صرف میاں بیوی کے درمیان اختلاف ختم کرانا ہو تو بھی یہ ایک بڑی خدمت ہے، لیکن اگر اس کوشش کے ساتھ نئی نسل کو دینی کمزوری سے محفوظ رکھنے اور ملت کی وحدت کو مضبوط کرنے کا مقصد شامل ہوجائے تو یہ دین کی بڑی خدمت ہوگی۔ اصلاحِ معاشرہ کے طریقۂ کار پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا مدنی نے کہا کہ کوئی بھی بڑا اور دیرپا کام محض وقتی سرگرمیوں سے کامیاب نہیں ہوتا۔ اس لیے اصلاحِ معاشرہ کو بھی ایک منظم، مسلسل اور نتیجہ خیز تحریک بنانا ہوگا، جس کے لیے واضح ترجیحات، تربیت یافتہ کارکنان، مستقل رابطہ، مؤثر منصوبہ بندی اور جہدِ مسلسل ناگزیر ہیں۔

واضح رہے کہ یہ چار روزہ تربیتی ورکشاپ 24 اگست سے جاری ہے، جس میں معروف موٹیویشنل اسپیکر مولانا ساجد فلاحی، فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کے ڈائریکٹر مولانا مفتی اشفاق قاضی، ناظمِ تنظیم جمعیۃ علماء ہند (جنوب) مولانا محمد عمر بنگلوری اور ناظمِ تحفظِ سنت صوبۂ کرناٹک مولانا مفتی زاہد عیسیٰ قاسمی نے مختلف موضوعات پر اہم اور مفید پریزنٹیشن پیش کی۔ جبکہ مولانا سلمان بجنوری (نائب صدر جمعیۃ علماء ہند واستاذ دارالعلوم دیوبند) اور مولانا حکیم الدین صاحب (ناظمِ عمومی جمعیۃ علماء ہند) نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ شعبۂ اصلاحِ معاشرہ کے ذمہ داران مولانا محمد معظم عارفی اور مولانا عبدالعلی نے بتایا کہ یہ تربیتی پروگرام 27 اگست کو مکمل ہوگا۔ ورکشاپ میں اس وقت جمعیۃ علماء ہند کی 20 ریاستی یونٹوں کے 55 نظمائے اصلاحِ معاشرہ اور معاونین شریک ہیں۔

# پونچھ میں دلخراش سڑک حادثہ: 6 افراد جاں بحق، 3 زخمی

جموں: (ایجنسی) جموں وکشمیر کے ضلع پونچھ میں بدھ کی شام ایک دلخراش سڑک حادثے میں چھ افراد جاں بحق جبکہ تین دیگر زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق حادثہ منڈی تحصیل کے سوکر، شیندرہ علاقے میں پیش آیا، جہاں مسافروں کو لے جانے والی ایک گاڑی گہری کھائی میں جاگری۔ پولیس حکام کے مطابق گاڑی JK20A-8702 شیندرہ سے منووالی کی جانب جارہی تھی کہ سوکر کے قریب ڈرائیور کے قابو سے باہر ہوکر گہری کھائی میں جاگری۔ اطلاع ملتے ہی منڈی پولیس کی ٹیم فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے امدادی اور بچاؤ کارروائی شروع کی۔ حادثے میں چھ افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے، جبکہ تین زخمیوں کو علاج کے لیے ضلع اسپتال پونچھ منتقل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی شناخت شیراز احمد ولد شمس الدین، نزاکت حسین ولد محمد شریف، محمد شفیق، مسرت حسین ولد لیاقت حسین، زلفت بی زوجہ محمد امین اور محمد واحد ولد محمد رشید کے طور پر ہوئی ہے۔ تمام متوفین سوکر، شیندرہ کے رہائشی بتائے گئے ہیں۔ حادثے میں زخمی ہونے والوں کی شناخت محمد امین، ارشاد احمد اور طاہر احمد کے طور پر ہوئی ہے۔

# بھاگلپور: گنگا ندی میں کشتی پلٹنے کے سبب 6 مزدور لاپتہ

بھاگلپور (ایجنسی) بہار کے بھاگلپور میں بدھ کو گنگا ندی میں سیلاب سے بچاؤ اور کٹاؤ کی روک تھام پر مامور مزدوروں کو لے جارہی ایک کشتی پلٹ گئی، جس کے نتیجے میں 6 مزدور لاپتہ ہوگئے۔ یہ واقعہ بھاگلپور کے نوگچھیا پولیس ضلع کے کھریک بلاک کے تحت راگھوپور پنچایت علاقے میں پیش آیا۔ بتایا جارہا ہے کہ کشتی کا استعمال ایک ٹھیکیدار کر رہا تھا، جو کازیکوریا-راگھوپور زمینداری پشتے کی حفاظت کا کام کر رہا تھا۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں ندی کے مرکزی دھارے کا اس پشتے پر زبردست دباؤ پڑ رہا تھا۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق کشتی پر 18 مزدور سوار تھے۔ تیز بہاؤ کے درمیان کشتی کا توازن بگڑ گیا اور وہ ندی کے بیچوں بیچ پلٹ گئی۔ 12 مزدور تیر کر ندی کے کنارے پہنچنے میں کامیاب رہے، جبکہ دیگر 6 لاپتہ ہو گئے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد مقامی انتظامیہ اور پولیس، موٹر بوٹ اور لائف جیکٹ سے لیس ایس ڈی آر ایف کی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ تجربہ کار غوطہ خوروں سمیت امدادی ٹیمیں لاپتہ مزدوروں کی تلاش میں ندی میں سرچ آپریشن کررہی ہیں۔ مقامی غوطہ خور اور دیہاتی بھی افسران کی مدد کررہے ہیں۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ لاپتہ مزدوروں میں سے کچھ پلٹی ہوئی کشتی کے نیچے پھنسے ہوسکتے ہیں۔

# راہل گاندھی ملک کے اصل مسائل اٹھا رہے ہیں، عوام بھی انہیں سننا چاہتی ہے: پون کھیڑا

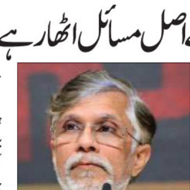

ممبئی: کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے کہا ہے کہ راہل گاندھی ملک کے اہم اور عوامی مسائل کو مسلسل اٹھا رہے ہیں اور عوام بھی ان کی بات سننا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ پہلے راہل گاندھی کو سنجیدگی سے نہ لینے کی بات کرتے تھے، انہیں اب ان کی آواز سے خوف کیوں محسوس ہو رہا ہے۔ ممبئی میں آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے پون کھیڑا نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کی جانب سے راہل گاندھی کے بارے میں دیے گئے بیان پر ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی کے خلاف اس طرح کے بیانات کا مقصد عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا ہے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ کانگریس گزشتہ ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر پیلٹ گن کس نے چلائی اور اسے چلانے کا حکم کس نے دیا۔ ان کے مطابق حکومت نے اب تک اس سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے اس معاملے کو ایوان میں نمایاں طور پر اٹھایا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ایوان میں آکر اس معاملے پر جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت کی جانب سے ایک راکھی اشتہار میں اداکارہ کریتی سینن کے لباس پر تنقید اور راہل گاندھی کی جانب سے کریتی سینن کی حمایت کے سوال پر پون کھیڑا نے کہا کہ راہل گاندھی جہاں بھی جاتے ہیں، وہ ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کھانے پینے اور اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے کے معاملے میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہونی چاہیے۔

مرہٹی زبان کے تنازع پر پون کھیڑا نے کہا کہ ہندوستان صدیوں سے بات چیت کے ذریعے آگے بڑھتا آیا ہے، جھگڑوں کے ذریعے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ملک کو لڑائی اور تنازعات کے ذریعے چلانا چاہتے ہیں، انہیں ملک چلانا نہیں آتا۔ ان کے بقول ایسے عناصر صرف تنازعات پیدا کرکے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ سابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) کے بیان سے متعلق سوال پر پون کھیڑا نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 15 دنوں کے دوران کئی نئے مسائل اٹھائے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسا ایک خاص معاملے کو دبانے اور عوام کی توجہ اس سے ہٹانے کے لیے کیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر سوال کیا کہ پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا تھا۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے جنریشن زی (جین زی) سے مکالمے کے پروگرام پر پون کھیڑا نے کہا کہ نوجوانوں سے بات کرنا اچھی بات ہے، لیکن انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ انتخابات قریب آئے تو حکومت کو جین زی کی یاد آگئی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کا اصل سوال یہ ہے کہ پیلٹ گن کس نے چلائی اور اس کا حکم کس نے دیا۔ ان کے مطابق جن لوگوں کو اس سوال کا جواب دینا ہے، وہ خوف زدہ ہیں اور اسی لیے پارلیمنٹ میں آکر جواب نہیں دے رہے۔

## تمل ناڈو میں سرکاری ملازمتوں کے لیے تمل میڈیم امیدواروں کا 20 فیصد کوٹہ بحال، گورنر کی منظوری

چنئی: تمل ناڈو کے گورنر راجندر وشوناتھ ارلیکر نے سرکاری ملازمتوں میں تمل میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے امیدواروں کے لیے 20 فیصد ترجیحی کوٹے سے متعلق ترمیمی قانون کو منظوری دے دی ہے۔ یہ قانون صرف براہِ راست بھرتی کے ذریعے ہونے والی نئی تقرریوں پر لاگو ہوگا اور اس کا اطلاق پہلے سے کی گئی تقرریوں پر نہیں ہوگا۔ تمل ناڈو حکومت نے 2010 میں ایک قانون کے ذریعے براہِ راست بھرتی کی جانے والی سرکاری ملازمتوں کی 20 فیصد خالی آسامیوں کو اہل تمل میڈیم امیدواروں کے لیے مختص کرنے کا انتظام کیا تھا۔ اس قانون کے تحت اہل امیدواروں کو ترجیح دی جاتی تھی، خواہ وہ پہلے سے کسی سرکاری ملازمت میں ہوں یا نہ ہوں۔ بعد ازاں مدراس ہائی کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں واضح کیا کہ پہلے سے سرکاری ملازمت میں موجود ملازمین تمل میڈیم امیدواروں کے زمرے کے تحت اس ترجیح کا دعویٰ نہیں کرسکتے۔ اس عدالتی فیصلے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کو واضح کرنے اور 7 ستمبر 2010 کے بعد سرکاری ملازمت میں آنے والے افراد کی اہلیت سے متعلق ضوابط طے کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے رواں سال جنوری میں اسمبلی میں ترمیمی بل پیش کیا تھا۔ گورنر کی منظوری کے بعد اب یہ ترمیم نافذ ہوگئی ہے۔ ترمیم شدہ قانون میں واضح کیا گیا ہے کہ اس کے دفعات مستقبل میں ہونے والی نئی بھرتیوں پر لاگو ہوں گے اور پہلے سے کی گئی تقرریاں اس کے دائرے میں نہیں آئیں گی۔ نئے ضوابط کے مطابق، تمل میڈیم کوٹے کے تحت ترجیح حاصل کرنے کے لیے امیدوار کا پہلی جماعت سے لے کر اس عہدے کے لیے مقررہ تعلیمی اہلیت حاصل کرنے تک کا پورا تعلیمی سفر تمل میڈیم میں ہونا ضروری ہے۔ محض تمل زبان میں امتحان دینے سے کوئی امیدوار اس زمرے کے لیے اہل نہیں ہوگا۔ قانون کے تحت ایسے امیدوار بھی ترجیح کا دعویٰ نہیں کرسکیں گے جنہوں نے تعلیم کے لیے کسی دوسری زبان کو ذریعۂ تدریس کے طور پر استعمال کیا ہو، خواہ انہوں نے اپنے امتحانات تمل زبان میں ہی کیوں نہ دیے ہوں۔

# دہلی کے دو معروف ہوٹلوں کے کچن میں کاکروچ، گندگی اور خراب اشیا کا انکشاف

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کے ایروسٹی میں واقع معروف ہوٹل انداز حیات اور جے ڈبلیو میریٹ کے کچن میں ہندوستانی غذائی تحفظ و معیارات اتھارٹی یعنی فسائی (ایف ایس ایس اے آئی) کے معائنے کے دوران صفائی اور غذائی تحفظ سے متعلق سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ معائنے میں کاکروچ، مکھیاں، بدبو، خراب اور ایکسپائر غذائی اشیا کے علاوہ ویج اور نان ویج اشیا کی علیحدہ ذخیرہ کاری میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ فسائی کی جانب سے کیے گئے معائنے کے مطابق انداز حیات کے کچن میں سبزی اور غیر سبزی کھانے کو الگ رکھنے کے مناسب انتظام میں کمی پائی گئی۔ معائنے کے دوران کاکروچ اور مکھیاں بھی ملیں، جبکہ بدبو کی شکایات درج کی گئیں۔ بعض بریڈ پیکٹوں پر ایکسپائر ہونے کے ایکسپائری اسٹیکر چسپاں پائے گئے۔ ہوٹل کے حلوائی کے شعبے میں تقریباً 87 کلوگرام ایکسپائر مٹھائیاں برآمد ہوئیں، جنہیں موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔ پیسٹری سیکشن میں بھی ایکسپائر کیک بیس کے ساتھ مکھیاں اور کاکروچ پائے گئے۔ ان خامیوں سے کچن میں صفائی ستھرائی اور غذائی اشیا کی محفوظ نگہداشت کے انتظامات پر سوالات اٹھے ہیں۔ دوسری جانب نئی دہلی کے جے ڈبلیو میریٹ ہوٹل میں تقریباً دو روز تک جاری رہنے والے معائنے کے دوران 59 خامیاں درج کی گئیں۔ فسائی کے مطابق بعض غذائی مصنوعات کے لیے ضروری لائسنس یا منظوری دستیاب نہیں تھی۔ پیک شدہ غذائی مصنوعات کی لیبلنگ میں بھی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ معائنے کے دوران پھپھوندی لگے سیب اور سڑے ہوئے ٹماٹر بھی ملے۔

## اسلام پور جلوس محمدیؐ کمیٹی کا عظیم الشان جلوس، ہزاروں افراد نے کی شرکت

اسلام پور: (اتر دیناج پور) اسلام پور جلوس محمدی کمیٹی، اتر دیناج پور، مغربی بنگال کی جانب سے جلوسِ محمدیؐ کا شاندار اور پُروقار انعقاد کیا گیا، جس میں اسلام پور اور آس پاس کے مختلف علاقوں سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جلوس میں لوگوں نے مذہبی جوش و خروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔ جلوس کا آغاز کورٹ میدان سے ہوا، جلوس میں نوجوانوں، بزرگوں اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ شرکاء نے پورے جوش وخروش کے ساتھ جلوس میں حصہ لیا اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات، محبت، امن اور بھائی چارے کے پیغام کو عام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ جلوس کے دوران مختلف مقامات پر لوگوں نے شرکاء کا استقبال بھی کیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کے باعث اسلام پور کا ماحول مذہبی جوش وخروش سے معمور رہا۔ جلوس کے شرکاء نے نظم وضبط اور پُرامن انداز میں اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ اسلام پور جلوس محمدی کمیٹی کی جانب سے جلوس کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ کمیٹی کے ذمہ داران اور رضا کاروں نے جلوس کو منظم انداز میں مکمل کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جلوس محمدیؐ کے موقع پر شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے معاشرے میں امن، محبت، بھائی چارے، انسانیت اور باہمی اتحاد کو فروغ دینے کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

# جشنِ عید میلادالنبیؐ بڑی آن بان اور شان سے منایا گیا

## جلوس، محفلِ درود و سلام اور لنگرِ عام کا انعقاد، پولیس انتظامیہ اور نگر نگم کا بھرپور تعاون

سہارنپور 26 اگست (احمد رضا) محسن انسانیت رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے پوری دنیا کو حق اور انصاف کا پیغام دیکر جو سوشل انقلاب پیدا کیا ہے وہ ایک لاثانی سبق ہے اللہ رب العزت نے پیارے نبی کریم کو کل کائنات کے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا اور آپ نبی اکرم نے عوام کے سامنے وہ سیرت پیش کی کہ آج جسکا کل عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جو تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو حاصل ہوئی وہ حیرت انگیز تعلیم معجزات سے لبالب ہے جسکا نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے سرشار ہوکر جوق در جوق کروڑوں افراد دائرے اسلام میں حسب منشاء شامل ہورہے ہیں * لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ * اللہ تعالی کا شکر اور فضل ہے اس پاک ذاتِ نے ہمکو نبی کریم کی امت میں پیدا کیا * الحمدللہ * جب سے ملک میں نئی نسل پروان چڑھنے لگی ہے تب سے ملک بھر میں پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش عید میلادالنبی کی شکل میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا جارہا ہے جگہ جگہ چراغاں کیا جاتا ہے لنگر تقسیم کئے جاتے ہیں محفلِ سلام و درود شریف منقد ہوتی ہے ہر سو جشن ہی جشن دکھائی دیتا ہے ایک خاص عقیدت اور احترام کا جذبہ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابھرا ہوا دکھائی پڑتا ہے ہر جانب سے یا نبی سلام علیکہ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں آج بھی یہاں ضلع بھر میں ہر سال کی طرح اس سال بھی جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا جگہ جگہ میلاد النبی کی عظمت بیان کی گئی اور پورے ضلع سے ائے ہوئے بہت سے مہمان اور مقامی کافی لوگ یہاں میلادالنبی کے جلوس میں شامل ہوئے سبھی بہ آواز بلند درود پاک کا ورد کرتے رہے اور نعت رسول پاک پڑھتے اور سنتے رہے یہ معیاری جلوس جنک نگر تکیہ خان علم پورہ گھنٹہ گھر امبالہ روڈ یڈ کے راستے کلپنا ٹاکیز منڈی سمیتی روڈ سے عالی کی چونگی ہوتے ہوئے اندرا چوک کے راستے جامعہ غوثیہ رضویہ پہنچا جگہ جگہ جلوس کا استقبال کیا گیا اور عید میلادالنبی کی لوگ مبارک باد دیتے نظر آئے کئی جگہ جلوس میں شامل لوگوں کو سبیل ٹھنڈا پانی پلایا گیا جلوس تقریبا ساڑھے گیارہ بجے جامعہ غوثیہ رضویہ پہنچا پھر وہاں پر عید میلادانبی پر جلسے کا اغاز حافظ محمد احمد نے تلاوت کلام پاک سے اور نعت رسول پاک سے کیا جامعہ غوثیہ رضویہ کے مہتمم جناب حکیم محمد طارق میاں نوری صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا سرکار دو عالم کی ولادت پاک کے حوالے سے بیان فرمایا اگر اپ تشریف نہ لاتے تو کائنات ہی نہ ہوتی نہ عید ہوتی نہ بقر عید ہوتی نہ کوئی شے ہوتی معلوم ہوا جو بھی ہے سب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے اج پوری دنیا میں خوشی منائی جا رہی ہے درود و سلام کی محفل منعقد ہو رہی ہیں اچھے کھانے اور مٹھائی تقسیم ہو رہی ہیں جامعہ کے نائب مہتمم حضرت حکیم سید واصف قادری صاحب نے فرمایا اللہ تعالی نے اپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اج کے ہی دن کل کائنات کو رحمت کا سایہ نصیب ہوا اس سے بڑی اور کیا خوشی ہو سکتی ہے تقریبا دو پہر دو بجے قل شریف درود و سلام پڑھ کر ملت اسلامیہ کے لیے اپسی بھائی چارہ ملک میں امن و شانتی کے لیے دعا جناب حکیم سید واصف القادری صاحب نے کرائی بعد نماز ظہر سے عصر تک ہر خاص و عام کے لیے لنگر عام جاری رہا پروگرام کی صدارت جناب سید شاغل احمد کاظمی نے اور سرپرستی جناب سید صدیق الامین کاظمی امروہی نے کی اور پروگرام میں خاص تعاون عید میلادالنبی کمیٹی کے عہدے داروں کا رہا جس میں حکیم سید جمیل احمد قادری ڈاکٹر کامل قادری حکیم سید اصف میاں جناب حکیم سید صادق میاں اور حکیم رئیس احمد قادری سید انور علی صابری سید شہباز جناب حکیم سید منیر احمد صابری سید نوید صابری حافظ محمد احمد رضا عبدالوکیل عظیم سرمے والے عرفان خان عارف خان بن عبدالحفیظ ماجد خان اور ان کی پوری ٹیم کا بہت تعاون رہا ان کے علاوہ محبوب عالم خان صاحب راشد علوی سید ارشد پیر جی ماسٹر ارمان صاحب سید طارق صابری سید محمد غوث سید جنید میاں کے علاوہ سینکڑوں عقیدت مندوں کا تعاون اور شرکت رہی جنک نگر سے جامعہ غوثیہ رضویہ تک خاص طور سے پولیس پرشاسن کا بہت عمدہ تعاون رہا اور نگر نگم کی جانب سے صاف صفائی پانی کا چھڑکاؤ اور اسپرے کیا گیا جسکی سبھی عقیدت مند حضرات نے خوب تعریف کی انتظامیہ کا نظام بھی بہت اچھا رہا اس کے لیئے میلادالنبی کمیٹی نے پولیس پر شاشن اور نگر نگم کی بہت شکر گزار ہے!

# عید میلادالنبیؐ کی خوشیوں سے ٹانڈہ شہر جگمگا اٹھا

## جلوسِ محمدیؐ میں درجنوں انجمنوں اور ہزاروں عاشقانِ رسولؐ کی شرکت، امن و بھائی چارے کا دیا پیغام

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیوں نے ٹانڈہ شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ شہر کی تمام اہم مساجد، عمارتوں اور گلیوں کو رنگ برنگی روشنیوں اور خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جس سے ہر طرف جشن کا ماحول نظر آیا۔ شہر کے بڑے راستوں اور چوراہوں پر خوبصورت اور دلکش گیٹ بھی بنائے گئے۔ جو میلاد کی رونق میں مزید اضافہ کرتے رہے۔ اسی سلسلے میں مرکزی انجمن غلامانِ مصطفیٰ کے زیرِ اہتمام جلوسِ محمدی ﷺ عقیدت و محبت کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس میں شہر کی مختلف انجمنوں کے ساتھ بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول ﷺ نے شرکت کی۔ نعت، منقبت اور درود و سلام کی صداؤں سے شہر کی فضا گونجتی رہی اور ہر طرف میلاد کی خوشیاں نظر آئیں۔ بدھ کو نمازِ ظہر کے بعد جلوس حضرت مخدوم سید عمادالدینؒ کی درگاہ جامع مسجد محلہ قصبہ سے روانہ ہوا۔ مختلف انجمنوں کے شامل ہونے کے ساتھ ہی میلاد کی رونق مزید بڑھتی گئی۔ انجمن رضائے مصطفیٰ اشرف نگر شیخ پورہ، انجمن پیام اتحاد حیات گنج، انجمن پیغامِ رسول قاضی پورہ، انجمن ہدایت الاسلام سکراول، انجمن کاروانِ مصطفیٰ ممتاز گنج، انجمن پیغامِ مدینہ سکراول پشچم، انجمن اصلاح المسلمین میران پورہ، انجمن انصار الاسلام سکراول، انجمن نور محمدی سکراول پورب، انجمن پاسبانِ حرم چھجہ پور اور انجمن اتحاد المسلمین سکندر آباد سمیت درجنوں انجمنوں نے شرکت کی۔ جلوس چھوٹی بازار، زبیر چوراہا، حیات گنج، چوک گھنٹہ گھر، چھجہ پور اور علی گنج سے ہوتا ہوا تاج ترہا، محلہ سکراول اور کشمیریا چوراہے پہنچا۔ جہاں سے حضرت حقانی شاہؒ کے آستانہ تلواپار پر اختتام پذیر ہوا۔ اختتام پر صلاۃ و سلام اور خصوصی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ جلوس کے روایتی راستوں پر اہلِ علاقہ نے عقیدت کے ساتھ استقبال کیا اور تبرکات تقسیم کیے۔ جلوس میں شامل افراد نے محبت، اخوت، بھائی چارے اور امن کا پیغام عام کیا۔ اس موقع پر دارالعلوم منظرِ حق کے مینیجر حاجی اشفاق احمد، نگر پالیکا کے سابق چیئرمین حاجی افتخار احمد انصاری، مصاب عظیم، محمد عارف خاں، فضلِ رب، سراج فاضل، غلام دستگیر، مولانا امتیاز احمد منظری، مجیب احمد سونو، شکیل اختر ٹانگر، جمال اختر انصاری، عبدالعزیز سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول ﷺ موجود رہے۔ اسی طرح مبارک پور میں بھی عقیدت و احترام کے ساتھ جلوسِ محمدی ﷺ نکالا گیا۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ٹانڈہ میں نگر پالیکا چیئر پرسن شبانہ ناز کی ہدایت پر جلوس کے راستوں پر صفائی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔ جبکہ ڈی ایم ایشا پریا کی موجودگی میں پولیس و انتظامیہ نے امن و سلامتی کے لیے موثر سکیورٹی انتظامات کیے۔

# جلال پور میں عید میلادالنبیؐ کی پُروقار تقریبات کا انعقاد

## شاندار سجاوٹ، جلوسِ محمدیؐ اور جلسوں میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے کی شرکت

جلال پور۔ مذہب اسلام کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت پر شہر اور علاقہ میں پروگراموں کی پر کشش رونق رہی۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں مساجد کے گرد شاندار سجاوٹ کی گئی۔ نعت خوانی، جلسے اور جلوس نکالے گئے۔ شہر میں انجمن دعوت اسلامی کے بینر تلے مشہور جلوس و جلسہ محمدی اور صبح بہاراں محلہ قاضی پورہ میں واقع فیضان گراؤنڈ سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ شروع ہوا۔ یہ دلال ٹولہ، اردو بازار، پچھم طرف، بازید پور سے ہوتا ہوا جمال پور چوراہے پر پہنچا۔ وہاں سے پچھم بسکھاری روڈ سے ہوتا ہوا دوبارہ قاضی پورہ میں ختم ہوا۔ جلوس میں نمایاں افراد قاری غلام یاسین، مولانا امام الدین، اجمل نظامی، حاجی مقدسین، حاجی انصار احمد، ڈاکٹر فاروق وغیرہ شامل تھے۔ اس سے پہلے شب تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کے زیر اہتمام جلوس محمدی محلہ دلال ٹولہ میں واقع جامع مسجد سے شروع ہوا اور انجمن محبان وطن نے سب سے پہلے نعت خوانی کی۔ پھر چار منتخب مقامات پر شہر کی ڈیڑھ درجن انجمنوں نے سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر شہر کے سماجی، سیاسی اور دانشور طبقے کے ساتھ عقیدت مندوں کا ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا۔ جلوس کی نگرانی حاجی نبی احمد، ماسٹر ابوالکلام، معراج الحق، اسرار احمد ماسٹر، حبیب احمد، خلیل احمد ڈائر، ماسٹر رقیب احمد، غلام سبحانی، سابق میونسپل چیئرمین قمر حیات انصاری، ندیم انصاری، سابق نگر پالیکا چیئرمین ابوالبشر انصاری، ماسٹر شریف الحق وغیرہ نے سیکیورٹی انتظامات کو خود ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدھوبیتا سنگھ نے سنبھال رکھی تھی اور ڈپٹی ایس پی انوپ کمار سنگھ، انسپکٹر انچارج اجے پرتاپ یادو اور ٹاؤن انچارج سدھیر ترپاٹھی بھی پولیس فورس کے ساتھ موجود تھے

### آر کے پبلک اسکول دیوبند کے طلباء کو البینڈ ازول گولیاں کھلائی گئیں

دیوبند، 26/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) آر کے پبلک اسکول دیوبند کے طلباء کو بارش کے موسم میں انفیکشن سے بچنے کے طریقوں کے بارے میں مشورہ دیا گیا اور کیڑے کے انفیکشن سے نمٹنے کے لیے محکمہ صحت کی طرف سے فراہم کردہ البینڈ ازول گولیاں بھی کھلائی گئیں۔ اسکول کے کیمپس میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں طلباء کو کیڑے کے انفیکشن سے بچاؤ کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی گئیں اور صحت و ذاتی حفظان صحت کی اہمیت کے بارے میں بیدار کیا گیا۔ پرنسپل مونیکا کپور نے بچوں کو باقاعدگی سے ہاتھ دھونے، صاف کھانا اور پینے کا پانی استعمال کرنے اور ذاتی حفظان صحت کو برقرار رکھنے کی ترغیب دی۔ منیجر زراجیش چوہان اور ڈاکٹر کلدیپ رانا نے کہا کہ اس قسم کی تقریبات انتہائی اہم ہیں۔ البینڈ ازول ایک طاقتور antiparasitic دوا ہے جس نے مختلف کیڑے کے انفیکشن کے علاج میں اپنی تاثیر کے لیے توجہ حاصل کی ہے۔ یہ ورسٹائل دوا آنتوں اور بافتوں کے پرجیویوں دونوں کو متاثر کر سکتی ہے، جس سے یہ دنیا بھر میں صحت کی دیکھ بھال کرنے والے پیشہ ور افراد کے لئے ایک بہترین انتخاب ہے۔ اس دوران اسکول کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

### گھر کے باہر لاک لگا کر کھڑی موٹر سائیکل چوری

دیوبند، 26/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) میر پور موہن پور ریلوے روڈ پر واقع سلور سٹی محلہ میں نامعلوم چور گھر کے باہر لاک لگا کر کھڑی موٹر سائیکل چوری کر کے لے گئے۔ متاثرہ انکور تیاگی نے پولیس کو دی گئی تحریری شکایت میں بتایا ہے کہ اس نے اپنی بائک گھر کے باہر کھڑی کر کے اسے لاک کر دیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جب وہ باہر آیا تو موٹر سائیکل غائب تھی۔ اس نے آس پڑوس میں بائک کو کافی تلاش کیا لیکن بائک کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہوسکا۔ متاثرہ نے پولیس سے موٹر سائیکل برآمد کرنے اور نامعلوم چور کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کوتوالی انچارج انسپکٹر رادھیشیام یادو نے بتایا کہ شکایت کی بنیاد پر پولیس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

# رانی پور میں نکالا گیا عظیم الشان جلوسِ محمدیؐ

## عاشقانِ رسول ﷺ کی بڑی تعداد میں شرکت

رانی پور (شراوستی) رانی پور میں عاشقانِ رسول ﷺ کی جانب سے نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ عظیم الشان جلوسِ محمدی ﷺ نکالا گیا، جس میں علاقے کے مختلف مقامات سے بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلوس کے دوران پورا ماحول درود و سلام، نعتِ رسولِ مقبول ﷺ اور اسلامی نعروں سے گونجتا رہا۔ جلوس میں نوجوانوں کے ساتھ بزرگوں اور بچوں نے بھی جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ شرکاء نے سبز جھنڈے اور مختلف پیغامات پر مشتمل بینرز و پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر عشقِ رسول ﷺ، محبت، بھائی چارے اور اسلامی تعلیمات سے متعلق خوبصورت پیغامات درج تھے۔ جلوس کے شرکاء نے انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ راستے بھر مختلف مقامات پر لوگوں کی جانب سے جلوس کا استقبال بھی کیا گیا۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے امن، محبت، اخوت اور حسنِ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے، اس لیے ہمیں اپنی زندگیوں کو آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس موقع پر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عشقِ رسول ﷺ صرف جذبات کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سنت، اخلاق، کردار اور تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنانے کا نام ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ دینی تعلیمات سے وابستہ رہیں، اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنائیں اور معاشرے میں امن و بھائی چارے کو فروغ دیں۔ جلوس میں شریک عاشقانِ رسول ﷺ کے چہروں پر عقیدت و محبت نمایاں تھی۔ شرکاء نے درود و سلام اور نعت خوانی کے ذریعے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ جلوس کے اختتام پر ملک و ملت، علاقے میں امن و سلامتی اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔ رانی پور کا یہ جلوسِ محمدی ﷺ عشقِ رسول ﷺ، اتحاد و یکجہتی اور مذہبی جذبے کی خوبصورت مثال بن کر سامنے آیا، جس میں ہر عمر کے افراد نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔

# سیرت النبیؐ کے اجلاس میں فتحِ مکہ کے واقعات اور اسباق پر روشنی

## صلح حدیبیہ کو قرآن نے فتح مبین قرار دیا، فتح مکہ عفو و درگزر کی عظیم مثال قرار

بارہ بنکی (پریس ریلیز) حدیبیہ کے مقام پر طے پانے والا تاریخی امن معاہدہ صلحِ حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے، جسے قرآن مجید نے فتحِ مبین یعنی کھلی اور عظیم فتح قرار دیا۔ اس معاہدے نے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کی ترویج و اشاعت اور آئندہ فتوحات، بالخصوص فتحِ مکہ، کی راہ ہموار کی۔ فتحِ مکہ تاریخِ انسانیت کی ایک عظیم اور فقید المثال فتح ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین، اپنے رسول مکرم ﷺ اور جانثار صحابۂ کرامؓ کو عزت و سربلندی عطا فرمائی اور اپنے شہر و اپنے گھر کو پوری دنیا کے لیے مرکزِ ہدایت بنایا۔ ان خیالات کا اظہار مرکز مسجد بیگم گنج کے امام مفتی محمد رضوان قاسمی نے جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے زیرِ اہتمام شہر کی یک مینارہ مسجد میں منعقدہ پندرہ روزہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ کے گیارہویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مدرسہ عربیہ نورالعلوم زید پور کے استاذ اور جمعیت علماء ضلع بارہ بنکی کے جنرل سیکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ فتحِ مکہ عفو و درگزر اور رحم و کرم کا ایک بے مثال واقعہ ہے۔ نبیِ رحمت ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں پر مکمل غلبہ حاصل ہونے کے باوجود انتقام کے بجائے عفو و مہربانی کا راستہ اختیار فرمایا اور عام معافی کا اعلان کر کے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کا عظیم درس دیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو امان عطا فرمائی اور دشمنوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ جلسے کا آغاز حافظ محمد وسیم موذن کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ مولانا عبدالرفیع قاسمی، امامِ مسجد نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی اور نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اسی سلسلے کا ایک اجلاس مسجد قل ہو اللہ شاہ میں مولانا مقبول قاسمی کی سرپرستی اور مولانا خادم الاسلام قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز قاری غفران کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت کے فرائض بھی انہوں نے انجام دیے اور محمد التمش، یعقوبیہ پریس نے نعتِ پاک پیش کی۔ مدرسہ نورالعلوم زید پور کے استاذ مولانا امتیاز الحق قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ فتحِ مکہ اسلام کی عظمت و رفعت کا عظیم الشان مظہر تھی۔ اس فتح سے اہلِ ایمان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اسلام کی شان و شوکت میں مزید اضافہ ہوا۔ اس کے نتیجے میں لوگ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے اور روئے زمین اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھی۔ ناظمِ اجلاس نے بتایا کہ 13 ربیع الاول، بروز جمعرات، بعد نمازِ عشاء، فیض اللہ گنج کی مسجد عائشہ میں مولانا محمد یاسر اور مولانا محمد زید ندوی خطاب فرمائیں گے۔ اس موقع پر شہر کی بڑی تعداد میں معززین، علماء اور عوام موجود رہے۔

# علی گڑھ میں عید میلادالنبیؐ پر مسلم راشٹریہ منچ کی جانب سے مٹھائی تقسیم

## جلوسِ محمدی ﷺ کے شرکاء کا استقبال، محبت، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کا دیا پیغام

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر عید میلادالنبی ص کے پرمسرت موقع پر مسلم راشٹریہ منچ کے کارکنان نے کیلا نگر علاقے میں منعقدہ جلوسِ محمدی میں شریک افراد میں مٹھائیاں تقسیم کر کے خدمت کا کام انجام دیا۔ کارکنان نے جلوس میں شامل افراد کا استقبال کرتے ہوئے بھائی چارے، محبت اور باہمی رواداری کا پیغام دیا۔ اس موقع پر مسلم راشٹریہ منچ یوتھ کے برج پرانت کنوینر عامر رشید نے کہا کہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ص کی ولادتِ باسعادت پوری دنیا میں محبت، امن اور انسانیت کے پیغام کے طور پر منائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر محمد ص پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے اور آپ ص نے معاشرے کو محبت، رحم، بھائی چارے، باہمی ہم آہنگی اور انسانیت کی خدمت کا راستہ دکھایا۔ عامر رشید نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ص کا پیغام کسی ایک طبقے یا برادری تک محدود نہیں ہے، بلکہ پوری انسانیت کی فلاح اور امن کی ترغیب دیتا ہے۔ آج دنیا بھر کے مسلمان جشنِ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منا کر پیغمبرِ اسلام ص کے تئیں اپنی خوشی، عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عید میلادالنبی ص کا پیغام ہمیں باہمی اختلافات کو بھلا کر معاشرے میں محبت، بھائی چارے اور آپسی ہم آہنگی کو مضبوط کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مسلم راشٹریہ منچ اسی جذبے کے ساتھ معاشرے میں خدمت، ہم آہنگی اور قومی مفاد کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے مسلسل کام کرتا رہے گا۔ عامر رشید نے نوجوانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اپنے وطن سے محبت کرنا ہمارا شرعی فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ص نے وطن سے محبت کے جذبے کو اہمیت دی۔ لہٰذا ہر شہری کو اپنے ملک سے محبت کرنی چاہیے اور ملک کی یکجہتی، سالمیت اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ موجودہ حکومت اپنے باشندوں کو ایک نظریہ سے دیکھیں، تعلیم و ترقی اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اختلافِ رائے جمہوری نظام کا حصہ ہو سکتا ہے، لیکن قومی مفاد، قانون اور سماجی امن کا احترام ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس دوران مسلم راشٹریہ منچ کے کارکنان نے جلوس میں شریک افراد میں مٹھائیاں تقسیم کیں اور سب کے لیے خوشی، امن و سکون اور خوشحالی کی دعا کی۔ اس موقع پر پرویز عزیز، عظیم الدین، فراز ولی، اشتیاق حیدر، محمد کامران، چمن رضوی وغیرہ نے خدمت کے اس کام میں تعاون کیا۔

# ترکمان پور میں ہوئی پرچم کشائی اور موئے مبارک کی زیارت

## پرچم کشائی، جلوس اور مفت کھانے پینے کا کیا گیا اہتمام ★ موئے مبارک و دیگر تبرکات کی کرائی گئی زیارت

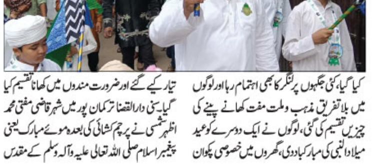

گورکھپور: عید میلادالنبی کے پرمسرت موقع پر بدھ کو پورا شہر عقیدت، خوشی اور بھائی چارے کے پیغامات سے ڈوبا رہا، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی یوم ولادت کی مناسبت سے مختلف تقریبات کا آغاز صبح سویرے مساجد، مدارس، درگاہوں اور گھروں میں ہوا، شہر کے مختلف محلوں میں "جلوسِ محمدی" نکالے گئے جن میں عقیدت کیشوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جلوس نعت پاک اور سلام کی آوازوں میں "سرکار کی آمد مرحبا" اور "یا رسول اللہ" کے نعروں سے گونجتا رہا۔ صبح کے وقت مختلف مساجد میں پرچم کشائی کی روایتی تقریب ہوئی، تلاوت کلام پاک، درود و سلام، میلاد شریف اور دعا خوانی کا اہتمام کیا گیا، کئی جگہوں پر لنگر کا بھی اہتمام رہا اور لوگوں میں بلا تفریق مذہب و ملت مفت کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کی گئی، لوگوں نے ایک دوسرے کو عید میلادالنبی کی مبارکباد دی، گھروں میں خصوصی پکوان تیار کیے گئے اور ضرورت مندوں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ سنی دارالقضا ترکمان پور میں شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے پرچم کشائی کی بعدہ موئے مبارک یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بالوں کی زیارت کرائی گئی۔ مکتب اسلامیات ترکمان پور میں اسلامی بہنوں کا اجتماع منعقد ہوا، مفتیہ کہکشاں فردوس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کردار اور طرز عمل سے انسانوں کو محبت، بھائی چارے، امن، دیانت اور وعدوں کی پاسداری کا پیغام دیا، اسلامی بہنوں کو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مقدس بالوں کی زیارت کرائی گئی۔ سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں ایک منفرد محفل "آؤ مل کر پڑھیں درود پاک" کا انعقاد کیا گیا، حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہونا، اپنے سے چھوٹے سے محبت کرنا اور باہمی جھگڑوں سے اجتناب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اہم تعلیمات میں سے ہے، انہوں نے لوگوں کو سچ بولنے، جھوٹ اور گالی گلوچ سے پرہیز کرنے اور نماز پڑھنے کی تلقین کی، محفل میں قاری محمد انس نقشبندی، مظفر حسنین رومی، سید فرحان احمد اور نہال احمد سمیت دیگر لوگوں نے شرکت کی۔ غازی روضہ مسجد میں نماز فجر کے بعد مفتی اختر حسین منانی اور ریاض احمد نے پرچم کشائی کی، بعدہ میلاد شریف کی محفل ہوئی، مفتی اختر حسین نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کی فضا قائم کی جاسکتی ہے۔

# گوڑیہا-2 کی قسمت بدلے گی، رابطہ سڑک کی تعمیر کو منظوری

## ڈی ایم کی کوششیں رنگ لائیں □ 130.31 لاکھ روپے کی منظوری سے گاؤں کو بنیادی سہولیات کی امید

بہرائچ۔ ضلع کے وکاس کھنڈ شیوپور کا گاؤں گوڑیہا-2، کل 160 آبادی والی بستی کا گاؤں ہے۔ یہاں مقیم کل 29 خاندانوں میں 54 مرد، 48 خواتین اور 58 بچے ہیں۔ کسی بھی طرف سے رابطہ سڑک سے نہ جڑے ہونے اور بجلی کی سہولت سے محروم ہونے کے سبب گاؤں کے لوگ صحت خدمات، بال وکاس اور تعلیم جیسی بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ زیادہ بارش ہونے پر گاؤں کی حالت ایک جزیرے جیسی ہوجاتی ہے۔ رابطہ سڑک سے جڑاؤ اور مختلف بنیادی سہولیات سے محروم گاؤں گوڑیہا-2 کے مسائل کا نوٹس لیے جانے پر ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی نے گاؤں کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے رابطہ سڑک کی تعمیر کے پیشِ نظر زمین کے مالکان سے کئی مرحلوں میں بات چیت کی۔ مختلف مرحلوں میں جاری بات چیت کے نتیجے میں دیہی باشندوں کی جانب سے اپنے کھیت کی کچھ زمین راستے کے لیے دینے کی رضامندی ظاہر کرتے ہی ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر ایگزیکٹیو انجینئر، لوک نرمان وبھاغ، پراونشیہ کھنڈ کی جانب سے 1.100 کلومیٹر رابطہ سڑک کی تعمیر کے لیے 15 جون 2026 کو 132.25 لاکھ روپے کا تخمینہ تجویز لوک نرمان وبھاغ ہیڈکوارٹر، لکھنؤ کو ارسال کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ جناب ترپاٹھی کی کوششوں سے لوک نرمان وبھاغ ہیڈکوارٹر، لکھنؤ کی جانب سے 24 اگست 2026 کو 1.100 کلومیٹر رابطہ سڑک کی تعمیر کے لیے 130.31 لاکھ روپے کی انتظامی اور مالی منظوری فراہم کردی گئی ہے۔ ایگزیکٹیو انجینئر، لوک نرمان وبھاغ، پراونشیہ کھنڈ کو ہدایات دی گئی ہیں کہ فوری طور پر ٹینڈر طلب کرنے کی کارروائی مکمل کر کے ٹینڈر اور معاہدہ تشکیل پانے کے بعد تعمیراتی کام شروع کرادیا جائے۔

# تزک واحتشام کے ساتھ نکالا گیا جلوسِ محمدیؐ وجلوسِ مدحِ صحابہ

## تمام عیدوں سے بڑھ کر عید کا دن ہے عید میلادالنبیؐ

### شان وشوکت اور عقیدت کے ساتھ جلوسِ محمدیؐ نکالا گیا

لکھنؤ۔ درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ سے 12 ربیع الاول کے مبارک موقع پر جلوسِ محمدی ﷺ حضرت مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی، قاضیٔ شہر لکھنؤ کی سرپرستی اور سید اقبال ہاشمی کی صدارت جبکہ شیخ اعجاز علی مینائی، سجادہ نشین درگاہ شاہ مینا کی قیادت میں شان وشوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس جو جھیا پھولے پارک میں شام 4:30 بجے پہنچا اور جشنِ عید میلادالنبی ﷺ میں تبدیل ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوسِ محمدی ﷺ میں بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول ﷺ اپنے اپنے جھنڈے اور بینر لے کر درود شریف اور صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرتے ہوئے شریک ہوئے۔ جلوس خاص طور پر صدر کینٹ سے مچھلی محال، قیصر باغ، گولا گنج، سٹی اسٹیشن ہوتا ہوا درگاہ شاہ مینا پہنچا۔ مڑیاؤں، فیض اللہ گنج ہوتا ہوا کھدرا سے جلوس درگاہ شاہ مینا شاہ پہنچا۔ پارہ، راجا جی پورم، کیمپل روڈ، بالاج گنج ہوتا ہوا جلوس درگاہ شاہ مینا پہنچا۔ نشات گنج، کرامت مارکیٹ، آئی ٹی، ڈالی گنج ہوتا ہوا جلوس درگاہ شاہ مینا پہنچا۔ راستے بھر "یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک" اور "کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود، طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود" کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ "نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عید، ربیع الاول، سوائے ابلیس کے سب خوشیاں منا رہے ہیں" کے نعرے بھی بلند کیے گئے۔ جشن کا آغاز قاری شکیل نظامی کی قرأت سے ہوا، جبکہ جامعہ بحرالعلوم فرنگی محل کے اساتذہ مولانا تصدق، مولانا شمیم اور منیر نے نعت خوانی کا نذرانہ پیش کیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی، سرپرست آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ ربیع الاول کا مہینہ اپنی جلوؤں کے ساتھ ہمارے درمیان رونما ہو گیا ہے۔ اللہ کا انتہائی فضل ہے کہ 12 ربیع الاول کو ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ صبح صادق کے وقت اس دنیا میں تشریف آوری کے سبب تمام عیدوں سے بڑھ کر عید کا دن بن گیا اور یومِ عید میلادالنبی ﷺ کے نام سے جانا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا دین رسم نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ نے خود عملی زندگی گزار کر اپنی امت کو بھی عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اپنے گھروں میں، ہم سب کو میلاد شریف کر کے اپنے بچوں کو اسلامی عملی زندگی گزارنے کا طریقہ بتانا چاہیے اور درود شریف کی کثرت پورے ادب، محبت اور خلوص کے ساتھ کرنی چاہیے۔ آل انڈیا محمدی مشن کے صدر سید اقبال ہاشمی نے جشنِ عید میلادالنبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج عاشقانِ رسول ﷺ نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے کہ بڑی تعداد میں درگاہ مخدوم شاہ مینا شاہ پہنچ کر جو محبت اور عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہے، اس کا صلہ اللہ تعالیٰ عطا کرے گا۔ ہم ان تمام انجمنوں، ان کے ذمہ داران، مساجد کے ائمہ اور علمائے کرام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، جنہوں نے آل انڈیا محمدی مشن کے زیرِ اہتمام نکالے جانے والے جلوسِ محمدی ﷺ میں اتنی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مہاسچیو تارق ہاشمی نے ضلع انتظامیہ اور جلوس میں شریک تمام عاشقانِ رسول ﷺ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ضلع انتظامیہ کی مدد کے بغیر اتنا بڑا جلوس اتنی محبت اور امن وامان کے ساتھ نکالنا ناممکن تھا۔ جلسے کا اختتام مفتی عرفان میاں فرنگی محلی کی دعا سے ہوا، جس میں ملک وملت کی بقا اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں اور صلوٰۃ وسلام کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسے میں خاص طور پر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، شیخ شاکر علی مینائی نائب صدر، سکریٹری تارق ہاشمی ایڈووکیٹ، پیر سلیم آزاد، محمد نعیم، محمد فہیم، محمد راشد، فیضان فرنگی محلی ایڈووکیٹ، مبین احمد اور محمد جامی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

## لکھنؤ میں جلوس مدحِ صحابہؓ شان وشوکت کے ساتھ نکالا گیا

### مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے انسانیت، امن وبھائی چارے کا پیغام گھر گھر پہنچانے پر زور دیا

لکھنؤ۔ میلادالنبی ﷺ کے مبارک موقع پر جلوسِ مدحِ صحابہؓ پوری شان وشوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ اس جلوس میں عقیدت مندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ تاریخی جلوس امین آباد پارک سے شروع ہو کر مولوی گنج، رکاب گنج، نخاس، بلیچ پورہ، حیدر گنج ہوتا ہوا عیدگاہ عیش باغ لکھنؤ پہنچا۔ جلوس کی قیادت اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی، امام عیدگاہ وقاضی شہر لکھنؤ، مولانا عبدالعظیم فاروقی، مولانا عبدالباری فاروقی اور مولانا محمد مشتاق نے کی۔ جلوس میں تقریباً دوسوا انجمنوں نے حصہ لیا۔ تمام انجمنیں رنگ برنگے جھنڈے لیے ہوئے تھیں، جن پر کلمۂ توحید، رسولِ پاک ﷺ، خلفائے راشدینؓ اور مختلف صحابۂ کرامؓ کے نام تحریر تھے۔ راستے بھر انجمنیں اپنے اپنے ترانے پڑھتے ہوئے انتہائی خوبصورت اور منظم انداز میں آگے بڑھ رہی تھیں۔ راستے میں بڑی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے بھی سبیلیں لگا کر لوگوں کا استقبال کیا، جس سے اس تاریخی شہر کی روایتی گنگا جمنی تہذیب کا دلکش نظارہ دیکھنے کو ملا۔ مجلسِ تحفظِ ناموسِ صحابہؓ، اسلامک سینٹر آف انڈیا، آل انڈیا سنی بورڈ، امن وشانتی کمیٹی اور تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسول ﷺ کے کارکنان راستے بھر جلوس کے انتظامات کو بحسن وخوبی انجام دینے میں تعاون کر رہے تھے۔ ضلع انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے بڑے پیمانے پر سکیورٹی کے وسیع انتظامات کیے گئے تھے۔ جلوس کے عیدگاہ پہنچنے پر نمازِ ظہر ادا کی گئی۔ جلوس کا استقبال اسلامک سینٹر آف انڈیا کے کارکنان اور دارالعلوم فرنگی محل کے اساتذہ نے کیا۔ اس موقع پر "سیرت النبی ﷺ اور سیرتِ صحابہؓ" کے موضوع پر ایک جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جلسے سے مولانا خالد رشید فرنگی محلی، قاری عبدالحی، نائب امام عیدگاہ، مولانا محمد مشتاق اور مولانا محمد سفیان نظامی نے خطاب کیا۔ جلسے کی نظامت مولانا محمد مشتاق نے کی۔ جلسے کا آغاز دارالعلوم فرنگی محل کے استاد قاری قمرالدین کی تلاوتِ کلامِ مجید سے ہوا۔ اس موقع پر جلوسِ مدحِ صحابہؓ کو امن وشانتی کے ساتھ منعقد کرانے اور دیگر پروگراموں کو بہتر انداز میں انجام دینے کے لیے اسلامک سینٹر آف انڈیا کی جانب سے ضلع انتظامیہ اور پولیس کمشنریٹ کے افسران کا استقبال کیا گیا۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا کہ آج کا دن بہت مبارک دن ہے، جس دن خدا پاک نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو اس دنیا میں تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان پیغمبرِ اسلام ﷺ کے انسانیت، امن اور بھائی چارے کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کی کوشش کریں، تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو غلط باتیں کہی جا رہی ہیں، انہیں دور کیا جا سکے۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے نائب امام عیدگاہ قاری عبدالحی نے کہا کہ خدا کے رسول ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمام مسلمان اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کریں۔ تعلیم کے راستے سے ہم اسلام کے پیغام کو سمجھ سکتے ہیں اور اسی کے بعد اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ لکھنؤ پولیس کمشنریٹ کے افسران نے تمام علمائے کرام، خصوصاً مولانا خالد رشید کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے فعال تعاون کی وجہ سے جلوس پُرامن طریقے سے نکالا جا سکا۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع کے لیے ضلع انتظامیہ کی جانب سے بڑے پیمانے پر سکیورٹی کے انتظامات کیے گئے تھے اور تمام افسران نے پوری محنت سے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ انجمن نظامیہ نے اپنا کلام بھی پیش کیا۔ جلسے کے اختتام پر ملک اور ریاست میں امن وشانتی اور ترقی کے لیے دعا کی گئی۔ جلسے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

## یوپی ایگریز سے اتر پردیش کی زراعت کو نئی سمت دینے کی تیاری

### وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے چار اہم ایم او یو کو کسانوں کی خوشحالی اور جدید زرعی معیشت کی بنیاد قرار دیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اتر پردیش میں زراعت کو 'پروڈکٹیوٹی ٹو پراسپیریٹی' اور 'ایگری کلچر ٹو فیوچرا کانومی' کی جانب لے جانے کے لیے یوپی ایگریز ایک اہم پہل ہے۔ اس کے تحت آج ریاستی حکومت (یوپی ڈاسپ) اور گوگل، وینیٹ ورکس فارمیٹیٹی، آئی ٹی سی اور ایکوابرج کے درمیان چار اہم ایم او یو کیے گئے ہیں۔ یہ ایم او یو صرف رسمی معاہدے نہیں، بلکہ اَن داتا کسانوں کی آمدنی بڑھانے، زرعی پیداوار میں اضافہ، آب وہوا کے موافق زراعت، ویلیو ایڈیشن، دیہی صنعت کاری اور ریاست کی زراعت کو نئی سمت دینے کے اجتماعی عزم کی علامت ہیں۔ وزیر اعلیٰ جی آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر یوپی ایگریز منصوبہ کے تحت ایم او یو پر دستخط اور تبادلے کے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر تمام شریک اداروں اور ان کے نمائندوں کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے وژن اور عالمی بینک کے تعاون سے یوپی ایگریز کو زمینی سطح پر مؤثر طریقے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ طویل عرصے تک ملک میں زرعی پیداوار بڑھانے پر زور دیا گیا، لیکن اَن داتا کسان کی آمدنی، اس کی لاگت، پیداوار کی مارکیٹ اور ویلیو ایڈیشن جیسے اہم موضوعات متوقع طور پر مرکز میں نہیں رہے۔ یوپی ایگریز کا مقصد صرف پیداوار بڑھانا نہیں، بلکہ کسان کی آمدنی، فارمنگ کی کلائمیٹ ریزیلینٹ صلاحیت، ویلیو ایڈیشن اور دیہی صنعت کاری کو ایک ساتھ مضبوط کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ تقریباً 4,000 کروڑ روپے کی عالمی بینک کی حمایت یافتہ یوپی ایگریز پروجیکٹ کا بنیادی فوکس مشرقی اتر پردیش کے 21 اضلاع اور بندیل کھنڈ خطے کے 07 اضلاع ہیں۔ ان علاقوں میں زراعت کے وسیع امکانات کے ساتھ تبدیلی کی بھی ضرورت ہے۔ پروجیکٹ کے ذریعے ریاست کے 28 اضلاع کے 123 ترقیاتی بلاکس میں مؤثر طریقے سے کام کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ تقریباً 06 لاکھ ہیکٹیئر رقبے کو محیط کرتے ہوئے 10 لاکھ کسانوں، 35,000 ماہی پرور کسانوں اور 03 لاکھ خواتین مستفیدین تک پروجیکٹ کا فائدہ پہنچانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ خریف- 2026 میں 1.75 لاکھ ہیکٹیئر رقبے کو پروجیکٹ کے تحت شامل کیا گیا ہے۔ ربیع فصل سال 2026-27 میں بھی 1.75 لاکھ ہیکٹیئر رقبے میں گیہوں، مٹر، چنا، مسور اور سرسوں جیسی فصلوں کی پیداوار بڑھانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ حکومت کا ہدف اتر پردیش کے کسان کو صرف پیداوار کرنے والے تک محدود رکھنا نہیں، بلکہ جدید زرعی معیشت میں خوشحالی کے شراکت دار کے طور پر قائم کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ آئی آر آر آئی کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے سائنسی اور آب وہوا کے موافق زرعی طریقوں کو کھیتوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ خریف- 2026 میں 3,000 ہیکٹیئر رقبے میں ڈائریکٹ سیڈڈ رائس (ڈی ایس آر) کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دھان، مکئی، باجرا، جوار، ارہر، اڑد، تل اور مونگ پھلی جیسی فصلوں کو بھی عملی منصوبے میں شامل کیا گیا ہے۔ اتر پردیش کی زرعی روایت کی طاقت اور جدید سائنس کا امتزاج ریاست کی زراعت کو نئی بلندی عطا کرے گا۔ عالمی سطح کی سائنسی تکنیک کو مقامی کسانوں کے کھیت تک پہنچانا یوپی ایگریز کا اہم مقصد ہے۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ گوگل اور وینیٹ ورکس فارمیٹیٹی کے ساتھ شراکت داری میں اوپن نیٹ ورک فار ایگریکلچر تیار کرنے کی سمت میں کام کیا جا رہا ہے۔ یہ زرعی شعبے کے لیے ایک اوپن ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر ہوگا، جس کا تصور یوپی آئی اور او این ڈی سی جیسے اوپن ڈیجیٹل نیٹ ورک ماڈل سے متاثر ہے۔ اس کے ذریعے کسانوں کو موسم، مارکیٹ اور قیمت، مٹی کی صحت، زرعی مشورے اور مختلف ایگری ٹیک خدمات کی معلومات ایک مربوط انٹرفیس کے ذریعے فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ ساتھ ہی ایگری ٹیک اسٹارٹ اپ اور کمپنیاں بھی اس کھلے نیٹ ورک کے ذریعے بڑی تعداد میں کسانوں تک اپنی خدمات پہنچا سکیں گی۔ وزیر اعلیٰ جی نے کہا کہ یوپی ایگریز کے تحت دھان اور گیہوں کے کلائمیٹ ریزیلینٹ کموڈیٹی کلسٹر تیار کرنے کے لیے آئی ٹی سی کے ساتھ شراکت داری کی جا رہی ہے۔ 02 لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبے میں کلائمیٹ اسمارٹ ایگریکلچر کو وسعت دینے کی تجویز ہے۔ اس میں زیرو ٹلیج، ڈائریکٹ سیڈڈ رائس، آب وہوا کے موافق بہتر بیج اور پریسیون نیوٹرینٹ مینجمنٹ جیسے جدید زرعی طریقے اپنائے جائیں گے۔ ضلع بہرائچ میں 1,500 ایکڑ رقبے میں ای یو کمپلائنٹ اور ایم آر ایل معیارات کے مطابق دھان ایکسپورٹ کلسٹر تیار کرنے کی تجویز ہے۔

## 60 سال سے زائد عمر کی ماؤں اور بہنوں کو روڈویز کی عام بسوں میں تاحیات مفت سفر کی سہولت: وزیر اے کے شرما

### ماتری شکتی کے احترام اور خودداری کی جانب تاریخی قدم ہے 'لوک ماتا اہلیہ بائی ماتری شکتی یاترا' اسکیم

لکھنؤ: 26 اگست، 2026۔ شہری ترقی و توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے آج ٹاؤن ہال، مئو میں وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے 'لوک ماتا اہلیہ بائی ماتری شکتی یاترا' اسکیم کے افتتاحی پروگرام کا سا جیو نشریہ دیکھا اور موجود لوگوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے اس تاریخی اور عوامی فلاحی پہل کے لیے وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسکیم ریاست کی ماتری شکتی کے احترام، خودداری اور خود انحصاری کی سمت ایک بڑا قدم ہے۔ جناب اے کے شرما نے کہا کہ عظیم لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر نے خواتین کی قیادت، عوامی فلاح وبہبود اور بہتر حکمرانی کی جو مثال پیش کی، اسی ترغیب کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ اسکیم شروع کی گئی ہے۔ یہ لوک کلیان سنکلپ پتر-2022 کے 'بااختیار خاتون' کے عزم کو پورا کرنے کی سمت ڈبل انجن حکومت کے عزم کا ثبوت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسکیم کے تحت 60 سال اور اس سے زائد عمر کی تمام اہل ماؤں اور بہنوں کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی عام بسوں میں تاحیات مفت سفر کی سہولت ملے گی۔ ایک مرتبہ اہلیت طے ہونے کے بعد زندگی بھر اس سہولت کا فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ یہ کسی خاص تہوار یا موقع تک محدود سہولت نہیں ہے، بلکہ سال بھر اور ہر روز دستیاب رہنے والی مستقل عوامی سہولت ہے۔ وزیر جناب شرما نے کہا کہ اہلیت کے لیے آدھار کارڈ یا ووٹر آئی ڈی میں درج تاریخِ پیدائش کو بنیاد بنایا جائے گا۔ اہل خواتین کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی جانب سے خصوصی اسمارٹ کارڈ فراہم کیا جائے گا۔ بس میں اسمارٹ کارڈ ٹیپ کرتے ہی صفر قیمت کا ٹکٹ جاری ہو جائے گا۔ یہ سہولت پورے اتر پردیش میں کسی بھی بس اسٹیشن سے کسی بھی منزل تک جانے کے لیے قابلِ قبول ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل اسمارٹ کارڈ نظام کے ذریعے ہر مفت سفر کا ریکارڈ محفوظ رہے گا، جس سے یہ نظام مکمل طور پر شفاف اور رساؤ سے پاک بنے گا۔ اسکیم کا مکمل خرچ ریاستی حکومت برداشت کرے گی اور ماؤں اور بہنوں سے اس کے لیے ایک بھی روپیہ نہیں لیا جائے گا۔ مالی سال 2026-27 میں اسکیم کے لیے ضمنی بجٹ کے ذریعے 100 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جناب شرما نے بتایا کہ مردم شماری 2011 کے مطابق ریاست میں 60 سال سے زائد عمر کی تقریباً 81 لاکھ مائیں اور بہنیں اس اسکیم کی ممکنہ مستفیدین ہیں۔ روزانہ تقریباً 88 ہزار سے زائد بزرگ ماؤں اور بہنوں کو اس کا براہِ راست فائدہ ملنے کا اندازہ ہے۔

## 12 ربیع الاول پر رضوی یوتھ کی جانب سے شیعہ-سنی اتحاد کے پیغام کے ساتھ سبیل کا اہتمام

لکھنؤ، 12 ربیع الاول۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے یوم ولادت کے موقع پر رضوی یوتھ تنظیم کی جانب سے کربلا کے قریب ایک سبیل کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور سبیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس سبیل کی خاصیت یہ رہی کہ اسے شیعہ-سنی اتحاد، بھائی چارے اور باہمی محبت کے پیغام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ پروگرام کے ذریعے لوگوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ موجودہ دور میں مسلم امت کے لیے اتحاد اور بھائی چارہ بے حد ضروری ہے۔ اس موقع پر مولانا اختر عباس جون، مولانا مشاہد عالم اور مولانا انعام رضا سمیت دیگر معزز افراد موجود رہے۔ سبیل میں آنے والے لوگوں کا استقبال کیا گیا اور انہیں بھائی چارے، امن اور مسلم اتحاد کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اختر عباس جون نے کہا کہ موجودہ وقت میں مسلمانوں کے لیے سب سے بڑی ضرورت اتحاد ہے، تاکہ آنے والے چیلنجوں اور پریشانیوں کا مل جل کر مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی امت کے اتحاد اور باہمی بھائی چارے پر زور دیا ہے، اس لیے ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آنا چاہیے۔ وہیں مولانا مشاہد عالم نے کہا کہ شہید رہبر آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے ہمیشہ امت کے اتحاد اور یکجہتی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر بھائی چارے کو مضبوط کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر آگے بڑھیں۔ منتظمین نے کہا کہ اس سبیل کا مقصد صرف لوگوں کو پانی پلانا نہیں بلکہ مسلم اتحاد، بھائی چارے، امن اور باہمی تعاون کا پیغام عام کرنا بھی تھا۔ پروگرام کے دوران یہی پیغام دیا گیا کہ آنے والے وقت کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے مسلم معاشرے کو باہمی اتحاد اور بھائی چارے کو اپنی ترجیح بنانا ہوگا۔

## رسولؐ کے اسوہ کے مطابق زندگی گزارنا ضروری: عبدالوکیل ندوی

### متعدد علماء، حفاظ، اساتذہ اور دیگر شخصیات کے انتقال پر اظہار تعزیت

لکھنؤ، 26 اگست (پریس ریلیز) رسولؐ کے اسوہ کے مطابق زندگی گزارنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے یہی ربیع الاول کا اصل پیغام ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور ہر انسان کو ایک دن اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے، اس لیے ہمیں ہر وقت اپنی آخرت کی تیاری کرتے رہنا چاہیے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے، جس سے کسی کو مفر نہیں، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو نیک اعمال، خدمت خلق اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارے اور دوسروں کے لیے بھی خیر کا ذریعہ بنے۔ مذکورہ خیال کا اظہار مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی نے کیا۔ انہوں نے حالیہ دنوں میں متعدد علماء کرام، حفاظ کرام، اساتذہ، والدین اور دیگر معزز شخصیات کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اہلِ علم اور دینی وعلمی خدمات انجام دینے والی شخصیات کا دنیا سے رخصت ہونا ایک بڑا علمی ومعاشرتی نقصان ہے۔ انہوں نے مرحومین کے اہلِ خانہ سے تعزیت کرتے ہوئے صبر وحوصلے کی تلقین کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ انہوں نے خصوصی طور پر قاری عبدالحفیظ، صدر مدرس مدرسہ فرقانیہ گونڈہ، شاعر آفتاب اثر ٹانڈوی لکھنؤ، مولانا خلیل الرحمٰن رحمانی، کرشن گری بنگلور، سابق استاذ ندوۃ العلماء مولانا انوارالحسن ندوی کی اہلیہ احمد میاں کی والدہ، مولانا قاضی شیخ احمد، ضلع نیلور، محمد ابان بن عتیق احمد لہٰ آباد، قاری عبدالمقیت، مولانا محبوب عالم کے والد، سرائے میر اعظم گڑھ، پروفیسر سید ظہیر حسین جعفری دہلی، سابق ایم ایل اے ٹی پی ایم سہیر کوزی کوٹ، چنئی، راشد حسین ندوی ادری کے والد محمد غفران مئو، احمد صدیق دفتر نظامت ندوۃ العلماء کی بھابھی محمود آباد، مولانا عبدالقدوس مصباحی سہرسا بہار، سابق ایم ایل اے نظام آباد عالم بدیع اعظم گڑھ، مفتی مسیح الدین مصباحی بلرام پور، ماسٹر خالد کمال دریا آباد سمریاواں سنت کبیر نگر، ماسٹر محمد مناظر الحق مدھوبنی بہار، مولانا ممتاز علی لکھنؤ، مسعود عالم ندوی کے والد مولانا شاعر عابد اسدی مظاہری ہردوئی، مولوی واجد حسین ندوی مطبخ ندوہ کے برادرِ نسبتی کلکتہ، الحاج پی محمد افضل رکن دارالسلام سبیل الرشاد بنگلور، مولانا محمد شریف قاسمی بلرام پوری بھنگا بہرائچ، محمد اشفاق جوراسی، اعجاز احمد ندوی کے بہنوئی وغیرہ کے انتقال پر اظہارِ تعزیت کیا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو اپنی رحمت کاملہ میں جگہ عطا فرمائے، ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر وسکون نصیب فرمائے۔

### رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت بہت سے عجائب قدرت کا ظہور ہوا: قاری محمد صدیق

لکھنؤ 26 اگست شہر کی مشہور ومعروف مسجد سبحانیہ پاٹانالہ چوک میں سالانہ رحمت عالم جلسہ جناب غفران احمد خان (اچھے بھائی) کی صدارت محمد عبید خان (ایڈووکیٹ) کی نگرانی میں منعقد ہوا جس کا آغاز قاری محمد بلال کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارہ دارالمبلغین پاٹانالہ چوک کے سینئر استاد قاری محمد صدیق صاحب نے کہا کہ رحمت عالم شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ شہر مکہ میں سردار قریش حضرت عبدالمطلب کے گھر میں پیدا ہوئے آپؐ کی ولادت بابرکت کے وقت، بہت سے عجائب قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ کبھی دنیا میں وہ باتیں نہیں ہوئیں بے زبان جانوروں نے انسانی زبان میں رسولؐ کی خوشخبری سنائی درختوں سے آوازیں آئیں بت پرستوں نے بتوں سے آپؐ کی خوشخبری سنی رحمت عالم ہمیشہ بت پرستی اور بے حیائی سے پرہیز کرتے آپؐ کی صداقت اور امانت قبل نبوت بھی تمام مکہ میں مشہور تھی رسولؐ کا لقب صادق اور امین تھا رسولؐ نے بڑی شفقت اور جانفشانی بڑی جفاکشی کے ساتھ فرائض رسالت کو ادا فرمایا بڑی بڑی ایذائیں برداشت کیں اس وقت ہر طرف ابلیس کی حکومت تھی کفر وشرک اور ہر قسم کے مظالم سے زمین تاریک ہو رہی تھی ایسے دور میں رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ دونوں عالم کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے رسولؐ کے اخلاق کریمانہ کی یہ کیفیت تھی کہ آپؐ کے اصحابؓ میں ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ لطف وکرم میرے اوپر ہے قاری صدیق نے کہا کہ رسول اللہ ہمیشہ غربا ومساکین کا بڑا خیال کرتے تھے بیمار کی عیادت کو تشریف لے جاتے جنازوں کے ساتھ جاتے اور دفن کر کے واپس آتے اللہ تعالیٰ نے حسن صورت رسولؐ کو ایسا عطا فرمایا تھا کہ چہرۂ مبارک چودہویں رات سے بھی زیادہ چمکتا تھا جس راستے سے آپ گذر جاتے دیر تک اس راستے سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

## ڈی سی ایم اور پلسر بائک میں آمنے سامنے زبردست ٹکر

کاکوری لکھنؤ۔ لکھنؤ-ہردوئی مارگ پر موتی نیم کے قریب بدھ کی دوپہر تقریباً ایک بجے تیز رفتار ڈی سی ایم اور پلسر بائک کے درمیان آمنے سامنے زبردست ٹکر ہو گئی۔ حادثے میں بائک سوار نوجوان شدید طور پر زخمی ہو گیا۔ علاج کے دوران ٹراما سینٹر میں اس کی موت ہو گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی کاکوری تھانے کے سب انسپکٹر پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق ٹکر اتنی زبردست تھی کہ بائک سوار بے قابو ہو کر ڈی سی ایم کے نیچے آ گیا۔ کاکوری انسپکٹر ستیش چندر راٹھور نے بتایا کہ متوفی کی شناخت عتیق احمد، ساکن گاؤں مئو، تھانہ موہن لال گنج کے طور پر ہوئی ہے۔ راہگیروں کی مدد سے زخمی عتیق کو سی ایچ سی ملیح آباد بھیجا گیا، جہاں ابتدائی علاج کے بعد ڈاکٹروں نے اسے ٹراما سینٹر ریفر کر دیا۔ ٹراما سینٹر میں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

## جونپور میں نابالغ سے زیادتی کے مجرم کو 20 سال قید کی سزا

جونپور، 26 اگست (یو این آئی) اتر پردیش میں جونپور ضلع کے ایڈیشنل سیشن جج (ششم) سریندر پرتاپ یادو کی عدالت نے بدھ کے روز نابالغ سے عصمت دری کے ملزم نوجوان کو 20 سال قید بامشقت اور 33 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ استغاثہ کے مطابق ضلع کے سوجان گنج تھانہ علاقے کے رہائشی ایک شخص نے مقدمہ درج کرایا تھا کہ 26 اپریل 2021 کو اس کی 14 سالہ بیٹی کو اس کا پڑوسی شیو کمار عرف جھالو ورغلا پھسلا کر بھگا لے گیا۔

## وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ 28 سے 30 اگست تک لکھنؤ کے تین روزہ دورے پر

لکھنؤ: 26 اگست (پی این ایس) وزیر دفاع اور لکھنؤ کے رکن پارلیمنٹ راج ناتھ سنگھ 28 سے 30 اگست تک لکھنؤ کے تین روزہ دورے پر ہوں گے۔ اس دوران وہ مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے اور کئی ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھیں گے۔ بی جے پی لکھنؤ میٹروپولیٹن کے صدر آنند دویدی نے بتایا کہ وزیر دفاع 28 اگست کی شام 4:30 بجے لکھنؤ ہوائی اڈے پر پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہ صدر بازار، نیو گنیش گنج اور میٹروپولیٹن علاقے میں سوگوار خاندانوں سے ملاقات کریں گے اور شام 6:20 بجے کالی داس مارگ پر واقع اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ 29 اگست کو صبح 11:30 بجے وزیر دفاع بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی کے 11ویں کانووکیشن میں شرکت کریں گے۔